٥١٤٧

نخلِ ماتم

یہہ کتاب جناب افصح الشعرا مقبول الکلام زائر مشاہد
آئمہ انام فخر الحاج بیت اللہ الحرام جناب میرزا
جعفر علی صاحب اعلے اللہ مقامہٗ کی تصنیفات سے ہے
کہ جس کا ہر ایک فقرہ نشترِ غم سے کم نہین -
حسب الارشاد مومنین باتمکین بغرض حصول
ثواب اُخروی بسبب کثرتِ فرمائشات بتعجیل تام
چھاپکر پیشکش کیجاتی ہے - اگر بمقتضائے بشریت
مُصححین مطبع ہذا سے غلطی واقع ہوئی ہو تو اُمید
معفو ہے - بقول آنکہ الانسان مُرکبٌ من الخطاء
والنسیان

بمطبع یوسفی دہلی باہتمام
سید علی حسنین طبع شد

قیمت فی جلد قسم اعلی ۸ر قسم دوم ۶ر

وَمَن یَقتُل مُؤمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ جَھَنَّمُ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام محنت انجام بہ تصحیح تام
و بہ اہتمام مالا کلام نشتر غم الموسوم بہ

نخل ماتم

من تصنیفات جناب افصح الشعرا مقبول الکلام زائر مشاہد ائمۂ
انام فخر الحاج بیت اللہ الحرام جناب مرزا جعفر علی صاحب اطال اللہ بقاءہ

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے قلم کھینچ مدّ بسم اللہ | ہے سر حمد حدّ بسم اللہ
استعانت ضرور ہے اوّل | وبہ نستعین کہکر چل
کر رقم حمد حامد محمود | جسنے معدوم کو کیا موجود
وصف اُسکا رحیم ورحمان ہی | حق ہے ہم سب پہ اُسکا احسان ہے
عزیزو پنجتنؑ پاک حق کے پیارے ہین | یہ ایک نور سے مخلوق پانچ تارے ہین
نبیؐ تو نخل ہین زہرا ہین شاخ گل حیدر | حسنؑ حسینؑ رطب ہین محب ہین برگ شجر
محب کے واسطے جنت کا در کشادہ ہی | جو پنجتنؑ سے پھرا وہ حرامزادہ ہی
مودت آل عبا کی سبھو نپہ واجب ہے | جو ہینگے پنجتنی اونکو یہ مناسب ہے
کہ روز شادی آل عبا مین شاد رہین | اور انکے روز مصیبت مین نامراد رہین
خصوص بزم عزاے حسینؑ ہو جسجا | بہائین آنکھہ سے دریا کرین فغان و بکا
یہ بزم ماتم شبیر ہے مسلمانو | اس انجمن کی ذرا قدر و منزلت جانو
ادب سے آتے ہین اس بزم مین ملک گریان | رہینگے شہ کے عزادار حشر تک گریان

رطب پہلا نخل ماتم کا بیان فضیلت پنجتن پاک اور شیعہ کی اد

حکایت حجاج کہ ایک سید کا قتل چاہتا تہا سید نے اثبات حق کر کے قتل سے نجات پائی ۔ پھر بیان کر کے ذکر قتل حسینؑ ؛ خوب رویا بشور وشیون وشین ؛ تب لعین اسکے خون سے باز آیا ؛ بیحیا تھا ولیک شرمایا

آغاز وشروع مجلس اے محبان حیدر کرار تعزیہ داران عترت اطہار السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خوشا حال انکا جنکے سینے محبت اہلبیت سے لبریز ہین اور آنکہین بزم عزاے حسین مین گہر ریز ہین فضائل عترت اطہار سنکر شاد ہوتے ہین اور مصیبت فرزند صاحب لولاک کی دہیان مین لاکر بانالہ وفریاد روتے ہین قال رسول اللہ جناب رسولخدا نے یون فرمایا ہے انا الشجرۃ وفاطمۃ فرعہا وعلی لقاحہا یعنی مین ایک درخت ہون سر سبز اور فاطمہ زہرا اسکی شاخ تروتازہ ہے اور علی مرتضی اسکا پہول ہے شگفتہ وشاداب والحسن والحسین ثمرہا اور میرے نواسے حسنؑ اور حسینؑ اس نخل کے رطب ہین وشیعتنا اہل البیت اوراقہا اور شیعہ وموالی ہم اہلبیت کے اس درخت کے پتے ہین قد افلح من تمسک بہا جو کوئی اس درخت کے سایہ مین پناہ لایا آتش آفتاب محشر سے اللہ نے اسکو بچایا **نظم**

محبو فاطمہ مجلس مین رونی آتی ہین — تمہارے نامہ اعمال دہونے آتی ہین
جو کوئی کرتا ہے شبیر کے لئے زاری — تو اسکے حق مین دعا کرتی ہی وہ دکہیاری
غضب ہے فاطمہ سرگرم آہ وزاری ہو — تمہاری چشم نہ تر ہو نہ اشک جاری ہو
یہ منصفی ہے کہ شبیر کو بھلاؤ تم — عزا کی بزم مین رونی سے منہہ چہپاؤ تم
سپرد خنجر بران کے کر گلا شبیر — تمہارے واسطے کرتے رہے دعا شبیر
سر حسین کٹا بخشش امم کے لئے — ستم ہے روئین نہ ہم شاہ محترم کے لئے

حُکِیَ عَنِ الشَّعْبِیِّ الْحَافِظِ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ دَعَانِی الْحَجَّاجُ ابْنُ یُوْسُفَ فِی یَوْمِ عِیْدِ الْاَضْحٰی حکایت کی ہے حافظ شعبی سے کہ اپنے وقت کا عالم حافظِ قران تہا کہا اُس نے کہ حجاج ابن یوسف جو نایب خلیفہ بنی امیہ تہا اُسنے مجہے عید قربان کے دن طلب کیا فَقَالَ اَیُّہَا الشَّیْخُ اَیُّ یَوْمٍ ہٰذَا فَقُلْتُ ہٰذَا یَوْمُ الْاَضْحٰی مجہسے پوچہا کہ اے شیخ آج کونسا روز ہے مین نے کہا آج عید قربان ہے حاجی مشعر مین مشغول طاعات و عبادات مین قَالَ فِیْمَا یَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِیْہِ وَفِیْ مِثْلِہٖ پھر مجہسے پوچہنے لگا کہ آج کے دن کیا اعمال و افعال بجا لانے مناسب ہین اور مثل اس روز کے جو عیدین ہین کیا چاہیے کرنا فَقُلْتُ بِالْاُضْحِیَّۃِ وَالصَّدَقَۃِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی مین نے جواب دیا آج کے دن قربانی سنت موکدہ ہے شتر ہو یا گاو یا گوسفند اور مسلمان محتاجون کو صدقہ دینا نیک کام تقوی و پرہیزگاری بجا لانا چاہیے فَقَالَ لِیْ اِعْلَمْ اِنِّیْ قَدْ عَزَمْتُ اَنْ اُضَحِّیَ الْیَوْمَ بِرَجُلٍ حُسَیْنِیٍّ اُسوقت ظالم ناپاک نے کہا کہ آگاہ ہو اے شیخ مین نے ارادہ کیا ہے کہ آجکی عید مین ایک مرد سید حسینی کو قربانی کرون حسین عید عاشورے کو قتل ہوا ہے سنت جانتا ہون آجکے دن ایک سید حسینی کو ذبح کرون تا ثواب عظیم ہو قَالَ الشَّعْبِیُّ فَبَیْنَمَا ہُوَ یُخَاطِبُنِیْ اِذْ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتَ سِلْسِلَۃٍ وَحَدِیْدٍ حافظ شعبی کہتا ہے کہ وہ ظالم مجہسے مخاطب تہا یہ باتین کر رہا تہا ناگاہ جسطرف میری پیٹہہ تہی اودہر سے آواز زنجیر کی آئی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی لوہے کا طوق و زنجیر پہنے چلا آتا ہے فَخَشِیْتُ اَنِ الْتَفِتُ فَیَسْتَخِفَّنِیْ مین نے ظالم کے خوف سے پھر کر نہ دیکہا ڈرا کہ یہ میری طرف مخاطب ہے مین اگر ادہر طرف متوجہ ہون

تو یہ بدبخت مجکو دلت دیگا اِذَا قَدْ مُثِلَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَجُلٌ عَلَوِیٌّ
وَفِی یَدَیْہِ سِلْسِلَۃٌ وَفِی رِجْلَیْہِ قَیْدٌ مِنْ حَدِیْدٍ ناگاہ سامنے
حجاج کے آکر کھڑا ہوا ایک مرد سیّد کہ اُسکے گلے مین زنجیر بندہی تہی دونو
پانون مین بہاری بیڑی تہی بال سر و ریش کے بڑہے ہوئے ناخن دراز
تہے رنگ چہرے کا زرد ظالم کے سامنے شیر سا کھڑا تہا آثار شرافت
ونجابت ظاہر تہے **نظم** محبوبہ پہنے ہوئے طوق بیڑیان سجاد ٭ اسیطرح
سے کھڑا تہا حضور ابن زیاد ٭ نشان پیٹہہ کے اوپر تہے تازیانون کے
ہو مین تر نظر آتے تہے زخم شانون کے ٭ نہ بیم قتل نہ رعب لعین کی تہے آثار
کھڑا تہا شیر سا زنجیر مین بند ہا بیمار ٭ لعین کی بات کا ہردم جواب کہتا تہا
وہان بہی کلمہ حق سے خموش رہتا تہا ٭ کہے امام نے ایسے کلام مردانہ
کہ کے رعب مین ساکت تہا ابن مرجانہ ٭ فَقَالَ لَہُ الْحَجَّاجُ اَلَسْتَ
فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ اَنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ حجاج نے اُس سے پوچہا کہ آیا
تو فلان شخص فلانے سیّد کا بیٹا نہین ہے سیّد نے کہا ہان مین وہی سیّد ہون
فَقَالَ لَہُ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حجاج نے کہا اے کاذب آیا تو نے یہ بات کہی تہی لوگون
کے سامنے کہ حسنؑ و حسینؑ پیغمبر کی ذریت مین سے ہین قَالَ مَا قُلْتُ وَلَا اَقُوْلُ
سیّد نے کہا ہرگز مین نے یہ سخن نہین کہا حاشا اور کبہی یہ کلمہ نکہونگا وَلٰکِنِّیْ
اَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰہِ دَخَلَا
مِنْ ظَہْرِہٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِہٖ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِکَ یَا حَجَّاجُ
لیکن میرا یہ قول ہے تو کان دہر کر سُن کہ حسنؑ و حسینؑ دونون بیٹے ہین رسولخدا
کے داخل ہوئے یہ دونون نور پشت نبی مین اور نکلے صلب نبی سے یہ سخن

میرا ہے اے حجاج ناک تیری خاک پر رگڑتا ہون تو کیا سمجھتا ہے حسنؑ وحسینؑ کو کہ
وہ رسول مقبول کے فرزند دلبند کلیجے کے پیوند ہین امام ہین سردار جوانانِ جنت
شافع امت ہین قَالَ وَكَانَ مُتَّكِئًا عَلٰى مُسْنَدٍ ه فَاسْتَوٰى جَالِسًا وَقَدِ
اِشْتَدَّ غَضَبُهٗ شعبی کہتا ہے کہ حجاج تکیہ لگائے مسند پر بیٹھا تھا یہ کلمہ سنتے ہی
بیقرار ہوگیا سیدھا ہو کر بیٹھا مارے غصے کے تکیہ چھوڑ دیا کانپنے لگا چہرہ آگ کی
مانند لال ہوگیا وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ حَتّٰى تَقَطَّعَتْ اَزْرَارُ بُرْدَتِهٖ فَدَعَا
بِبُرْدَةٍ غَيْرِهَا فَلَبِسَهَا یعنی ایسا غضبناک ہوا کہ گردن کی رگین پہول آئین ایک الخالق
گران قیمت گلے مین پہنے ہوئے تہا اُسکی ساری گھنڈیان ٹوٹ گئین اُسی
اوتارکے اور منگاکر پہنا ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ يَا وَيْلَكَ اِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ
بِدَلِيْلٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَلَدَا
رَسُوْلِ اللّٰهِ دَخَلَا فِيْ ظَهْرِهٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهٖ لَاَقْتُلَنَّكَ
فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اَشَرَّ قِتْلَةٍ بعد ازان دشمن سادات نے کہا سیّد سے کہ اگر تو قرآن
سے دلیل نہ لایا کہ حسنینؑ فرزند نبیؐ کے ہین اور پشت مین داخل ہوئے صلب
سے حضرت کے نکلے تو لابد تجہے مین قتل کرونگا بلکہ اِس جہوٹ کے مکافات
مین بُری طرح سے مارونگا وَاِنْ اَتَيْتَنِيْ بِدَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَعْطَيْتُكَ
هٰذِهِ الْبُرْدَةَ وَخَلَّيْتُ اور اگر دلیل محکم آیات محکمات کلام اللہ سے تو لاوے
کہ حسنینؑ فرزند نبی ہین تو یہ الخالق تجہے خلعت دونگا اور قید قتل سے آزاد
قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكُنْتُ حَافِظَ كِتَابِ اللّٰهِ كُلِّهٖ وَاَنَا اَعْرِفُ وَعْدَهٗ وَوَعِيْدَهٗ
وَنَاسِخَهٗ وَمَنْسُوْخَهٗ فَلَمْ تَخْطُرْ بِقَلْبِيْ اٰيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ
شعبی کہتا ہے مین حافظ قرآن تہا بلکہ حافظ تفسیر آیات وعدہ وعید وناسخ ومنسوخ
سے کما ینبغی ماہر تہا اُسدم مین نے جو خیال کیا کوئی آیت دہیان مین نہ آئی کہ دلیل

ہووے دعوائے سید کی فحزنت وقلت فی نفسی یعز واللہ علی ذہاب
ھذا الرجل العلوی پس مین غمگین ہوگیا اپنے دلمین کہا واللہ بڑا ستم ہوا
ایسے سید علوی فاطمی شجاع جلیل القدر کا مارا جانا حیف ہے قال فابتدأ
الرجل یقری الآیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم شعبی کہتا ہے مین تو
اس سوچ مین تہا اور اُس سید بہادر نے بسم اللہ کہی چاہتا تہا کہ آیہ پڑھنا شروع
کرے فقطع علیہ الحجاج قرائتہ وقال لعلک ترید تحتج علی بآیۃ المباہلۃ
ناگاہ حجاج نے اُسکے کلام کو قطع کرکے کہا شاید تو چاہتا ہے کہ دلیل لاوے آیہ
مباہلہ وہ یہ ہے وہی قولہ تعالی قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم یعنی جناب رسالتؐ فرزندون کی جگہہ حسنینؑ کو لائے
اور بی بیون کی جگہہ جناب فاطمہ زہراؑ کو اور جان ونفس کی جگہہ علی ابن ابیطالب
علیہم السلام کو فقال العلوی ہی واللہ حجۃ موکدۃ معتمدۃ
پس سید نے کہا اے حجاج تو اپنی زبان سے آپ قائل ہوا واللہ یہ آیت مباہلہ
دلیل محکم ومضبوط ہے کہ اللہ تعالے نے حسنینؑ کو رسولخداؐ کے بیٹے کہا اور
پیغمبر بیٹون کی جگہہ اونکو لائے ولکنی آتیک بغیرہا ولیکن اے حجاج
دوسری بہی دلیل میرے پاس ہے پہر اُسنے ابتدائے قرائت کی اور کہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب وایوب کلا ھدینا
ونوحا ھدینا من قبلہ ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب و
موسی وہارون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وسکت
یعنی نوح کی ذریت مین سے ہے داود وسلیمان وایوب وموسے وہارون وزکریا
ویحیے آگے چپ رہگیا آیت ناتمام چہوڑ دی فقال الحجاج فلم لا قلت و
عیسی انسیت عیسی حجاج بولا تو چپ کیون رہگیا آیت تمام کیون نہ پڑہی

فَقَالَ نَعَمْ وَصَدَقْتَ یَا حَجَّاجُ فَبِاَیِّ شَیْءٍ دَخَلَ عِیْسٰی فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ لَیْسَ لَہٗ اَبٌ اُسوقت سید بولا ہان مین بہولا سچ کہا تونے ای حجاج تو اپنی زبان سی آپ قائل ہوا اب یہ مجھکو بتا کہ عیسیٰ روح اللہ بن باپ کے پیدا ہوئے تہے کس راہ سے نوح کی صلب مین داخل ہوئے فَقَالَ الْحَجَّاجُ اَنَّہٗ دَخَلَ فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ مِنْ حَیْثُ اُمِّہٖ حجاج نے کہا عیسیٰ صلب مین نوح کے داخل ہوا ہے مان کی طرف سے مریم بنت عمران اسکی مان ہی عمران نسل سے نوح کی ہے فَقَالَ الْعَلَوِیُّ وَکَذٰلِکَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ دَخَلَا فِیْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِاُمِّہِمَا فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ سید نے کہا اسیطرح حسنینؑ بہی داخل ہوئے صلب پیغمبر مین زہرا اپنی والدہ کی طرف سے قَالَ فَبَقِیَ الْحَجَّاجُ کَاَنَّہٗ اُلْقِمَ حَجَرًا شعبی کہتا ہے حجاج ملعون ملزم ہوکر ایسا ساکت ہوگیا کہ گویا پتہر زہر مار کیا تہا اور وہ گلے مین پہنس گیا تہا الغرض چپ بخجالت زدہ ہوکر رہگیا فَقَالَ الْحَجَّاجُ مَا الدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اِمَامَانِ پہر حجاج نے سید سے پوچہا کہ امامت پر حسنینؑ کے کیا دلیل ہے فَقَالَ الْعَلَوِیُّ لَقَدْ ثَبَتَ لَہُمَا الْاِمَامَۃُ بِشَہَادَۃِ النَّبِیِّ فِیْ حَقِّہِمَا سید نے کہا دلیل امامت کی حدیث ہے بدرستیکہ مناسبت حسنینؑ کی گواہی سے پیغمبر کی ثابت ہوئی ہے کہ نبی نے فرمایا وَلَدَایَ ہٰذَانِ اِمَامَانِ فَاضِلَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا یَمِیْلُ عَلَیْہِمُ الْاَعْدَاءُ فَیَسْفِکُوْنَ دَمَہُمَا وَیَسْبُوْنَ حَرِیْمَہُمَا یعنی دونون یہ فرزند میرے ہین حسنینؑ امام ہین فاضل و افضل ہین اگر کہڑے ہون یا بیٹہے ہون یعنی خواہ لشکر کشی کرین اور اپنی بادشاہی و ریاست کے طالب ہون خواہ اپنے حق سے دست بردار و تارک ہوکر خانہ نشین ہووین دونون صورت مین دشمن انپر ظلم و ستم

کرینگے انکو زہر پلاوینگے خون بہاوینگے اُنکے فرزند کو اسیر کرینگے قیدی بناوینگے
شہر بشہر دیار بدیار پھراوینگے وَقَالَ اَیْضًا اِبْنِیْ هٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنُ اِمَامٌ
اِبْنُ اِمَامٍ اَخُوْ اِمَامٍ اَبُوْ اَئِمَّۃٍ تِسْعَۃٍ اور پھر نبی نے فرمایا ہے کہ یہ میرا فرزند
یعنی حسینؑ خود امام ہے بیٹا امام کا ہے بھائی امام کا ہی باپ نو اماموں
کا ہے فَقَالَ الْحَجَّاجُ یَا عَلَوِیُّ وَکَمْ عُمُرُ الْحُسَیْنِ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا قَالَ سِتًّا وَخَمْسِیْنَ
سَنَۃً پھر حجاج نے پوچھا کہ اے سید حسینؑ کی عمر دنیا مین کتنی ہوئی ہے
کہا چھپن برس کا سن مبارک تھا فَقَالَ لَہٗ وَفِیْ اَیِّ یَوْمٍ قُتِلَ قَالَ یَوْمَ الْعَاشِرِ
مِنْ شَهْرِ عَاشُوْرَا بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ پھر حجاج نے پوچھا حسینؑ کونسے روز
قتل ہوا سید نے کہا دسوین کو محرم کی عاشورے کے دن مابین ظہر و عصر حسینؑ ابن علیؑ
فرزند نبی تشنہ و گرسنہ نہر علقمہ کے کنارے شہید ہوئے فَقَالَ لَہٗ وَمَنْ قَتَلَہٗ
پھر ظالم نے پوچھا کسنے حسینؑ کو قتل کیا قاتل کون تھا سید بزرگوار یہ بات سنکر
زار زار رویا اور کہا اے حجاج نہ پوچھ مجھسے قصہ شہادت حسینؑ کا واللہ کلیجہ
ٹکڑے ہوتا ہی فَقَالَ لَہٗ یَا حَجَّاجُ لَقَدْ حَشَدَ عَلَیْہِ الْجُنُوْدُ ابْنُ زِیَادِ اللَّعِیْنِ
بِاَمْرِ یَزِیْدَ پھر سید نے داستان جگر سوز شروع کی اور کہا سُن ای حجاج
مختصر اس طرح سی ہے کہ لشکر کشی کی حسینؑ پر ابن زیاد لعین نے حکم سے یزید
پلید کے لاکھہ سوار و پیادہ جمع کرکے عمر ابن سعد کو سردار کیا ابن سعد نے اگر
کربلا مین فرزند پیغمبر کو گھیر لیا آب و دانہ بند کیا نہر کے کنارے سے حضرت کا
خیمہ اٹھا دیا فَلَمَّا اصْطَفَّتِ الْعَسَاکِرُ لِقِتَالِہٖ بَعْدَ مَا قُتِلَ حُمَاتُہٗ وَاَنْصَارُہٗ وَ
اَطْفَالُہٗ بَقِیَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرِیْدًا وَحِیْدًا مَعَ نِسَائِہٖ
وَعِیَالِہٖ آہ جسوقت لشکر شام و کوفہ کے آراستہ ہوکر صف آرا ہوئے
حضرت کے لشکر مین اکاسی سوار و پیادہ کچھہ تو یادر دو دستدار تھے

کچہہ خویش وفرزند وبرادران وغمخوار تہے کچہہ غلامان حق شعار تہے سب
بہوکے پیاسے شہید ہوئے حسینؑ مظلوم یکہ وتنہا باقی رہے عیال واطفال
خیمہ مین فریاد وزاری کرتے تہے زینب وام کلثوم نے خاک بر سر کرکے واہ
محمداہ واعلیاہ کا شور بلند کیا تہا عجب طرحکا ماتم تہا اور حسینؑ پر یہ عالم تنہائی
بیکسی تہا کہ یَسْتَغِیْثُ وَلَا یُغَاثُ وَیَسْتَجِیْرُ فَلَا یُجَارُ فریاد واستغاثہ
کرتا تہا کوئی فریادرس نظر نہ آتا تہا یَطْلُبُ جُرْعَۃً مِّنَ الْمَآءِ لِیُطْفِیَ بِھَا
حَرَّ الظِّمَآءِ ہر کسی سے ایک گھونٹ پانی کا مانگتا تہا کوئی رحم نکہاتا
پیاس کی حرارت نہ بجہاتا تہا اور سب کلمہ گو اور حافظ قرآن اور مسلمان سے
تہے فرزند پیغمبر پر تلوارین لگاتے تہے پانی نہ پلاتے تہے نیزے پر نیزے لگاتے
عمامہ رسولخدا خون مین ڈبوتے تہے فَبَیْنَمَا ھُوَ وَاقِفٌ یَسْتَغِیْثُ اِلیٰ
رَبِّہٖ اِذْ جَآءَہٗ سِنَانٌ فَطَعَنَہٗ بِسِنَانِہٖ اے حجاج درحالیکہ حسینؑ کہڑا میدان
مین اپنی خالق سے مناجات واستغاثہ کر رہا تہا مشغول دعا وبکا تہا آہ سنان
ابن انس لعین نے برابر آکر ایسا ایک نیزہ سینہ مبارک پر مارا کہ نوک نیزہ
پشت مبارک سی باہر نکل آئی حسینؑ مظلوم نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلیٰ
مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اسوقت فاطمہؑ کی روح بیقرار قتلگاہ مین حاضر تہی **نظم**

اسطرح کرتی تہی زہراؑ شور وشین	نیزہ مارا تجہکو ہی اے حسین
سینے سے دریائے خون بہنے لگا	یہ ستم امت کے تو سہنے لگا
مین نے اس دن کے لئے پالا تہا ہائے	جو سنان ابن انس نیزہ لگا
وائے میرے گود کے پالے حسینؑ	تجہپہ اب چلنے لگے بہالے حسین
مین نے اس امت کی کیا تقصیر کی	جان جاتی ہے میرے شبیر کی
نیزہ یہ کاری لگا مظلوم کو	غش لگا ہے

یارسول اللہ کیا بیداد ہے — ظلم امت نے کیا فریاد ہے
لٹتی ہے میری کمائی یارسول — کوکھ جلتی ہے دوہائی یارسول
قتل ہوتا ہے میرا جایا حسینؑ — نیزہ کھا کر گل سا کمہلایا حسینؑ
بہوٹ نکلی پیٹھہ کے باہر آنی — جان پر جانی کے میرے آبنی

وَرَمَاہُ خَوْلِی بِسَہْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِی لَبَّتِہٖ آہ واویلا امام مظلوم نیزہ کھا کر سنبھلنے نپایا تھا کہ سامنے آکر خولی اصبحی نے ایک تیر مارا وہ تیر حضرت کے حلقی پر آکاری لگا خون گلے سے جاری ہو کر غش طاری ہوا آنکھین ضعف سے بند ہوگئین سر مبارک خم ہوگیا وَسَقَطَ عَنْ ظَہْرِ جَوَادِہٖ اِلَی الْاَرْضِ یَجُوْدُ بِدَمِہٖ ناگاہ نڈھال ہوکر حسینؑ مظلوم پشت ذوالجناح سے زمین پر گرا خاک پر اپنے دست و پا مارنے لگا لہو مین ڈوبا ہوا مثل نیم بسمل زمین پر تڑپنے لگا فَجَاءَ الشِّمْرُ لَعَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی پس شمر لعین آپہنچا امام کو تڑپتا پایا زانوئے ناپاک سے سینہ مطہر کو دبایا خنجر نکال گردن سی ملایا نظم

سوار ادہم نے اسوقت آنکھہ کو کھولا — لعین کو دیکھہ کے سینہ پہ اسطرح بولا
کون شخص ہی کیا قصد ہی بتادے شتاب — یہ کیا نشست ہی زانو سی میرا سینہ داب
سینہ زخمی ہے دکھتا ہی نیزہ کھایا ہے — ادہر سرک مجھے زانو سے کیون دبایا ہے
کہا لعین نے کہ مین شمر ہون تیرا دشمن — یہ قصد ہی کہ کرون تیغ سی جدا گردن
کہا امام نے مین کون ہون تجھے ہے خبر — کہا حسینؑ ہے تو ابن بنت پیغمبر
رسول نانا ہی تیرا حسنؑ برادر ہے — پدر ہے شیر خدا اور بتول مادر ہی
کہا امام نے واقف ہی تو نسب سے میرے — چھری گلے پہ چلاتا ہے کس سبب سے میرے
گلے کو جو ذبح یہان بیگناہ کرتا ہے — مگر عذاب خدا سے نہین تو ڈرتا ہے
مین تشنہ کام ہون زخمی ہون نیم بسمل ہون — نبی کا لخت جگر ہون بتول کا دل ہون

کہا لعین نے نہین دلمین ہمیرے خوف خدا | کرونگا سر تیرا اسوقت مین بدن سے جدا
نہ تیرے جد کی شفاعت کی ہی طمع غالب | نہون پدر سے تیرے جام آب کا طالب
غرض نہ دین سے اسدم نہ کام ایمان سے | نہ آج مجھکو سروکار آل عمران سے
یزید و ابن زیاد ابن سعد سے ہی امید | طلا و نقرہ سے کردینگے مجھکو سرخ و سفید
یہ آرزو ہی کہ میرا ہوا اس سپاہ مین نام | خطاب ہووے میرا قاتل حسینؑ امام
کہا امامؑ نے گر اسقدر سقاوت ہے | تو دیر کیا ہے ہمین خود بخود حلاوت ہے
نبی کی امت مرحومہ پر فدا ہے جان | یہ سر نثار ہم بلکہ خانمان قربان
یہ کہکے شاہ نے منہہ پھیر سمت بیت الله | اشارہ شمر لعین کو کیا کہ بسم اللہ
دعائے امت احمد مین مشتغل تھے حسینؑ | کہ شمر دشمن فرزند سید الثقلین
پکڑکے ریش مبارک کو ہاتھہ مین محکم | گلے پہ شہکے لگا تیغ پھیرنے پیہم
گلوے خشک شہ کٹتا تھا شاہ کا زنہار | لعین نے تیغ چلائی بزور بارہ بار
نبی کی روح نواسے پہ صدقے ہوتی تھی | لپٹ لپٹ کے گلے سے بتول روتی تھی

فَاجْتَزَّ رَاْسَہٗ بِحُسَامِہٖ آخر ظالم نے سر امام مظلوم کا تیغ سے جدا کیا وَرَفَعَہٗ فَوْقَ قَنَاۃٍ طَوِیْلَۃٍ اور ایک بلند نیزہ کی نوک پر وہ سر مبارک چڑہایا اسوقت لوٹنے والے چاروں طرف سے دوڑے وَاَخَذَ قَمِیْصَہٗ اِسْحَاقُ الْحَضْرَمِیُّ اسحاق حضرمی نے حضرت کا پیرہن بدن سے اتار لیا وَاَخَذَ سَیْفَہٗ قَیْسَ النَّھْشَلِیْ اور قیس نہشلی نے تلوار کمر سے کہینچ لی وَاَخَذَ بَغْلَہٗ حَارِثُ الْکِنْدِیُّ اور حارث کندی نے مرکب تیز رفتار پکڑ لیا وَاَخَذَ خَاتَمَہٗ زَیْدُ بْنُ نَاجِیَۃَ الشُّعْبِیْ اور زید بن ناجیہ نے انگوٹھی انگشت مبارک سے اوتار لی وَاَحَاطَ الْقَوْمُ بِخَیَامِہٖ پھر ظالموں نے حضرت کے خیمون کو جاکر گھیر لیا قناتون مین آگ لگادی طنابین کاٹ ڈالین

فِی بَاقِی اَثَاثِہِم مال و اسباب خاندان نبوت کا لوٹنے لگے وَ سَبُوا حَرِیمَہٗ وَنِسَائَہٗ اور بیبیون کے سر پر سے چادرین چہینتے تہے زیور اوتارتے تہے جب غارت سے فارغ ہوئے تو اہلبیتِ رسالت کو اسیر کیا حضرت امام زین العابدینؑ کے نیچے سے فرش کھینچ لیا تکئے آگ مین ڈالے عمامہ و ردا چہینے طوق و زنجیر منگا یا لہار کو بلایا بیمار کربلا کی گلے اور پانون مین طوق و بیڑیان پہنائین اور زینب خاتونؑ کے پانون سے پازیب اوتار لی اور سکینہؑ کے کان سے بندے کھینچ لیئے طمانچے مارے پردہ نشینون کو سر ننگی خیمون سے باہر پا برہنہ نکالا بیبیان ننہے ننہے بچے گود مین لیئے میدان مین ہراسیمہ پہرتی تہین اور روتی تہین ظالم تیغین چمکاتے تہے نیزون سے ڈراتے تہے سب جمع ہوکر واحسیناہ وا شہیداہ کہہ کہہ روتے تہے اور حضرت زینبؑ و ام کلثومؑ سب بیبیان یہ بین کرتی تہین۔

نوحہ نظم

تم سدہارے اے نبی کے نورِ عین — وا اماما وا حسینا وا حسینؑ
لٹ گئے ہم اے امامِ مشرقین — وا اماما وا حسینا وا حسینؑ
خیمے اعدا نے جلائے آپ کے — اہل کوفہ گھر مین آئے آپ کے
ہم کھلے سر ہین نہین زہراؑ کو چین — وا اماما وا حسینا وا حسینؑ
طوق پہنا عابدِ بیمار نے — تازیانے کھائے اُس نادار نے
ہائے بابا کہکے یون کرتا ہے بین — وا اماما وا حسینا وا حسینؑ
سر سنان پر ہے چڑھا مظلوم کا — منہہ کھلا ہے زینب و کلثوم کا
خلد مین نانا کو آیا کیونکہ چین — وا اماما وا حسینا وا حسینؑ

فَقَالَ الحَجَّاجُ هٰكَذَا اَجْرٰى عَلَیْهِمْ یَا عَلَوِیّ حجاج نے متعجب ہوکر کہا کہ اللہ ایسے ظلم ہوئے آلِ پیغمبرؐ پر اے علوی مین سنے یہ ماجرا آج تک

مفصل نہ سنا تہا واللہِ لَو لَم تَاتِنِی بِھٰذا بِالدَّلِیلِ مِنَ القُراٰنِ وَبِصِحَّۃِ
اِمَامَتِہِمَا لَاَخَذتُ مَابَینَ عَینَیکَ قسم ہے خدا کی اگر تو قرآن دلیل اپنے
دعوے کی حدیث امامت حسنینؑ کی ثابت نکرتا تو مین تیری آنکھین کور
کرتا عذاب شدید سے تجھے مارتا وَلَقَد نَجّٰاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِمَا عَزَمتُ
عَلَیہِ مِن قَتلِکَ جا اللہ تعالے نے تجھے نجات دی میرا
تو بھی عزم تہا کہ تجھے آج قتل کرون وَلٰکِن خُذ ھٰذِہِ البُردَۃَ
لَا بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیہَا یہ میرا ملبوس گران قیمت مین نے تجھے وعدہ
کیا تہا ولیکن خدا تجہکو مبارک نکرے یہ لباس شاہانہ فَاَخَذَھَا العَلَوِیُّ
وَھُوَ یَقُولُ ھٰذَا مِن عَطَاءِ اللّٰہِ وَفَضلِہٖ لَا مِن عَطَائِکَ یَا حَجَّاجُ
اُسوقت سیّد نے وہ ملبوس اُسکے ہاتہہ سے لیلیا اور کہا یہ عطاے خدا ہے
فضل آلہی سے مجھے ملی اے حجاج یہ تیری عطا و بخشش نہین ہی فَبَکٰی وَجَعَلَ
یَقُولُ یہ کہکر روتا تہا اور یہ اشعار پڑہتا جاتا تہا صَلَّی الاِلٰہُ وَمَن یَحُفُّ
بِعَرشِہٖ ؛ وَالطَّیِّبُونَ عَلَی النَّبِیِّ النَّاصِحِ درود بہیجتا ہے
اللہ اور حاملان عرش اور ارواح پاک سب صلواۃ بہیجتے ہین پیغمبر پاک و
وخالص و مطہر و مقدس پر وَعَلٰی قَرَابَتِہِ الَّذِینَ تَھَضَّمُوا بِالنَّائِبَاتِ
وَکُلِّ خَطبٍ قَادِحٍ اور درود و سلام بہیجتے ہین اُس نبی کے آل پر کہ جنہون
نے گوارا کیا دنیا کی سختیون کو اور قبول کیا ہر حال دشواری کو بلا مین ہمیشہ
مبتلا رہے راضی بر خداے کبریا رہے طَلَبُوا الحُقُوقَ فَاُبعِدُوا عَن
دَارِھِم وَعَوٰی عَلَیھِم انہون نے جب اپنا حق طلب کیا
امت سے تو نکالے گئے اپنے شہر و دیار سے غربت مین مبتلا ہوے
پردیس مین اُنکو دیکھہ دیکھہ کر حملے کرتے تہے بہونکتے تہے کتے ہر چار طرف سے

فریاد غوغو سے شور مچانے والے **رطب دوسرا نخل ماتم کا** کہ فضیلت
ہے پہلے شہ کے بیان اور عید کی شب خلد سے رضوان خیاط بنکے آیا
اور لباس حسنینؑ کا جناب فاطمہ علیہا السلام کو دیگیا اور شہادت کے دن مذکور
جامہ کہنہ اور قتل ہونا حضرت کا پہر لباس اوتار لیگئے بچہ ہے مذکور نوحہ زہرا
اے محبان آل عباء متوجہ ہوکر فضائل حسینؑ مظلوم سنو بعد ازان گلہائی
داغ غم باغ ماتم سے چنو فِی الْخَبَرِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
حدیث مین وارد ہے حضرت ابا عبد اللہ الحسینؑ علیہ السلام سے
قَالَ اَتَیْتُ یَوْمًا اِلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فَرَاَیْتُ اُبَیَّ
ابْنَ کَعْبٍ جَالِسًا عِنْدَہٗ فرماتے ہین کہ ایکدن مین اپنے جد نامدار رسولخدا کے پاس
آیا دیکہا مین نے کہ ایک شخص ابی ابن کعب حضرت کی خدمت مین بیٹہا ہے
فَقَالَ لِیْ جَدِّیْ مَرْحَبًا بِكَ یَا زَیْنَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ
پس مجہے دیکہکر میرے نانا نے فرمایا مرحبا آو اے حسینؑ زینت آسمانون
اور زمین کی فَقَالَ اُبَیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَھَلْ اَحَدٌ سِوَاكَ
یَكُوْنُ زَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پس ابی ابن کعب نے متعجب ہوکر پوچہا اے رسولخدا
آیا آپکے سوا اور بہی کوئی زینت آسمان و زمین کی ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا اِنَّ الْحُسَیْنَ
ابْنَ عَلِیٍّ فِی السَّمٰوٰتِ اَزْیَدُ مِمَّا فِی الْاَرْضِ جواب دیا رسولخدا
نے اے ابی ابن کعب قسم ہے مجہے اُس خدا کی جسنے مجہے نبی برحق مبعوث
کیا ہے حقا کہ حسینؑ ابن علی کا مرتبہ آسمانون مین زیادہ ہے زمین
سے جو اہل آسمان حسینؑ کی قدر و منزلت جانتے ہین اہل زمین نہین
پہچانتے ہین وَاِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ عَلٰی یَمِیْنِ الْعَرْشِ اِنَّ الْحُسَیْنَ مِصْبَاحُ

وَسَفِینَۃُ النَّجَاۃِ اسم گرامی حسینؑ کا لکہا ہوا ہے داہنی طرف عرش کے تحقیق کہ حسینؑ چراغ ہدایت ہے قندیل امامت سفینہ نجات ہی قَالَ ثُمَّ اَنَّ النَّبِیَّ اَخَذَ بِیَدِیِ الْحُسَیْنِ وَ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ لَا تَعْرِفُوْہُ وَ فَضِّلُوْہُ کَمَا فَضَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی راوی کہتا ہے کہ بعد اسکے نبی نے ہاتہ حسینؑ کا پکڑکر لوگون کو دکہلایا اور فرمایا ایہا الناس وہ حسینؑ صاحب مرتبہ یہہ ہے دیکہو اسکو پہچانو تم جیساکہ پروردگار نے اسکو افضل و اشرف سب سے بنایا ہے تم بہی افضل و اشرف جانو فَوَ اللّٰہِ لَجَدُّہٗ عَلَی اللّٰہِ اَکْرَمُ مِنْ جَدِّ یُوْسُفَ ابْنِ یَعْقُوْبَ قسم ہے خدا کی کہ حسینؑ کا نانا خدا کے نزدیک بہتر ہے یوسف کے دادا سے یعنی اسحق و ابراہیم خلیل اللہ سے۔ وَمُحِبُّوْھُمْ فِی الْجَنَّۃِ وَمُحِبُّوْا مُحِبِّیْھِمْ فِی الْجَنَّۃِ اقربا اور دوست حسینؑ کے سب جنت مین ہین نظم

کیا فضیلت ہی حسینؑ ابن علی کی دوستو
جزو ایمان ہی محبت اُس ولی کی دوستو

حیف ایسی پیشوا سے کوفیون نے کی دغا
کربلا مین تشنہ لب مارا اسی روز وغا

امت بیرحم نے پانی رکھا اس سے دریغ
آہ سو کہی حلق پر چلتی تہی کس مشکل سے تیغ

قاتل اُسکے کلمہ پڑہتے تہے رسول اللہ کا
کاٹتے تہے حلق سو کہا شاہ عالیجاہ کا

لاکہہ سوار و پیادہ جمع تہا ہر چار سو
ایک حُر نکلا محب آل اور سب تہے عدو

باغ زہرا کاٹ ڈالا کربلا کے کہیت مین
سر سنان کی نوک پر تہا تن پڑا تہا ریت مین

ساقی کوثر کا پیارا تشنہ لب مارا گیا
دوستو مولا تمہارا تشنہ لب مارا گیا

دیدہ دل وا کرو دیکہو سوے بزم عزا
مو پریشان رو رہین ہین حضرت خیر النسا

مصطفٰے کی چشم تر ہے مرتضٰے بیہوش ہین
کیون محبان حسینؑ ابن علی خاموش ہین

کیا تمہین خیر النسا کا لاڈلا پیارا نہین
یا ستمگارون نے اُسکو تشنہ لب مارا نہین

وہ ہمین عریان پڑی تھی لاش شاہ مشرقین — کہتی تھی رو رو کے زینب واحسینا واحسین
یا محمد یا علی یا فاطمہ فریاد ہے — آپکی عترت پہ جور و ظلم اور بیداد ہے
یہ صدا زینب کی گر آتی تمہارے کان مین — کیا نکرتے اشکباری قتل کے میدان مین
رونق بزم عزا ہے نالہ و فریاد و آہ — اے محبو مر گیا ہے مومنون کا بادشاہ
ہو اگر الفت مین کامل شاہ کا ماتم کرو — دل کرو اپنے گداز اور چشم کو پُر نم کرو

رَوَی اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ الْمُفِیْدُ النَّیْشَابُوْرِیُّ فِیْ سَنَدِہٖ قَالَ قَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ عَرَی الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَقَدْ اَدْرَکَهُمَا الْعِیْدُ روایت کی ہے ابو عبد اللہ مفید نیشاپوری نے کہ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ ایک برس حسنینؑ کے پاس لباس نتھا اور عید نزدیک تھی فَقَالَا لِاُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ یَا اُمَّاہُ قَدْ تَزَیَّنُوْا اَوْلَادُ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا نَحْنُ فَمَا لَكِ لَا تُزَیِّنِیْنَا بِشَیْءٍ مِّنَ الثِّیَابِ فَنَحْنُ عُرَایَا کَمَا تَرَیْنَ دونون شاہزادون نے اپنی مادر مہربان جناب فاطمہ زہرا سے عرض کی اے اماجان کل عید ہے اور آج سب اہل مدینہ کے بچون نے زینت کی اچھی اچھے کپڑے پہنے مگر ہم دونو بھائی بلا زینت ہین کیا سبب ہے کہ تم ہمین عید کی پوشاک نہین پہناتی ہو ہمارے پاس میلے کرتے ہین پرانے جامے بھی نہین ہین بدن ہمارے برہنہ ہین کیا عید کے دن بھی ہم ننگے گھر مین بیٹھے رہین باہر نہ نکلین حضرت فاطمہ علیہا السلام یہ بات سنکر بیقرار ہوئین آنسو آنکھون مین بھر آئے حسنینؑ کی تسلی فرمانے لگین فَقَالَتْ یَا قُرَّةَ عَیْنِی اِنَّ ثِیَابَکُمَا عِنْدَ الْخَیَّاطِ کہا اے نور چشمون میرے کپڑے تمہارے درزی کے پاس ہین اِذَا خَاطَهَا وَ اَتَانِیْ اَلْبَسْتُکُمَا الثِّیَابَ جب درزی سیکر لائیگا مجکو دیگا تو مین تمکو پہناؤنگی تُرِیْدُ بِذٰلِكَ تَطْیِیْبُ قُلُوْبِهِمَا

مراد جناب فاطمہؑ کی اس کلام سے یہ ہے کہ حسنینؑ کے دل کو
تسلی ہو غم نہ کہاوین بچے ہین بہل جاوین لیکن جون جون دن گذرتا تہا
جناب فاطمہؑ روتی تہین کہ عید کے دن حسنینؑ سے مین شرمندہ ہونگی

کہان سے عید کے جوڑی مین لاؤن — میرے پیارے ہین ننگے کیا پہناؤن
سبہون کے بچے آرائش کرین گے — جہان مین عیش و آسائش کرینگے
نہ انکے پاس پیراہن نہ جامہ — نہ پا مین نعل نہ سر پر عمامہ
یہ اِن کے گورے گورے تن ہین عریان — نہونے پائے پیراہن مین پنہان
گئے ہین مین نے انسے یہ بہانے — کہ ہین درزی کے گھر جوڑے شہانے
مجھے ہوگی خجالت عید کے روز — نہ پاوینگے جو کپڑے یہ دل افروز
خداوندا ترحم مجھپہ تو کر — مجھے پیارون سی میرے سرخرو کر
نہ میرے پاس زیور ہے نہ زر ہے — فقط تیری کریمی پر نظر ہے
عزیزو ہے مقام آہ و زاری — کہ زہراؑ احمد مرسل کی پیاری
فغان کرتی تہی روز عید کی رات — کہ میرے لاڈلے عریان ہین ہیہات
اگر وہ دیکہتی عریان تن شاہ — کٹی تیغ جفا سے گردن شاہ
تو کیسی پیٹتی اور خاک اوڑاتی — پچہاڑین مضطرب ہو ہو کے کہاتی
جسے سو زہد سے زہراؑ نے پالا — اُسے ایکدم مین کیسا مار ڈالا
یہان تک شاہ کو اعدا نے لوٹا — کہ کہنہ پیرہن تن پر نہ چھوڑا
پڑا تہا دہوپ مین زہرا کا جایا — بچہونا تہا نہ تکیہ تہا نہ سایا
محمدؐ کا نواسا نور دیدہ — پڑا تہا خاک و خون مین بہر

فَلَمَّا کَانَ لَیْلَةُ الْعِیْدِ اَعَادَ الْقَوْلَ عَلٰی اُمِّهِمَا فَبَکَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رَحْمَةً
جب عید کی رات آئی پہر حسنینؑ نے التماس لباس کا اپنی مادر مہربان

دیا اُسوقت جناب فاطمہ علیہا السلام روئین رحم آیا اُنکے بے سر و سامانی
پر بیقرار ہوہو کے خوب روئین وَقَالَتْ لَهُمَا یَا قُرَّتَا عَیْنِیْ طِیْبَا نَفْسًا اِذَا
اَتَانِی الْخَیَّاطُ زَیَّنْتُکُمَا اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
پہر رو کر فرمانے لگین اے میرے نور چشمون تم خاطر جمع رکھو اگر درزی
تمہارے کپڑے لاتا ہے تو انشاء اللہ تعالےٰ تمکو پہنا کر آراستہ مزین کرتی
ہون یہ سنکر حسنینؑ نے آرام فرمایا جناب فاطمہؑ اسی فکر مین بیقرار
روتی تہین فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنَ اللَّیْلِ وَکَانَتْ لَیْلَۃُ الْعِیْدِ اِذْ قَرَعَ
الْبَابَ قَارِعٌ جب آدہی رات گذری یکایک کسی نے آکر دروازے کو
ہلایا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ مَنْ ھٰذَا جناب فاطمہؑ نے پوچہا کہ دروازے پر
کون ہے فَنَادٰی یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِفْتَحِی الْبَابَ اَنَا الْخَیَّاطُ قَدْ جِئْتُ
بِثِیَابِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ آواز آئی کہ اے بنت رسولخداؐ
دروازہ اکہول مین درزی ہون کپڑے حسنینؑ کے سیکر لایا ہون ✤
قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَفَتَحْتُ الْبَابَ اسوقت جناب فاطمہؑ نے دروازہ کہولا
قَالَتْ فَاِذَا ھُوَ رَجُلٌ لَمْ اَرَ اَھْیَبَ مِنْہُ شِیْمَۃً وَاَطْیَبَ مِنْہُ رَائِحَۃً
فاطمہ زہراؑ فرماتی ہین کہ ناگاہ مین نے ایک مرد کو دیکہا کہ کبہی نہ دیکہا تہا
ایسا شخص صاحب وقار خوشبو شیرین گفتار کہ دماغ میرا اُسکے بو سے معطر ہوگیا
فَنَاوَلَنِیْ مِنْدِیْلًا مَشْدُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ لِشَانِہٖ وہ شخص مجہے ایک رومال کا بقچہ
بندہا ہوا دیکر جلدی سے روانہ ہوا فَدَخَلَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ
وَفَتَحَتِ الْمِنْدِیْلَ پس راوی کہتا ہے جناب فاطمہؑ وہ بقچہ
لیکر گہر کے اندر آئین اور اُس رومال کو کہولا فَاِذَا فِیْہِ قَمِیْصَانِ وَ
دُرَّعَتَانِ وَسَرَاوِیْلَانِ وَرِدَاءَانِ وَعِمَامَتَانِ وَخُفَّانِ دیکہا تو دو

کرتے اُسمین نفیس ہین دو قبا مین صوف کی ہین دو پاجامے دو عبا مین
پاکیزہ ہین دو پگڑیان دو جوڑے کفش موزے کے عمدہ ہین فَسُرَّتْ فَاطِمَةُ
الزَّهْرَآءُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا دیکھکر فاطمہ زہرا
جیسی روتی تہین شاد ہوئین اور سجدہ شکر بجا لائین فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ الْحَسَنَانِ
اَلْبَسَتْهُمَا الثِّيَابَ وَزَيَّنَتْهُمَا بِاَحْسَنِ زِيْنَةٍ جب صبح روز عید ہوئی
حسنینؑ خواب راحت سے بیدار ہوئے مانے آکر بلا مین لین نہلا دھولا کر
کپڑے پنہائے عمامے باندہے سرمہ لگایا زلفون مین کنگہی کی آراستہ و
پیراستہ کرکے نہایت شاد ہوئین دونو شاہزادے خوش وخرم گہر سے
باہر سدھارے فَدَخَلَ النَّبِيُّ اِلَيْهِمَا يَوْمَ الْعِيْدِ وَهُمَا مُزَيَّنَانِ
وَقَبَّلَهُمَا وَعَانَقَهُمَا وَهَنَّاهُمَا بِالْعِيْدِ پس جناب پیغمبر خدا سے
راہ مین ملاقات ہوئی حضرت نے عید کے دن اپنے نواسون کو لباس
فاخرہ پہنے آراستہ وپیراستہ جو دیکہا شاد ہوئے دونونکو گلے سے لگا کر
رخسار پر بوسے دئے عید کے مبارکباد دی وَهَنَّاكُمَا اللّٰهُ کہا وَحَمَلَهُمَا
عَلٰى كَتِفِهِ وَمَشٰى بِهِمَا اِلٰى اُمِّهِمَا پہر دونون جگر گوشون کو اپنے
دونون کاندہے پر پیار سے سوار کیا اور فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لائے
قَالَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْتِ الْخَيَّاطَ الَّذِىْ اَعْطَاكِ الثِّيَابَ هَلْ تَعْرِفِيْنَهُ
پہر فرمایا اے فاطمہ تو نے دیکہا اُس درزی کو کہ جسنے تجہے کپڑے لا کر دئے
آیا پہچانا وہ کون تہا قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَسْتُ اَعْرِفُهُ وَلَسْتُ اَعْلَمُ اَنَّ لِيْ
ثِيَابًا عِنْدَ الْخَيَّاطِ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ
جناب فاطمہ نے کہا واللہ مین نہین پہچانتی ہون اور نہ مجہے خبر ہے کہ خیاط
کو کسنے کپڑے سینے کو دئے ہین اللہ ورسول کو خبر ہے قَالَ يَا فَاطِمَةُ

لَیْسَ ھُوَ خَیَّاطٌ وَ اِنَّمَا ھُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ وَاللِّبَاسُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ پیغمبر خدا نے فرمایا اے فاطمہؑ وہ درزی نتہا بلکہ رضوان بہشت کا کلید دار تہا اللہ کی جنت کا دربان تہا اور کپڑے جنت کے حلے تہے اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِکَ جِبْرَئِیْلُ اَمِیْنُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مجھے اکر خبر دی جبرئیل امین نے رب العالمین کیطرف سے مبارک ہو اے فاطمہ تجکو یہ عید اکبر بہ عنایت ربّ ذی العرش المجید نظم

فاطمہ تو نے جو رو کر کی دعا
حق تعالے نے کئے حلے عطا

عید کی شب تو جو روئی اے بتولؑ
ہو گیا باران رحمت کا نزول

نالہ نے تیرے کیا ایسا اثر
آیا درزی بنکے رضوان تیری گھر

ہے تو سردار نسار عالمین
تجہسے راضی ہے خدائے عالمین

اور تیرے بیٹے یہ نیکو سرشت
ہونگے سردار جوانان بہشت

پر ستم ہونگے تجہپر بیشمار
تجہکو لازم ہے کرے صبر اختیار

ایک پی کر زہر ہووے گا شہید
دوسرے پر ظلم ہویگا شدید

تشنہ لب غربت مین مارا جائیگا
تن سے ناحق سر اوتارا جائیگا

کربلا مین اسپہ آوے گی بلا
ظلم امت مین وہ ہوگا مبتلا

ریگستان پر ہوگا لاشا خاک پر
گھوڑے دوڑاوینگے جسم پاک پر

آج ہے اسکے بدن مین رخت عید
آہ جسدن ہوگا یہ پیارا شہید

دھوپ مین ہوگا برہنہ اسکا تن
لوٹ لیوین گے پرانا پیرہن

اے محبان اہلبیتؑ یہ جائے گریہ وزاری ہے مقام فریاد و بیقراری ہی دیکہا تو عید کے دن حسینؑ جنت کے حلے پہنے خوشحال تہا یا عاشورے کے روز اپنے لہو مین لال تہا تن مبارک پارہ پارہ جلتے ریت پر دہوپ

مین برہنہ پڑا تہا گردن کی کٹی ہوئی رگون سے خون پڑا ٹپکتا تہا کسی نے
پرانی چادر بہی لاش پر نہ اوڑھائی کسی نے ایک پہٹی توشک بہی لا کر
نہ بچہائی مگر ہوا خاک سر پر اوڑاتی تہی غبار مین اُس ماہ انور کو چہپاتی تہی
زخمون مین ریت سماتی تہی صرصر دبا دبنکر لاش کے قربان جاتی تہی زینب
و کلثوم سب اہلبیتؑ اظہار واحسیناہ وا اماما کہکر چلاتے تہے حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کو کچہہ تدبیر تجہیز و تکفین بن نہ آتی تہی سکینہ لاش سے باپ کے
لپٹی جاتی تہی چنانچہ جب ظالمون نے آکر شور و ہنگامہ کیا ناچار ہو کر اہلبیتؑ
نے لاشہ امام مظلوم خاک پر برہنہ چہوڑ دیا سر پیٹتے اونٹون پر سوار ہوے
حضرت امام زین العابدین مہار ہاتہہ مین لیکر شتر دار ہوئے سکینہ کو
بجبر لاش پدر سے چہوڑایا روانہ کوفے کیطرف ہونے لگے اسدم بیمار کربلا
ڈہارین مار کر رونے لگے سکینہ ہائے بابا ہائے بابا کہکر چلاتے تہی مڑ مڑ کر
لاش کو دور تک دیکہتی جاتی تہی درد فراق سے بلبلاتی تہی گود سے
پہوپہی کے گری جاتی تہی کہتی تہی ہائے میرے بابا کی لاش چہوٹ گئی
اب زندگانی کی آس ٹوٹ گئی خدا کے واسطے اونٹ پر سے اوتار دو
میرے بابا کے پاس مجہے لیجا کر تلوار سے مار دو نظم

خدا کیواسطے بابا سے مت چہڑاؤ مجہے — خدا کیواسطے مقتل مین چہوڑ جاؤ مجہے
مین اپنی بابا کے لاشے کے صدقہ جاؤنگی — مین اپنی آنکہون سے انکے قدم لگا دونگی
کٹے گلے کی بلائین مین لیکے روؤنگی — پدر کے سینے سے شب کو لپٹ کے سوؤنگی
نہ دن کو دہوپ مین چہوڑونگی لاشۂ شبیر — کرونگی سایہ مجاور رہونگی مین دیکہو
پکاری رو رو کے زینب کدہر گئے جبرئیل — حسینؑ خاک پہ عریان پڑا ہے ہو کے قتیل
ہمیشہ حلہ جنت تہے اُسکو پہناتے — کفن شہیدونکا کیون خلد سے نہین لائے

زمین گرم کے اوپر حسینؑ لیٹا ہے
بنی کا ہے یہ نواسا علیؑ کا بیٹا ہے

سنان کی نوک پہ سر ہے زمین پر تن ہے
نہ غسل ہے نہ کفن ہے نہ قبر و مدفن ہے

زمین پہ ٹکڑے پڑا ہے نہال زہرؑا کا
ہوا ہے خون مین آلودہ لال زہرا کا

غریب و بیکس و مظلوم ہے امام حسینؑ
امیر و سیّد و مغموم ہے امام حسینؑ

قَدْ جَاءَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ کُلُّھُمْ وَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ فَاَتیٰ نَحْوَ الْخَیْمَۃِ اخبار مین وارد ہے کہ جب اصحاب و اقربائے امام مارے گئے ایک بھی مددگار باقی نرہا حضرت کو اپنی شہادت کا یقین ہوا آمادۂ مرگ ہوکر میدان سے خیمہ مین تشریف لائے کمر کھولی گلے کے کپڑے اوتارے عمامہ جناب رسولخدا اوتار کر مسند پر رکھا اُسوقت اہلبیتؑ رسالت حیران کھڑے تکتے تھے کچھہ نہ سمجھتے تھے کہ حضرت لباس کیون اوتارتے ہین کیا ارادہ ہے ناگاہ امام مظلوم کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے وَ قَالَ لِاُخْتِہٖ یَا اُخْتَاہُ اِئْتِنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ اور فرمایا کہ اے بہن زینبؑ ایک پرانا پیرہن میرے واسطے لادو یہ سنکے حضرت زینبؑ بیقرار ہوکر رونی لگین پوچھا کہ اے زینت آسمان و زمین وا اے پادشاہ دنیا و دین پرانا پیرہن کیون طلب کرتے ہو حضرت نے روکر فرمایا اے زینبؑ اے ہمشیر لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ پرانے کپڑے کی خواہش کسیکو نہین ہوتی کوئی غارت گر اُسکا طالب نہین ہوتا بدن سے نہین اوتارتا اَجْعَلُہٗ تَحْتَ ثِیَابِیْ لِئَلَّا اُجَرَّدَ مِنْہُ بَعْدَ قَتْلِیْ چاہتا ہون کہ اپنے کپڑون کے نیچے پہنون تا جسوقت مجکو قتل کرین اور میرا لباس و سلاح لوٹین اِس پیراہن کو پرانا پارہ پارہ دیکھہ کر چھوڑ دین نہ اوتارین کہ میرا بدن برہنہ نہووے جامہ کہنہ بیکسی کیوقت

میرے لاشہ کا ساتر رہے قَالَ فَارْ تَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ راوی کہتا ہے کہ یا تو اہلبیتؑ حیران حضرت کی روے مبارک کیطرف نگاہ یاس دیکھتے تھے یہ بات جب حضرت کی سُنی بیتاب ہوکر چلانے لگے ایک کہرام پڑگیا صدا ے وامحمداہ واغربتاہ بلند ہوئی نظم

کسی نے نالہ کیا اور بلند کی فریاد
کہ کربلا مین ہوا فاطمہؑ کا گھر برباد
سکینہ شہ کے گلے سے لپٹ کے رونے لگے
قدم پہ بانو گری بیقرار ہونے لگی
پکارتی تھی کہ لٹتا ہے راج بانو کا
ملیگا خاک مین اقبال آج بانو کا
میرے امام کا دنیا سے کوچ ہوتا ہے
جہاز آل نبی کا فلک ڈبوتا ہے
میری امام کے چہرہ پہ کیا اوداسی ہی
اے بیبیو مجھے اسوقت بیحواسی ہی
سسہارتے ہین میری والی پہرنہ آئینگے
پرانا جامہ پہن کر گلا کٹا ئینگے
میرے امام چلے تشنہ کام دنیا سی
مجھے نہ زلیست سی ہی اب نہ کام دنیا سی
خدا کرے مین مرون اپنے شاہ کے آگے
نہ سر برہنہ پہرون اس سپاہ کے آگے
دوہائی فاطمہ زہراؑ کی بانو لٹتی ہے
پسر بہی مرگئے وارث ہی بہی بچہڑتی ہی

اُسوقت امام مظلوم نے فرمایا کہ اے اہلبیتؑ رسالت پردگیان عصمت وطہارت اسقدر بیقرار نہو لازم ہے تمکو کہ صبر اختیار کرو صابرون کو خدا دوست رکہتا ہی جزع و فزع نکرو دمبدم خدا کی رضا پر راضی رہو فاطمہ زہراؑ کی چلن پر ثابت قدم رہو جور وستم جفا کارون کے سہتے رہو رِضًا بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ ہر حال مین کہتے رہو ثُمَّ اُوْتِیَ لَہٗ بِثَوْبٍ خَلِقٍ فَخَرَّقَہٗ مِنْ اَطْرَافِہٖ وَجَعَلَہٗ تَحْتَ ثِیَابِہٖ اُسوقت حضرت زینب روتی ہوئی گئین ایک پرانا پیراہن لا کے حضرت کے سامنے رکھدیا حضرت نے وہ پیراہن دیکھا تو پہٹا ہوا نتہا اُسکو اپنے دست مبارک سے

یا پہاڑا اطراف سی مسکایا پہر بسم اللہ وباللہ وعلیٰ ملتہ رسول اللہ کہکر گلے مین
پہنا وا مصیبتاہ اہلبیتؑ نے جو اس شاہ کونین کو پیراہن فقیرانہ پہنے دیکہا
تے روتے حال اپنا تباہ کیا اور یہ بین کرتی تہے ۔ ب

ے فاطمہ کے ناز ونعم کے پالے		کوفے مین پڑا تو دشمنون کے پلے
رنے چلا پرانا کرتا پہنے		اے حلّہ فردوس پہنے والے

کَانَ لَہٗ سِرْوَالٌ جَدِیْدٌ فَخَرَّقَہَا اَیْضًا لِئَلَّا تُسْلَبَ مِنْہُ اسوقت
جامہ حضرت کے پائے مبارک مین نیا تہا اُسکو بہی اپنے ہاتہہ سی چاک چاک
یا تا بعد شہادت کے کوئی بیدین اُسکے اوتارنے کا ارادہ نکرے ای محبو
ں حلہ پوش جنت نے کیا کیا تدبیرین کین تہین کہ بعد شہادت کے میرا
ن برہنہ نرہے آہ واویلا لیکن جسوقت حضرت شہید ہوئے غارتگر چارون
ف سی اٹہے وَاَخَذَ عِمَامَتَہٗ اَخْنَسُ بْنُ یَزِیْدَ ایک ملعون جہنمی تہا
نس نام اُسنے عمامہ سر مبارک سی اوتار لیا گیسوان معنبر پریشان ہو گئے وَ
خَذَ سَیْفَہٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ دَارِمٍ اور دوزخی دارمی نے تلوار حضرت کی کمر
ے کہینچ لی وَانْتَہَبُوْا رَحْلَہٗ ظالمون نے سارا اسلاح ولباس بدن سے
تار لیا لیکن حضرت کے گلے مین وہ پرانا کرتا میلا اور پاؤن مین پایجامہ
ی رہگیا تہا تن مبارک پوشیدہ ومستور تہا فَاَخَذَ سَرَاوِیْلَہٗ بَحْرُ ابْنُ
لعنۃ اللہ وامصیبتاہ سب غارتگرون کے بعد ایک ولد الزنا بحر بن کعب آیا
لاح ولباس نہ پایا پہٹا پایجامہ نیا سمجہہ کر دشمن خدا للچایا اور پائے مبارک
ے اوتار لایا وَتَرَکَہٗ عُرْیَانًا بِالْعَرَاءِ مُجَرَّدًا عَلَی الرَّمْضَاءِ
ر اُس ظالم ناپاک نے وہ پہٹا پیراہن بہی اوتار لیا اور تن مطہر کو دہوپ مین
گرم زمین کے اوپر ڈالدیا فَشُلَّتْ یَدَاہُ فِی الْحَالِ وَحَلَّ بِہِ الْعَذَابُ وَالنَّکَالُ

اُسوقت اُس روسیاہ کے دونو ہاتہہ شل ہو گئے عذاب عظیم قہر خدا مین گرفتار ہوا فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ وَاَظْلَمَ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ناگاہ زمین تہرانے لگی زلزلہ آیا مشرق ومغرب مین اندہیرا چہایا

نظم

ایک دہوم قیامت کی اُٹہی دشت بلا میں — اک شور سا اٹہا چار طرف ارض وسما مین
آتی تہی صدا نوحہ وزاری کی ہوا سے — ہے ہے شہ مظلوم محمدؐ کے نواسے
ماں فاطمہ زہرا تیری واری میرے مظلوم — ہے خون کٹے حلق سے جاری میرے مظلوم
کیسی یہ زمین گرم ہے کیا دہوپ کڑی ہے — اور لاش تیری دہوپ مین عریان پڑی ہے
تو زین سماوات تہا اور زین زمین تہا — تو خاتم انگشت رسالت کا نگین تہا
افسوس تیری بیکفنی سیّد مظلوم — افسوس یہ عریان بدنی سیّد مظلوم
صد حیف تیرا جامہ کہنہ بہی اوتارا — صد حیف تجہے تشنہ دہن نہر پہ مارا
اے فاطمہ کے لال عجب حال ہے تیرا — خورشید کی تابش سے بدن لال ہے تیرا
تو حلّہ جنت کا سزاوار ہتا شبیرؑ — جنت کے جوانون کا تو سردار تہا شبیرؑ
یاور تیری بے دفن وکفن رن مین پڑے ہین — سب کوفیون کے شامیون کے لاشے گڑے ہین
مین صدقے تیری بیکسی وبیکفنی کے — قربان تیرے شان غریب الوطنی کے
امت نے پیمبر کی عجب تجہسے دغا کی — پر تونے دم ذبح بہی امت کی دعا کی
کیا تونے سہے ظلم محمدؐ کے نواسے — مارے گئے فرزند تیرے کہیت مین
اکبر کو لگا نیزہ پہر اصغر کو لگا تیر — لوٹی گئی بانو تیری قیدی ہوئی ہمشیر
ہے طوق گلے مین تیرے بیمار پسر کے — گاہک ہوئے بیرحم سکینہ کے گہر کے
سوجے ہوئے ہین کان عجب حال ہے اُسکا — رخسار طمانچون سے ہوا لال ہے اُسکا
بابا کی جدائی مین مصیبت جو سہی تہی — وہ اَین اَبی اَین اَبی پوچہہ رہی تہی
یعنی میرے بابا ہین کہان کیون نہین آتے — وہ ہوتے تو بیرحم طمانچے نہ لگاتے

زبان تیری بہنون سے کہے ہے میری مظلوم ۔۔۔ ہین بلوہ مین سر کھولی ہوے زینب و کلثوم

ی اصل اس قتل کے میدان مین فاطمہ زہرا سر ننگے پانون برہنہ نوحہ و زاری کرتی پہرتی تہین اور یان شہید کی لاش پر نالہ و فریاد کرتی تہین جن و پری ہوا مین رو رو کر چلاتی تہے حور و ک جوق جوق آسمان سے زیارت کو شہیدان کربلا کے آتے تہے ارواح انبیاد اولیا نبی و علی کو آکر رسا دیتے تہے اور بوسے حلق بریدہ شہید غریب کے لیتے تہے جانور پرندہ لاشہ مبارک پر پرو لگا سایہ تے تہے اور بیتاب ہو کر بال و پر اپنے لہو مین بہرتے تہے راتون کو شیر بیابان مین اُن لاشون کی بانی کرتے تہے غزالان صحرا دن کو اُن مجاہدون پر نثار و قربان تہے چرندے سرگرم فریاد و فغان اور درد کر جان کہوتے تہے غرض اولاد نبی آدم نی اولاد پیغمبر پر ظلم و ستم کیا بہایم و طیور نے جمع ہو کر تک ماتم برپا کیا اگرچہ تمام روز لاش مطہر دہوپ و خاک و خون مین غلطان تہی مگر مشک و کی خوشبو مہکتی تہی حسین نے یہ ستم امت کیواسطے اٹہائے لاکہہ لاکہہ گنہگار دوزخ سے اللّٰہُمَّ اُرْزُقْنَا شَفَاعَۃَ الْحُسَیْنِ وَشَفَاعَۃَ جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَتِسْعَۃٍ مِّنْ بَنِیْہِ

طب تسیر ابیان شہادت چہاردہ معصوم علیہم السلام اور یہودی نے کہ جناب م حسین علیہ السلام کو لیجا کے چہپا رکھا تہا اور شہادت اُس جناب کی تم آگاہ ہو کہ وازدہ معصوم اللہ تعالی کے نور مین صدور مطہر انکی علم معرفت و کرامت سے معمور ہین دنیا مین انہون نے کیا کیا ظلم اٹہائے ہمیشہ شاکر و صابر رہے شکوہ زبان پر نہ لائے اللہ کے رگزیدہ ہین اسواسطے ظلم و ستم رسیدہ ہین مسموم ہوئے مقتول ہوئے رُوِیَ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَئِمَّۃِ خَرَجُوْا مِنَ الدُّنْیَا عَلَی الشَّہَادَۃِ روایت ہے ابن بابویہ سے کہ سب امام شہید ہو کر سدہارے قُتِلَ عَلِیٌّ فَتْکًا وَسُمَّ الْحَسَنُ سِرًّا وَقُتِلَ الْحُسَیْنُ جَہْرًا امام علی ابن ابیطالب مسجد کوفہ مین تلوار سے ابن ملجم کے بیخبر قتل ہوئے اور امام حسن کو بہی زید بن معاویہ نے پوشیدہ زہر دیا جعدہ کو اپنا شریک کر کے اُن حضرت کو شہید کیا و مصیبت جناب امام حسین علیہ السلام کو یزید اور عمر سعد لعین اور شمر ولد الزنا نے علانیہ خنجر جفا سے سر مبارک

بدن اطہر سے جدا کیا اور مروان کے پوتے ولید بن عبد الملک لعین نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور ابراہیم پسر ولید پلید نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور منصور دوانقی شقی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا اور ہارون رشید لعین نے حضرت موسی کاظم علیہ السلام کو زہر دیا اور مامون رشید پلید نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو زہر دیا اور معتصم باللہ لعین نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو زہر دیا اور شہید کیا اور معتز باللہ ملعون نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو زہر دیا اور معتمد باللہ ملعون نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا وَاَمَّا الْقَائِمُ فَرُوِیَ اَنَّہٗ ھَرَبَ خَوْفًا مِنَ الْمُتَوَکِّلِ لِاَنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَہٗ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ روایت ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام غائب و پوشیدہ ہوئے متوکل باللہ لعنہ اللہ کیوقت مین چاہا تہا ظالم نے کہ اُس امام کو نین کو بہی قتل کرے ولیکن اللہ نے چاہا کہ اُسکا نور روشن رہے اگرچہ مشرکون کو ناگوار ہو

نظم

محبو یہ تمہارے پیشوا ہین	غم و درد و بلا مین مبتلا ہین
تمہین لازم ہے انکے غم مین زاری	کہ ہے یہ مقتضائے دوستداری
حبیب اللہ کا پیارا نواسا	ہوا ہے کربلا مین ذبح پیاسا
تن اُسکا خاک پر تہا اربعین تک	سر اُسکا شام مین پہنچا لعین تک
تن مجروح پر دوڑائے گہوڑے	ستم ہے استخوان ثابت نچہوڑے
کیا پامال اسپان وہ تن پاک	کہ جسکو پالتے تہے شاہ لولاک

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ غَازِیًا وَّاَخَذَ عَلِیًّا مَّعَہٗ روایت ہے کہ ایکبار جناب رسولخدا کو جہاد درپیش تہا لشکر آراستہ کرکے مدینہ منورہ سے سدہارے جناب امیر کو بہی اپنے ساتہہ لیگئے وَبَقِیَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عِنْدَ اُمِّہِمَا لِاَنَّہُمَا طِفْلَیْنِ صَغِیْرَیْنِ حسنین علیہم السلام اپنی مان جناب فاطمہ زہرا کے پاس رہے کہ وہ جناب

کمسن تھے فَخَرَجَ الحُسَینُ ذَاتَ یَومٍ مِنَ الاَیَّامِ مِن دَارِ اُمِّہٖ یَمشِی فِی شَوَارِعِ المَدِینَۃِ وَکَانَ عُمرُہٗ یَومَئِذٍ ثَلٰثُ سِنِینَ ایکدن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر سے کھیلتے ہوئے باہر نکلے مدینہ کے کوچہ و بازار مین سیر کرتے پھرتے تھے سن مبارک اُن دنون مین تین برس کا تہا فَمَرَّ بَینَ نَخِیلٍ وَبَسَاتِینَ حَولَ المَدِینَۃِ فَجَعَلَ یَسِیرُ فِی جَوَانِبِہَا وَیَتَفَرَّجُ فِی مَضَادِبِہَا سیر کرتے کرتے مدینہ کے باہر نکل گئے خرمے کے باغون مین میوہ کے بستانون مین جا پہنچے ازبسکہ لڑکپن کا عالم تہا بیخوف و خطر اون درختون مین خرامان تھے سبزہ و بہار کو دیکھتے پھرتے تھے نہرون کے کنارے کہیلتے پھرتے تھے فَمَرَّ یَہُودِیٌّ یُقَالُ صَالِحُ ابنُ رِفعَۃَ الیَہُودِیُّ ایک یہودی کا وہان گذر ہوا نام اُسکا صالح بن رفعہ تہا فَدَخَلَ اِلٰی بَیتِہٖ یَہُودِیٌّ وہ یہودی باغ سے جناب امام حسین کو بہلا کر اپنے گہر لیگیا وَاَخفَاہُ عَن اُمِّہٖ حَتّٰی بَلَغَ النَّہَارُ اِلٰی وَقتِ العَصرِ وَالحُسَینُ لَم یَبِن لَہٗ اَثَرُہٗ ایک حجرے مین لیجا کر چھپایا جناب فاطمہ سے حسین کو چہوڑایا حتی کہ دن تمام ہوا عصر گذری وقت شام ہوا شاہزادہ گھر مین نہ آیا مان نے کچھ پتا و نشان و اثر نہ پایا فَفَاضَ قَلبُ اُمِّہٖ فَاطِمَۃَ الزَّہرَاءِ بِالہَمِّ وَالحُزنِ عَلٰی وَلَدِہَا الحُسَینِ ناگاہ محبت مادری نے جوش مارا زہرا کا دل تڑپنے لگا درد فراق سے وہ جناب بیقرار ہوئین چشم اشکبار ہوئی رنج و الم دمبدم زیادہ ہونے لگا قلق مفارقت ہوش کھونے لگا او شعلہ آتش محبت مجمر سینہ سے بلند ہونے لگا اور پکاری

نظم

کدہر گیا وہ میرے دل کا چین ای لوگو	کہان سے لاؤن مین اپنا حسین ای لوگو
اکیلا دیر سے نکلا ہے میرا راحت جان	مین اپنی نازون کے پالے حسین پر قربان
تمام روز وہ باہر رہا سبب کیا ہے	کلیجہ سینہ کے اندر میرا تڑپتا ہے
وہ عصر سے کبھی باہر رہا نہین گھر سے	ہزار بار لپٹتا تہا اپنے مادر سے
مجھے یہ ڈر ہے نہ دشمن کوئی پکڑ لیجائے	اور اُسکو قید مین آب و طعام کو ترسائے

جو کرکے یاد مجھے روئی میرا لال صغیر
ڈر لگے اسکو چھری مارے دشمن شبیر

کہین حسین ہیرا زار زار روتا ہے
کلیجہ پھٹتا ہے دل بیقرار ہوتا ہی

تو بیکسون کا نگہبان ہی خداوندا
کنیز ہے تیری زہرا حسین ہے بندا

فَسَارَتْ اِلیٰ بَابِ الْمَسْجِدِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَمْ تَرَ اَحَدًا تَبْعَثُهُ فِی طَلَبِ الْحُسَیْنِ ای محبو جناب فاطمہ زہرا ایسی بیقرار ہوئین کہ چادر اوڑھ کر مسجد نبی کے در تک ستر بار گئین اور آئین لیکن سنسان تھا کوئی نظر نہ آیا کہ حسینؑ کی تلاش کو بھجوائین کوئی نہ تھا کہ شاہزادی کو ڈھونڈھ کر گھر مین لائے ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلیٰ وَلَدِهَا الْحَسَنِ وَقَالَتْ لَهٗ یَا مُهْجَةَ قَلْبِیْ وَقُرَّةَ عَیْنِیْ قُمْ فَاطْلُبْ اَخَاكَ الْحُسَیْنَ فَاِنَّ قَلْبِیْ یَحْتَرِقُ وَمِنْ فِرَاقِهٖ اعلی خبر در حالت اضطرار لا علاج ناچار ہوکر امام حسنؑ کیطرف متوجہ ہوئین رو رو کر حسنؑ کا منہہ چوما فدا ہوئین منت کرکے فرمایا ای حسنؑ میرے دلکے سرور میری آنکھون کے نور مین صدقے تو اٹھہ کر جا اپنے بھائی حسینؑ کو ڈھونڈھ کر لا کہ میرا دل آتش فراق سے جلتا ہی بھولا بھولا مکھڑا اسکا یاد آتا ہی کلیجہ سینے سے نکلا جاتا ہی

نظم

حسنؑ مین صدقے تیرے ڈھونڈھکر حسینؑ کو لا
حسنؑ مین صدقے تیرے میری دلکی چین کو لا

نہ جب تلک وہ میرا نور عین آویگا
نہ صبر ہوویگا دل کو نہ چین آویگا

دعائین دونگی تجھے ہوگی شادمان پیاری
کرونگی شکر تیرا حق سے ہر زمان پیارے

بنی مدینے مین جب خیر سے ہوئے داخل
کرونگی شکر تیرا باپ کے گلے مل مل

علیؑ سے روکے کہونگی کہ ای شہ مردان
حسنؑ نے مجھپہ کیا ہے بہت بڑا احسان

کہ میرا یوسف گم گشتہ ڈھونڈھ کر لایا
شہا حسنؑ کی بدولت حسینؑ کو پایا

میرے حسن کو گلے سے لگا کے پیار کرو
میری جیب پہ لعل و گہر نثار کرو

فَقَامَ الْحَسَنُ وَخَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَاَتیٰ دَارًا حَوْلَهَا نَخِیْلٌ کَثِیْرٌ وَجَعَلَ یُنَادِیْ یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الْبَتُوْلِ اَیْنَ اَنْتَ یَا اَخِیْ اسوقت جناب

امام حسنؑ علیہ السلام نی جو فاطمہ زہراؑ کو بیقرار دیکھا گھبرا کر اوٹھے گھر سے باہر نکلے مدینے کے کوچون مین
ڈھونڈہتے پھرتے تھے زار زار مثل ابر بہار حسینؑ کے غم مین روتے تھے موتی آنسوؤن کے
صدف چشم سے گرتے تھے تلاش کرتے کرتے باہر مدینے کے نکل گئے باہر شہر کے جو لوگون
کے گھر تھے اور اُنکے آس پاس نخلستان و بستان تھے وہان جا پہونچے اُن باغون مین اکیلے پکارتے پھرتے
نعرے مارتے تھے یا حسین یا حسین ای فرزند رسول الثقلین ای دلبند شاہ بدر و حنین ای نور چشم
بتول عذرا تم کہان ہو کیون ہماری آنکھون سے نہان ہو آواز اپنی سناؤ کہ ہمین تسکین ہو
قَالَ فَبَینَمَا ھُوَ یُنَادِی اِذْ بَدَتْ لَہٗ غَزَالَۃٌ فِی تِلْکَ الْمَکَانِ فَاَلْھَمَ اللّٰہُ الْحَسَنَ
اَنْ یَسْاَلَ الْغَزَالَۃَ فَقَالَ لَھَا یَا ظَبْیَۃُ ھَلْ رَاَیْتِ حُسَیْنًا راوی کہتا ہے
حضرت امام حسنؑ باغون مین یا اخی یا اخی کہکر نعرے مارتے تھے ناگاہ ایک ہرنی باغون مین
نظر آئی سبزہ چرتی تھی اُسوقت بالہام الٰہی حضرت امام حسنؑ نے پکارا ای ہرنی تو
بتا میرا بھائی حسینؑ کہان سدہارا اگر تو نے پیغمبر کے نواسے کو کہین دیکھا ہو بتا دے
جہان حسینؑ کھیلتا ہو وہان کا پتا دے فَاَنْطَقَ اللّٰہُ الْغَزَالَۃَ بِبَرَکَاتِ الرَّسُوْلِ قَالَتْ
یَا نُوْرَ عَیْنِ الْمُصْطَفٰی وَ سُرُوْرَ قَلْبِ الْمُرْتَضٰی وَ یَا مُھْجَۃَ فُؤَادِ الزَّھْرَآءِ اَنَّ اَخَاکَ
اَخَذَہٗ صَالِحُ الْیَھُوْدِیُّ وَ اَخْفَاہُ پس اللہ تعالیٰ نے برکت سے رسولخدا کی معجزہ عیان کیا اُس
حیوان مطلق کو صاحب زبان کیا بزبان فصیح پکاری ای محمد مصطفےٰ کی چشم کے نور ای علی
مرتضےٰ کے دل کے سرور ای فاطمہ زہراؑ کی لخت جگر مین نے دیکھا ہے حسینؑ اس باغ مین کھیلتا تھا
سبزہ و گل کا دیکھتا تھا صالح یہودی آیا شاہزادے کو اکیلا پاکر گود مین اوٹھا کر لیگیا گھر مین
چھپا رکھا ہے تجھے اور فاطمہ کو رولایا فَسَارَ الْحَسَنُ حَتّٰی اَتٰی اِلٰی دَارِ الْیَھُوْدِیِّ
فَنَادَاہُ فَخَرَجَ یہ خبر سنکر حسنؑ مجتبیٰ اُس یہودی کے دروازے پر آئے یا صالح یا صالح
کہکر چلائے یہودی گھر سے باہر نکلا تو دیکھا کہ امام حسنؑ روتے ہین فَقَالَ لَہٗ یَا صَالِحُ
اَخْرِجْ اِلَیَّ الْحُسَیْنَ حضرت امام حسنؑ نے صالح سے فرمایا کہ تو نے میری بھائی کو

کیون چھپایا ہے باغ مین سے کھیلتے ہوئے معصوم کو کیون اوٹھا لایا ہی
تیرے حق مین صلاح یہ ہے کہ تو حسینؑ کو گھر سے باہر لا میرے سپرد کر
کہ مادر مہربان میری اُسکی فرقت مین بیچین ہے اگر تو نے حسینؑ کو میرے
سپرد نکیا تو ابھی جاکر اپنی والدہ ماجدہ سے تیری شکایت کرون گا وہ
محترمہ تجھے سحر کے وقت بدعاے بدیاد کرینگی رب العزت سے رو رو کہ
فریاد کرینگی پھر ایک یہودی روے زمین پر نظر نہ آویگا اور جد امجد و پدر
بزرگوار صاحب ذوالفقار سے شکایت تیری کرونگا وہ تمہاری جماعت
کو مارے تلوارون کے پراگندہ اور فانی کر دینگے فَتَحَيَّرَ صَالِحٌ مِنْ كَلَامِ
الْحُسَيْنِ وَقَالَ لَهٗ صَبِيٌّ مَنْ اُمُّكَ صالح امام کا کلام بلاغت
نشان سُنکر حیران ہوا متعجب ہوکر پوچھنے لگا کہ اے لڑکے والدہ تیری
کون ہے کیا نام ہے فرمایا کہ بتول عذرا نور خدا دختر محمد مصطفےٰ فاطمہ زہرا
ہے یہودی نے کہا تمہارے باپ کا کیا نام ہے امام حسنؑ نے فرمایا
باپ میرا اوالامناقب علی ابن ابیطالبؑ اور نانا ہمارے سید المرسلین
موتی ہے صدف جلیل کا میوہ درخت ابراہیم خلیل کا جد سبطین یعنی
مجھہ حسنؑ اور بھائی میرے حسینؑ کا جب وہ جناب فضائل و مناقب
اپنے نانا کے بیان کر چکے یہودی کے دل سے زنگ کفر کا دور ہوا
اسلام کے نور کا ظہور ہوا نادم و پشیمان ہوا اشک حیرت دیدۂ
حسرت سے ٹپکائے اور کہا کہ اے سرور سینہ خیر النسا اے باغ دل مصطفےٰ
واے نور چشم علی مرتضےٰ قبل اسکے کہ مین تمہارے بھائی کو لا کہ تمہین
سپرد کرون براے خدا مجکو دین اسلام کے احکام سے خبردار کرد
اُسوقت جناب امام حسنؑ نے احکام اسلام کی تلقین کئے حلال و حرام

آگاہ کیا جب امام ابن امام کے ہاتھہ سے وہ مسلمان ہو چکا تو فوراً گھر مین سے جناب امام حسینؑ کو لاکر حضرت کے سپرد کیا بعد ازان ایک طبق روپے اشرفیون کا لاکر دونون شاہزادون پر سے نثار کرکے فقرا و مساکین کو دیا ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ اَخَذَ بِیَدِ اَخِیْہِ وَاَتَیَا اِلٰی اُمِّھِمَا بعد ازان حسن مجتبیٰ نے اپنے بہائی حسینؑ کا ہاتھہ پکڑ لیا اور اپنی والدہ ماجدہ پاس آئے جب جناب فاطمہ زہراؑ نے اپنے دونون پیارون کو دیکہا دل کو چین آیا **نظم**

ہوئی جو داخل خانہ وہ نور چشم رسولؐ — بلائین دوڑ کے لینے لگی حسنؑ کی بتولؑ
پکاری مین تیری قربان ای حسنؑ پیاری — میرے حسینؑ کو لایا تو ڈھونڈ کہ باری
لیا حسینؑ کو پہر گود مین بشیون و شین — پکاری فاطمہؑ صدقے تیرے امام حسینؑ
کہان سدہارا تہا ای میرے ناز پروردہ — ہوا ہے کسلیئے یہ گل سا چہرہ پژمردہ
لگائی دیر نہ آیا جو گھر مین اے دلدار — نہ یاد آئی تجھے فاطمہ جگر افگار
حسن یہ مان کے بیان سنکے ہو گئے بیچین — کہا کہ قید مین تہا اتبلک تمہارا حسینؑ
کہی تمام وہ سب سرگذشت رو رو کر — بیان حال کیا بیقرار ہو ہو کر

بیان حسینؑ اسوقت جناب فاطمہؑ و حضرت امام حسنؑ علیہم السلام کہان تہے جسوقت سر منور امام حسینؑ کا تن اطہر سے جدا ہوا خولی ملعون نے نوک نیزہ پر سوار کیا اور بارہ شخص اہلبیت اطہار سے ایک رسن مین باندہے اور جناب امام زین العابدینؑ کو تازیانہ لگائے اور بطوق و زنجیر مقید کرکے برہنہ پا روانہ شام بد انجام ہوے۔ القصہ وہ یہودی دوسرے روز ستر شخص اپنی قوم سے لیکر حضور امام مین آنکر اسلام لائے پہر صالح دروازے پر جناب زہرا کے آیا مدح ثنا زبان پر لایا اور اپنا منہہ اور ڈاڑہی سفید چوکھٹ پر ملتا تہا اور رو کر پکارتا تہا کہ اے دختر محمد مصطفےٰ امین نے بڑی بے ادبی کی تیرے فرزند کو اذیت

دی ہین سنے گھبرا گھبرا کر روتا تہا متوجہ اُسکے حال کا ہوتا تہا پشیمان ونادم ہوا توبہ کرتا ہون اے خاتون قیامت خطا میری معاف کرو جناب فاطمہؑ نے کہلا بھیجا کہ ای صالح مین نے بخشا جو میرا گناہ کیا تہا لیکن یہ فرزند دلبند علی مرتضےٰ کا ہے اُنسے عذر خواہی تجکو لازم ہے یہ سنکر صالح روتا ہوا اُٹھ گیا اور مولے کے آنے کا منتظر رہا جب حضرت سفر سے پہرے مدینہ مین رونق افزا ہوئے صالح خدمت مین حاضر ہوا سارا ماجرا عرض کیا حضرت کے آگے رویا اور اپنی خطا کی معذرت کی عفو جرائم کا طالب ہوا جناب امیر نے فرمایا کہ ای صالح مین نے قصور تیرا معاف کیا مگر یہ دونو فرزند ریحان رسولخدا کے ہین پس چاہیے کہ حضرت کی خدمت مین جا کر معذرت اپنی خطا کی عرض کر بعد اُسکے صالح حضرت کی خدمت مین غمگین وحزین آیا اور کہا اے سردار پیغمبران خدا نے تجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے اور مجھ سے یہ گناہ عظیم ہوا کہ آپ کے دلبند کو ماں سے اور بھائی سے جدا کیا بڑی خطا کی مین نے اب کفر سے بیزار ہوا یہودی تہا مسلمان ہوا

نظم

امیدوار ہون بخشو میرے گناہ وخطا — کہ تم ہو رحمت اللہ اے رسولخدا
مین توبہ کرتا ہون نادم ہون اور پشیمان ہون — گناہگار ہون تازہ ہوا مسلمان ہون
میرے گناہ کرو عفو سید کونین — بحرمت حسن مجتبیٰ بجاہ حسینؑ

جناب رسالت پناہ نے فرمایا اے صالح مین تجھسے راضی وخوشنود ہوا پر یہ خاصان خدا ہین واجب ہی تجھپر کہ تو درگاہ الٰہی مین توبہ واستغفار کر کہ تو نے نور دیدہ رسول کو اور جگر گوشہ بتول کو ستایا ہے تا اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے خطا تیری معاف کرے صالح یہ سُنکر با گریہ وزاری جانب صحرا روانہ ہوا کہا خداوندا نامۂ اعمال اپنے اس بے ادبی سے سیاہ کیا مین

امیدوار ہون کہ خطا میری بخشدی یہانتک کہ سترہ روز و شب گریہ و زاری
مین گذری اٹھارہوین دن جبرئیل جناب رسالت کی خدمت مین نازل ہوئے
بعد تحفہ سلام کے کہا کہ اُس مرد پیر زخمی کو طلب کرو کہ مین نے بخشا محبان فاطمہؑ
تمنے فضائل و مراتب حسنینؑ کے سُننے آہ جائے حیرت ہے کہ یہودی تو اُن جناب
کو گھر مین چھپا رکھا تہا کسیطرح کی اذیت ندی تہی فضائل و مراتب سنتی ہی
مسلمان ہوکر تائب ہوا افسوس کوفیان بیوفا باوجودیکہ مسلمان تھے اپنی ہی
کے نواسے امام حسنؑ کو زہر ستم سے شہید کیا بہتر ٹکڑے جگر کے گرے اور
جنازے پر تیر لگائے آہ وہ حسینؑ مظلوم کربلا مین امت کے ظلم و ستم مین
گرفتار تہا بہوکا پیاسا لاعلاج و ناچار تہا دشمن چارون طرف سے گھیرے تھے
خدا اور سول سے منہہ پہیرے تھے نیزے لگاتے تھے تیر چلاتے تھے جسم مطہر
کو خون مین ڈوباتی تھے عمامۂ رسولخدا سے قطرے خون کے ٹپکتے تھے آہ
تلواروں سے کٹ کٹ کے پیچ شملے کے لٹکتی تھے نہ زہراؑ تھین کہ رخسارہ
پرخون حسینؑ کا دیکھتین نہ نانا تہا کہ نواسے کا چہرہ گلگون دیکھتے نہ بہائی
حسنؑ تھے نہ علیؑ مرتضےٰ تھے کہ کربلا مین ظالمون سے چھوڑاتے وا مصیبتاہ
ایک بیکس و مظلوم پر تیس ہزار جفا کار تیر و نیزہ لگاتے تھے اور پیٹھ کے
پار وہ تیر گذرتے تھے اور ریش مبارک کو خون سے خضاب کیا اور کیسے
احباب و اصحاب شہید کیے نہ قاسم تہا نہ عباس نہ اکبر تہا نہ عون و محمد تھے
زندگی اضطراب مین تہی رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ قَالَ بَیْنَمَا
الْحُسَیْنُ وَاقِفٌ فِیْ مَیْدَانِ الْحَرَبِ یَوْمَ الطَّفِّ وَھُوَ یَسْتَعْطِفُ الْقَوْمَ
بِشَرْبَۃٍ مِنَ الْمَآءِ عبد الحمید سے روایت ہے کہتا ہے کہ دیکہا
مین نے کہ میدان کربلا مین حسینؑ پیاسا زخمی تنہا کھڑا ہوا پکارتا تہا

کہ اے قوم مجھپر رحم کرو بقدر ایک پیاس کے مجکو پانی پلاؤ کہ تشنگی سے
جگر کباب ہی جان سینہ کے اندر بیتاب ہی اپنے امام پر رحم کھاؤ فرزند
رسول کی پیاس بجھاؤ وَهُوَ يُنَادِي هَلْ مِنْ رَاحِمٍ يَرْحَمُ آلَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ
باواز بلند ندا کرتا تھا کہ آیا کوئی مسلمان رحیم و مہربان ہے کہ پیغمبر خدا احمد مختار
کی آل پر آج رحم کھاوے وَهَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُ الذُّرِّيَّةَ الْأَطْهَارَ
آیا کوئی مومن مددگار جوانمرد صاحب احسان ہے کہ سید ابرار کی ذریت اطہار
کا حامی ہو کر کمک کرے هَلْ مِنْ مُجِيرٍ يُجِيرُ أَبْنَاءَ الْبَتُولِ آیا کوئی بندہ
خداترس پناہ دینے والا ہی کہ فاطمہ زہرا کے فرزندون کو امان دیوے هَلْ مِنْ ذَابٍّ
يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ الرَّسُولِ آیا کوئی مسلمان بچانے والا ہی کہ آج حرم رسول کو آفت سے بچالیوے
إِذَا أَتَى الشِّمْرُ اللَّعِينُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ بِالْقُرْبِ مِنْهُ وَنَادَى أَيْنَ أَنْتَ يَا حُسَيْنُ
ناگاہ شمر لعین وہان آیا حتی حسینؑ کے قریب پہنچکر چلایا یا حسینؑ تو کہان ہی
فَقَالَ هَا أَنَا حسینؑ نے کہا یہ دیکھہ مین تیرے پاس کھڑا ہون فَقَالَ لَهُ
أَتَطْلُبُ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ بولا کہ آیا تو ہمسے پانی کا طالب ہے آیا تمپر پیاس
غالب ہے هٰذَا مَطْلَبٌ مُحَالٌ وَلٰكِنْ أَبْشِرْ بِالنَّارِ الْحَمْرَاءِ وَشُرْبِ
الْحَمِيمِ یہ امر محال ہے یہ بیجا خیال ہے یہ درخواست نامسموع ہی یہ امید مقطوع ہے
یا حسینؑ تم خلیفہ وقت یزید غضب اللہ علیہ سے باغی ہو پانی کا ایک قطرہ نپاؤگے
پیاسے مارے جاؤ گے اس ہوس سے درگذر یہ آرزو مت کر لیکن امیدوار
آگ دہکتی ہوئی لال لال کے مشتاق رہو کھولتے ہوئے پانی کے وبال
کے مہیا ہو عذاب الیم کے آمادہ ہو مار حمیم جحیم کے معاذ اللہ۔ ای محبو الصادق
کرو مقام گریہ ہے جو امام خلد و سقر کا قاسم ہو فرزند دلبند ابو القاسم ہو اس
برگزیدہ خدا سے ظالم یہ گفتگو بے ادبی کے کلام کرے رہنمائے امت کو باغی د

دبائی بھیڑاوے بشارت شرب ماء حمیم کے دینے آوے کیا بیجیا ہی کیا شقاوت ہی
کیا سفاہت ہے کیا قساوت ہی لعنت کرے خدا اُس ولد الحرام ننگ کفر و اسلام
پر کہ لعین نے نام اسلام کا خراب کیا فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ مَنْ اَنْتَ یَا لَعِیْنُ
اے محجوب بے ادبی کی کلام امام کو ناگوار معلوم ہوئی زخم زبان سے دل و جگر دونون
فگار ہوئے مشہور ہے کہ زخم تیر و سنان سے زخم زبان شدید تر ہے پس امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو کون ہے اے ملعون تیرا کیا نام ہی اے بے ادب مجنون فَقَالَ
ھُوَ الشِّمْرُ وہ ملعون بولا کہ وہ بندہ شمر آل پیمبر کا دشمن ہے فَقَالَ الْحُسَیْنُ
اللہُ اَکْبَرُ صَدَقَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللہِ فِیْ رُؤْیَاہُ مِنْ قَبْلِ حسینؑ نے کہا اللہ اکبر
سچ کہا تھا میرے نانا رسولخداؐ نے خواب مین مینے دیکھا ابتدا مین فَقَالَ لَہُ
الشِّمْرُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ صَدَقَ جَدُّکَ شمر لعین نے پوچھا کس امر مین سچ
کہا تیرے نانا نے فَقَالَ قَالَ جَدِّیْ رَاَیْتُ فِیْ مَنَامِیْ کَاَنَّ کَلْباً
اَبْقَعَ یَاْکُلُ مِنْ لُحُوْمِ اَھْلِ بَیْتِیْ وَیَلِغُ مِنْ دِمَائِھِمْ امام نے کہا کہ
میرے نانا نے خبر دی ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک کتا ابلق ہی وہ میری
کا گوشت کھاتا ہی لہو میری اہلبیتؑ کا پیتا ہے وَاَمَّا اِنِّیْ وَقَدْتُ الْاٰنَ
رَاَیْتُ فِیْ مَنَامِیْ کَاَنَّ کِلَاباً کَثِیْرَۃً تُرِیْدُ تَنْہَشُ مِنْ لَحْمِیْ
وَتَشْرَبُ مِنْ دَمِیْ یہ خواب تو میرے نانا کا اوّل مین تھا زمان سابق مین
حضرت نے دیکھا تھا و لیکن مین نے آج خواب مین دیکھا ہے کہ گویا بہت سے
کتے جمع ہوکر چلے آتے ہین کہ دانتون سے میرا گوشت کاٹین وَکَانَ فِیْھِمْ
کَلْباً اَبْقَعُ وَکَانَ اَشَدَّھُمْ عَلَیَّ جُرْاَۃً وَاَکْثَرَھُمْ عَلَیَّ
سَطْواً وَھُوَ اَنْتَ یَا شِمْرُ وَکَانَ الشِّمْرُ اَبْرَصَ اَبْقَعَ الْجَسَدِ یعنی اُن کتون مین سے
ایک کتا ابلق سیاہ و سفید ہے وہ سب سے زیادہ حملہ کرتا ہے سب سے

اشد غضبناک میری طرف ڈورتا ہی ہرگز نہین ڈرتا ہی سو وہ سگ ابلق
اے لعین تو ہی مبروص سیاہ رو ہی تند خو جنگجو ہی بے ادب تلخ گو ہے فغضِبَ
الشمرُ مِنْ کلامِ الحسینِ وازدادَ حنقاً و غضباً شمر سرکش یہ کلامِ امام سنکر
مارِ غضب کے مثل مارپیچ و تاب کہانے لگا غیظ و خشم کی شدت سے سارا
بدن تہر تہرانے لگا فقالَ واللہِ ما یتولّیٰ قتلکَ غیری
ولا ذبحنَّکَ مِنْ قفاکَ لِیکونَ ذٰلِکَ اشد
لِعذابکَ قسم کہا کر وہ لعین ملعون پکارا واللہ اے حسینؑ سوا میرے دوسرا
تجہے قتل نکریگا تو میرے خنجر سے مریگا مین اپنے ہاتہہ سے قتل کرونگا پشتِ گردن
پر خنجر دہرونگا سر تیرا قفا سے اوتارونگا عذاب شدید سے تجہے مارونگا معہذا
جو کچہہ ملعون نے کہا تہا وہی عمل مین لایا سر مبارک قفا سے کاٹا خنجر
پشت گردن پر چلایا بڑی سختی سے حضرت کو شہید کیا **نظم**

رکہا حسینؑ نے سجدہ مین خاک پر سر کو | قفا پہ کہینچ کی رکہا لعین نے خنجر کو
دبایا ہاتہہ سے سبط رسول کا سر پاک | لعین رگڑتا تہا خنجر گلے پہ رکہہ بیباک
جدا نہوتی تہی گردن وہ زور کرتا تہا | امام تشنہ دہان آہ سرد بہرتا تہا
کی اُس لعین نے ضربت قفا پہ بارہ بار | دبا دبا کے چلاتا تہا خنجر خونخوار
ستم ہی بارہوین حملہ مین اضطراب ہوا | شہید ظلم امام فلک جناب ہوا
جدا بدن سے سر شاہ تشنہ کام کیا | ستم ہے اُس سگ ابلق نے اپنا کام کیا
کہڑی تہین خیمہ کے در پر جو زینب و کلثوم | یہ نوحہ کرنے لگین بال کہولکر مغموم

نوحہ

پکارین ہم تیرے قربان یا امام حسینؑ | ہوا تو خون مین غلطان یا امام حسین
ہوا بدن سے تیرا سر جدا سنان پہ چڑہا | بدن ہے خاک پہ عریان یا امام حسین

یہ کیا غضب ہے کہ پیاسا تجھے شہید کیا	تو کوفیون کا تھا مہمان یا امام حسینؑ
بدن پہ باغ سا پھولا ہوا ہے زخمون کا	نبیؐ کے باغ کے ریحان یا امام حسینؑ
کٹی رگون سے گلے کے لہو ٹپکتا ہے	دکھائی تو نے عجب شان یا امام حسینؑ
نبیؐ کا گھر ہوا برباد قتل گہ آباد	پڑے ہین خیمے یہ سنسان یا امام حسینؑ
سنان پہ ہے سر عریان کھلے ہوئے گیسو	ہوا سے اڑتے ہین ہر آن یا امام حسینؑ

رطب چوتھا نخل ماتم کا بیان غصب فدک اور خواب مین دیکھنا

مومن صالح کا جناب زہراؑ و جناب رسولخداؐ کو اور محشر مین آنا شہدا کا

آغاز و شروع مجلس اے تعزیہ دار و آل نبیؐ کے دوستدار و گوش دل فاطمہ زہراؑ کی مصیبت پر لگا و فضائل آل نبیؐ کے سنکر شاد ہو مصیبت بیان مین لاکر مشغول نالہ و فریاد ہو فاطمہ زہراؑ مغمومہ مظلومہ ہے زندان دنیا مین بغم و الم اسیر رہین جور امت سے دلگیر رہین۔ **روایت ہے** ام ایمن دایہ جناب رسولخداؐ سے کہ مین حاضر ہوئی خدمت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ عَجَبًا مَا رَاَيْتُ مِثْلَهٗ اَبَدًا پہلے مین نے ادب سے حضرت کو سلام کیا پھر عرض کی اے رسولخداؐ آج مین نے ایک ماجرا عجیب دیکھا ہے کہ ساری عمر ایسا ماجرا کبھی نظر نہین آیا فَقَالَ مَا رَاَيْتَ يَا اُمَّ اَيْمَنَ حضرت نے پوچھا اے ام ایمن بیان کر کیا دیکھا تو نے فَقُلْتُ اِنِّي قَصَدْتُ مَنْزِلَ سَيِّدَتِي فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ فَرَاَيْتُ الْبَابَ مُغْلَقًا وَاِذَا بِالرَّحٰى تَطْحَنُ الْبُرَّ وَهِيَ قَائِمَةٌ وَتَدُوْرُ مِنْ غَيْرِ يَدٍ مین نے عرض کی یا رسول اللہ ابھی مین اپنی صاحبزادی فاطمہ زہراؑ کے گھر گئی تھی لیکن دروازہ بند پایا دروازے کی شگافون مین سے جو دیکھا تو بی بی میری جناب سیدہ چکی کے متصل آرام مین تھی اور چکی آپ ہی آپ چلتی تھی وَدَاَبَتْ مُهْدَ

الحُسَيْنِ بْنِ فَاطِمَةَ يَهْتَزُّ مِنْ غَيْرِ يَدٍ تَهُزُّهُ اور یہ ماجرا دیکھا کہ
جھولا حسینؑ کا خود بخود جنبش کر رہا تھا وَرَأَيْتُ كَفًّا يُسَبِّحُ اللهَ تَعَالَىٰ قَرِيبًا
مِنْ كَفِّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَلَمْ أَرَ شَخْصًا فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ يَا سَيِّدِي
پھر میں نے دیکھا کہ ایک ہاتھ فاطمہ کے ہاتھ کے نزدیک تسبیح لئے ذکر خدا میں مشغول ہے
سوائے ہاتھ کے صاحب ہاتھ مجھے نظر نہ آیا یہ حال دیکھکر مجکو اے رسولخدا نہایت
حیرت ہوئی ہے لونڈی کو بھی اس راز سے آگاہ کیجئے فَقَالَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ إِعْلَمِي أَنَّ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ صَائِمَةٌ وَهِيَ تَعْبَانَةٌ جَائِعَةٌ وَالزَّمَانُ
ضَيِّقٌ فَأَلْقَى اللهُ النُّعَاسَ فَنَامَتْ پیغمبر خدا نے کہا اے امّ ایمن
تو آگاہ ہو کہ فاطمہ زہراؑ آج روزہ دار تھی بھوک اور پیاس کی شدت سے بیقرار
تھی کاروبار گھر کا کرتے تھے خستہ حال ہو گئی چکی پیستی پیستی تھک کر نڈھال
ہو گئی ہنوز گھر کے شغل بہت باقی تھے کام تمام نہوے تھے اور وقت تنگ
تھا دن بہت کم باقی رہا تھا حق تعالے نے اُسکے حال پر رحم کھایا نیند کو
اُسپر مسلط فرمایا چکی کے پاس میری پیاری سو گئی سُبْحَانَ اللهِ
مَنْ لَا يَنَامُ پاک ہے وہ خدا جو کبھی سوتا نہیں خستہ و ماندہ ہوتا نہیں
زندہ قائم ہے بیدار دایم ہے فَوَكَّلَ اللهُ مَلَكًا يَطْحَنُ عَنْهَا قُوْتَ
عِيَالِهَا اللہ تعالے نے جبرئیل روح الامین کو معین کیا کہ فاطمہ کے بدلے
چکی پیسے تاکہ قوت اُسکی فرزندوں کا مہیّا ہووے وَأَرْسَلَ اللهُ مَلَكًا
آخَرَ يَهُزُّ مَهْدَ الْحُسَيْنِ لِئَلَّا يُزْعِجَهَا مِنْ نَوْمِهَا اور اللہ تعالے
نے میکائیل کو مقرر کیا کہ حسینؑ کا گہوارہ ہلاتا رہے ایسا نہو کہ رووے
فاطمہ زہراؑ کو خواب سے نہ جگادے روزہ دار تھوڑا آرام پاوے وَوَكَّلَ اللهُ
مَلَكًا آخَرَ يُسَبِّحُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرِيبًا مِنْ كَفِّ فَاطِمَةَ لِتَكُوْنَ ثَوَابُ

تسبیح ذٰلِکَ المَلَکِ لَھَا اور اسرافیل کو حق تعالےٰ نے مقرر کیا کہ وہ تسبیح پڑہی فاطمہؑ کے ہاتہہ کے پاس اور ثواب تسبیح کا فاطمہؑ کیواسطے ہو لِاَنَّ فَاطِمَۃَ لَوْ تَفتُرُ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا نَامَتْ جَعَلَ اللّٰہُ ثَوَابَ تَسْبِیْحِ ذٰلِکَ المَلَکِ لَھَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فضل الٰہی اسواسطے شامل حال ہوا کہ فاطمہؑ جب تک بیدار رہتی ہی یاد خدا سے غافل نہین ہوتی عبادت سے نہین تہکتی ہمیشہ تسبیح و تہلیل و تکبیر مین مشغول رہتی ہی اِس وقت جو سو گئی اللہ تعالےٰ نے ثواب فرشتے کے تسبیح کا اُسکو عطا کیا

نظم

اے مومنو اِس مرتبہ و شان کو دیکہو — اِس فاطمہؑ پر ظلم کے طغیان کو دیکہو

کیا تہی جسبی بی کی خادم ہون ملک سے — محروم کرین دشمنِ دین باغ فدک سے

رونے سے بہی مانع تہی اُنہین باپ کی غم مین — کہتے تہی کہ جائز نہین فریاد حرم مین

دن رات جو روتی ہی پیمبر کا یہ لے نام — ہم سونے نہین پاتی ہین جاتا رہا آرام

حیدر سے کہا منع کرو بنت نبی کو — بیچین کرے ہمکو نہ راتون کو یہ رو رو

ناچار ہوئی فاطمہؑ اور چہوڑ دیا گہر — رونے کے لئے جاکی رہی شہر کے باہر

جاتی تہی اُحد کو کبہی باگریہ وزاری — گہ سوئے بقیع آتی تہی وہ درد کی ماری

قبرون مین کبہی روتی تہی گہ بیت حزن مین — تا زیست گرفتار رہی رنج و محن مین

احمد کی جدائی سے دل افگار تہی زہرا — امت کے جفاکارون سے بیزار تہی زہرا

تا روز قیامت کو ستاتے تہی ستمگار — ماتم زدہ بی بی کو رولاتے تہے ستمگار

محروم کیا ارث سے اور گہر بہی جلایا — محسن کا کیا خون بہی اور در بہی گرایا

چہینا فدک اور ضبط کئی نخل عوالی — افسوس ہی مظلومی بنت شہ عالی

اک باپ کی غم نے اسے افسردہ کیا تہا — اور دوسرے امت نے دل آزردہ کیا تہا

ہا ہا یتیمی مین فلک ظلم کا ٹوٹا — میراث بہی ضبطی مین گئی باپ بہی چہوٹا

قِیْلَ لَمَّا بَلَغَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءَ اِصْرَارُ اَبِیْ بَکْرٍ عَلٰی مَنْعِھَا فَدَکَ وَالْعَوَالِیَ

کتب معتبر مین مذکور ہوا ہے کہ جسوقت فاطمہ زہرا نے سُنا کہ ابوبکر قحافہ نے فدک
اور عوالی کو ضبط کیا ہر چند کہ لوگون نے سفارش کی کہ یہ حق ہے فاطمہ زہرا کا اُس
شخص نے قبول نکیا پھر جناب فاطمہ نے چاہا کہ حجت تمام کرین اپنا حق بدرجہ
اثبات پہنچا کر لیوین جناب معصومہ اوٹہین کئی بیبیان بنی ہاشم کی چند
خادمہ مخدومہ دوجہان کے ساتھہ رفیق ہوکر جانب مسجد چلین وَهُوَ فِی مَسْجِدِ
اَبِیهَا وَحَوْلَهُ جَمْعٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اُسوقت ابوبکر قحافہ مسجد
نبی مین بیٹھا تھا پہلو مین اُسکے مشیر وزیر بن الخطاب معہ دیگر مہاجرین و انصار
گرداگرد مجتمع تہے فَاَمَرَتْ اَنْ یَضْرِبَ بَیْنَهُمَا سِتْرًا جناب سیدہ نے جاتے ہی
حکم کیا کہ ایک پردہ بیچ مین باندہا جاوے جب پردہ بندہا ایک طرف جناب
فاطمہ زہرا اور سب بیبیان بیٹھین دوسری طرف ابوبکر قحافہ اور سب مرد رہے
ثُمَّ اَنَّهَا اَنَّتْ اَنَّةً اَجْهَشَ لَهَا الْقَوْمُ بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ رَحْمَةً لَهَا
اے محبان فاطمہ اُسوقت جو مسجد نبی کو اُس معصومہ نے ویران دیکھا پیغمبر
زینت محراب و منبر کو وہان نپایا ابوبکر قحافہ کو پدر بزرگوار کے مقام پر بیٹھا دیکھا
دل بھر آیا ضبط کا یارا نرہا بیتاب منہہ ڈہانپ کر زار زار رونے لگین وامحمداہ
واحبیباہ واسیداہ کہکر جان کہونی لگین آہ واویلاہ اس درد سے وہ مخدومہ
مغمومہ روئے کہ منافق اور موافق جتنے وہان حاضر تہے متاثر ہوئے
نالہ و فریاد کرنے لگے فاطمہ کی یتیمی پر رحم کہاتے تہے اور وامحمداہ وارسول اللہ
کہکر چلاتے تہے غرض جناب معصومہ آپ بہی خوب روئین اور سبکو رولایا
جسوقت رونے سے سب خاموش ہوئے جناب فاطمہ زہرا نے کہا اے گروہ
مسلمانان آیا میرے باپ کی میراث لٹ گئی یا چہن گئی مجہہ حقدار کو کیون
حق سے محروم کرتے ہو معمول ہے بیٹی بیٹے کو مان باپ کی میراث ملتی ہے مین نے

تمہاری کیا تقصیر کی کہ حق میرا تلف کرتے ہو آیا مین رسولخدا کی بیٹی نہین ہون احکام شرع سے منہہ پھیرتی ہو دین محمدؐ سے دست بردار ہوتے ہو کفر کی احکام جاری کرتے ہو فقال لھا ما ارثک ابوک شیئًا وانہ قال نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ابوبکر قحافہ نے غصہ ہوکر کہا کہ پیغمبر کی میراث کچھہ تمہین نہین پہنچتی ہے بدرستیکہ حدیث مین جناب رسالت مآب نے یون فرمایا ہے کہ ہم سب جماعت انبیا کے آدم سے خاتمؐ تک نہ ارث دیتے ہین نہ میراث لیتے ہین ہمارے پاس جو کچھہ مال ہے وہ مال خدا ہے میراث نہین وہ صدقہ ہی بیٹی بیٹے کو لینا ناروا ہے فقالت لہ ھذا یخالف اللہ ما انزل فی کتابہ العزیز حیث یقول جناب فاطمہؑ نے کہا اے ابوبکر خدا سے ڈر میرے باپ پر افترا نکہہ ہرگز یہ حدیث نہین ہے بلکہ تیرا جھوٹ بنایا ہوا ہی میرے باپ کی جو حدیث ہے مطابق ہے آیات قرآن سے اور یہ بہتان تیرا مخالف قرآن ہے اللہ تعالے اُسکے برخلاف قرآن مین فرماتا ہے پھر یہ آیت جناب معصومہ نے پڑہی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی وصیت کرتا ہی تمہین خدا فرزندون مین تمہاری کہ بیٹے کا حق دو حصہ اور بیٹی کا ایک حصہ دو اسی طریق جناب معصومہ نے کئی آیات و دلیل بیان کی ابوبکر قحافہ نے پذیر انکیا آخر جناب سیدہ نے ناچار ہوکر فرمایا کہ قطع نظر میراث سے فدک دعوائی میرے باپ نے مجھے ہبہ کیا ہی

قبضہ مین میرے ہے ابتدا سے — گر شرم تو روح مصطفےٰ سے
شاہد ہے علی و ام ایمن — آگاہ ہین ساری مرد اور زن

پھر یہانتک سخنان درشت درمیان مین آئی کہ ابوبکر قحافہ نے غصہ ہوکر کہا کہ اگر تیرے پاس ہبہ کا کوئی شاہد کا لایا گو راہ ہووے تو لا

اگر میرے آگے گواہی دے فقام الیہ رجل من المؤمنین وقال من
شہد لعلی ببیعۃ الرضوان یوم الغدیر فی ذلک الجم الغفیر حتی یشہد
لفاطمۃ الفدک والعوالی جب ابوبکر نے گواہ طلب کئے اُسوقت ایک
مرد مومن مجلس مین سے اُٹھہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابوبکر علیؑ کو نبیؐ نی
خم غدیر مین اپنا وصی کیا ہزارون مسلمان اُسوقت حاضر تہے بیعت رضوان
کے بیشمار گواہ تہے سبکے سامنے علیؑ کو نبیؐ نے اپنا جانشین کیا جب تو
خلیفہ ہوا علیؑ کو حق سے محروم کیا ایک نے بہی اُن ہزارون مین سی آکر گواہی
ندی کہ وصی برحق مصطفےؐ کے علیؑ مرتضےٰ ہین جب خلایق کا یہ حال ہووے
تو فاطمہؑ کی ہبہ کی گواہی کا کیا ٹہکانا ہے اِس گواہی کا کتمان بہت آسان
ہے بعد اُسکے ام ایمن نے گواہی دی پہر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ
میری حضور فاطمہؑ کو پیغمبر خدا نے فدک و عوالی ہبہ کیا ہے مین شاہد ہون
ایہا الناس اُسوقت ناانصافون نے جواب دیا کہ انکی شہادت سی دعوی
اثبات نہین ہوتا ہے افسوس صد افسوس علیؑ مرتضےٰ اور حسنینؑ کی گواہی
مہمل ہو فاطمہ زہرا سچ بولنے والے کا دعوی نامسموع کردیا ام ایمن سی جنتی
بی بی کی شہادت تمامی افسوس فاطمہ زہرا کے حق پر کسی نے حمایت نکی
اور عایشہ کے ساتھہ ناحق علیؑ سے لڑے۔ فغضبت فاطمۃ عند ذلک
انصرفت اُسوقت معصومہ مظلومہ کو غیظ آیا غضبناک ہوکر کچہہ نہ بولین روتی
ہوئی اپنے گھر کیطرف روانہ ہوئین رطب یابخوان گریہ و فریاد جناب زہراؑ
حکی ان بعض الصالحین من المؤمنین رأی فی منامہ کتابہاے معتبرہ مین
یہ حکایت جانسوز بیان ہوئی کہ ایک مرد صالح و مومن و عارف تہا اُس نے
ایک رات خواب دردناک دیکہا کان فاطمۃ الزہراء فی ارض کربلا

بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ گویا فاطمہ زہرا میدان کربلا مین بعد شہادت
حسینؑ کے سر برہنہ پابرہنہ ماتم زدہ چاک گریبان مو پریشان خاک سر پر
اڑاتی آنسو بہاتی فریاد کرتی آتی تھی وَهِیَ مَعَ جُمْلَةٍ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ تَنْدِبُ الْحُسَیْنَ یعنی فاطمۃ الزہرا میدان کربلا مین بعد شہادت
حسینؑ کے مع ایک غول حوریان جنت نوحہ و ماتم حسینؑ کے غم مین کرتی ہین
واحسینا وا اماما کی فریاد بلند ہے قتلگاہ مین شور ماتم سے قیامت برپا
ہے اور فاطمہ زہرا زار زار روتی ہین

نظم

ماں پکارتی تھی ای رسول کے پیاری — ستمگرون نے تجھے تیر اور تبر ماری
ماں پکارتی تھی ای بتول کے جانی — ہوا شہید تو پیاسا ملا نہین پانی
تیری غریبی کے قربان یا امام حسینؑ — نبی کے باغ کے ریحان یا امام حسینؑ
تیری قفا پہ چلا خنجر جفا شبیر — ترے عدو ہوئی امت کی بیوفا شبیر
ترے لہو سے بھری سر کے بال زہراؑ کے — کٹے ہین تیغ و تبر سے نہال زہرا کے
ستمگرون نے عجب رن مین قتل عام کیا — علیؑ و فاطمہؑ کا گھر تمام کیا
ہزار حیف تیری بیکسی امام ہدیٰ — ہزار حیف تیری پیاس سید الشہدا

وَ فَاطِمَةُ تَنْدُبُ وَتَقُوْلُ یَا اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَنْظُرُ اِلٰی اُمَّتِكَ
اَنَّهُمْ قَتَلُوْا اِبْنَ الَّذِیْ الْحُسَیْنَ حَتّٰی قَتَلُوْهُ اور حوریون کے بیچ مین
جناب فاطمہ بحال زار دیدۂ اشکبار فریاد و نوحہ کرکے نعرے مارتی ہی
چلاتی ہے درد سے بیقرار ہوکر پکارتی ہے اے میرے بابا رسول اللہ
امت کی ظلم و ستم نہین دیکھتے میرے پیارے نور عین بڑے دکھون کے
پالے حسینؑ سے کیا سلوک کیا پردیس مین بیکس کو مار لیا میرے بچے
کو لہو مین ڈبویا بیگناہ ذبح کرڈالا وَمِنَ الْمَاءِ مَمْنُوْعٌ وَلِلْمَنَایَا وَالْغُصَصِ

جَرَّعُوهُ وَبِالسُّيُوفِ قَطَعُوهُ وَعَلٰى وَجْهِهٖ قَلَبُوهُ وَمِنَ الْقَفَا ذَبَحُوهُ

یارسول اللہ میرے حسینؑ کو پانی کے لئے ترسایا ایک قطرہ مرتے دم نہ پلایا سوکھے گلے پر خنجر چلایا غم و غصہ کہلایا خونِ جگر پلایا نازنین بدن مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا خاک و خون مین بہرڈالا آہ واویلا میرے نمازی کا لاشہ زمین پر منہہ کے بہل پڑا ہے پشت گردن پر خنجر چلایا ہے بڑی سختی سے سر نیزہ پر چڑھایا ہے لاشہ جلتی ریتی پر پڑا ہے نہ دفن کیا ہے نہ کفن دیا جامہ کہنہ بہی بدن سے اوتار لیا نہ قبر کسی نے بنائی ظالمون نے اپنی مردی گاڑی میرے حسینؑ کی لاش نہ اٹھائی واویلا یارسول اللہ تمہاری امت نے کیسی برائی کی وامصیتاہ یا ابتاہ تمہارے کلمہ گویون نے بیحیائی کی مَا فُعِلَ بِاَحَدٍ مِنَ الْاَنْبِیَا کَمَا فُعِلَ بِوَلَدِیْ یارسول اللہ تم انصاف کرو بہلا کسی نبی کی امت نے اُسکے فرزند کے ساتہہ ایسا سلوک کیا ہے جیسا تمہاری امت نے میرے بچون کے حق مین ستم کیا میرے دل کو رنج دیا فَوَاحَرَّ قَلْبَاهُ رَبَّنَا مَا خَلَقْنَا اِلَّا لِلْبَلَاۗءِ وَالْاِبْتِلَاۗءِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ آہ واویلا یارسول اللہ میرا دل جلتا ہے آگ کا شعلہ منہہ سے باہر نکلتا ہے حسین کی مصیبت مین کلیجہ جل رہا ہے دست تاسف ملنے کیواسطے پیدا ہوئی تہی ہمیشہ بلا مین مبتلا رہی گرفتار جور و جفا رہی ایک دن چین نہ پایا دکھ سوا سکھہ کبہی نظر نہ آیا یَا اَبَتَاهُ قَتَلُوْا بَعْلِیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اے بابا جان پہلے بیگناہ بے تقصیر میرے شوہر علی مرتضےٰ کو مسجد میں مارلیا بچون کو یتیم و بے پدر کیا وَاُدِیْرَ الْحَطَبُ حَوْلَ بَیْتِیْ وَاُضْرِمَتِ النَّارُ میرے گھر کے گرد ظالمون نے لکڑیونکا انبار لگایا کچھہ ادب خاندان نبوت کا نکیا میرے دروازے مین گھر کی آگ لگائی دشمن مستعد تہے کہ مجھکو

میرے شوہر و فرزندون کو جلادین و فتح باب داری علی کرہا و قتل ولدی
المحسن سقطا ظالم مجھے ترش ہوکر سخت بولے کیواڑ کا پٹ مجھپر مارا اُس کی
ضرب سے محسن میرا شہید ہوا و انت تعلم ما صنعوا بی کسر اللعین
ضلعی حتی مت یا سیدی مقروحة علیک و علی الحسین و علی ولدی الحسن و
الحسین انا للہ و انا الیہ راجعون رسول اللہ تمکو سب معلوم ہی جو کچھ مجھپر ظلم
ستم ہوئے ہین ایک شقی نے میرے استخوان پہلو کے توڑے تازیانہ لگایا
اُسی کے دکھ سے وفات پائی تمہاری ماتم و غم مین دل میرا زخمدار تھا محسن کے غم سے
کلیجہ فگار تھا حسنین کے فراق سے دل میرا بیقرار تھا انکی یتیمی انکا بے مادر
ہونا ناگوار تھا اس حالت مین دنیا سے اٹھی یا رسول اللہ بابی و اعظم
من ہذا انہم منعونی بالبکاء فی المدینة پھر فاطمہ نے فریاد کی یا رسول اللہ
میرے بابا رحمت الدان سب مصیبتون سے عظیم تر یہ مصیبت کہ رونی سے
دل کی آگ کم ہوتی ہے تو ظالم رونے نہ دیتے تھے دمبدم منع کرنے آتے تھے
کج خلق ہو ہو کر شکوہ کرتے تھے کہ فاطمہ کے رونے سے ہم بیچین و بیقرار ہوئے
شہر مین رہنے سے میرے بیزار ہوئے کہ دن رات رو رو کر چلاتی تھی ہمکو
نیند نہین آتی ہے ہم نوحہ و زاری سے فاطمہ کی ایذا پاتے ہین اس شہر
چھوڑ کر نکل جاتے ہین عذاب مین گرفتار ہین ہم رنج و محن مین لیل و نہار
ہین قالوا اذیتنا بکثرة بکائک میرے منہہ پر کہتے تھے کہ تو نے ہمکو
بہت ستایا رو رو کر اے فاطمہ زہرا کثرت سے نوحہ و زاری کی تو نے عالم
کو ہلاک کیا تیری آواز ہمکو خوش نہین آتی ہے حتی اذا ذکرتک و اشتقت
الیک الندب علیک صرت اخرج الی وراء قبور الشہداء فاقضی شانی من
البکاء حتی لحقنی اللہ بک فی المدة القایلة یہانتک نالش و شکایت

کی کہ مین ناچار ہوئی شرمندہ و شرمسار ہوئی جب تمہارا جمال مجکو یاد آتا تہا
کلیجہ آتش فراق سے جوش کہاتا تہا فریاد نکر سکتی تہی آہ سرد دل پر درد سی
نہ بہر سکتی تہی ناچار ہو کر مدینہ سے باہر نکل جاتی تہی اُحد مین جاکر ہائے بابا
ہائے بابا ہائے سیدیہ کہکر چلاتی تہی شہیدون کی قبرون کے پیچہے بیٹہہ کر منہہ ڈہانپتی تہی
وہان بہی ظالمون کے ڈر سے حمزہ کی قبر سے لپٹ کر فریاد کرتے تہی کبہی
قبرستان بقیع مین نوحہ و بین کرتی تہی اے بابا میرے جس درخت کے سایہ
کے نیچے مین بیٹہہ کر روتی تہی اُس درخت کو کاٹ ڈالا آخر علی مرتضےٰ نے میرے
واسطے بقیع مین بیت الحزن بنایا اُس گہر مین مجہہ سوگوار کو بیٹہایا اللہ تعالیٰ
نے مدت قلیل مین جلد تمسے ملایا ظالمون کے گلہ شکوے سے چہڑایا مجہہ زندہ
مین سے نے تمہارے بعد دنیا مین زندگانی کی اس مدت قلیل مین ظالمون
نے یہ ستم رانی کی ایک دن بہی خوشی سے نگذرا فَعِنْدَ ذٰلِكَ دَفَعَ الرَّسُوْلُ
رِدَآءَہٗ وَقَالَ وَاكَرْبَاہُ لِكَرْبِكَ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ جب رسول خدا
نے جناب فاطمہ زہرا کی فریاد و زاری گوش کی فرمایا حیف ہے امت نے میری نیکی
فراموش کی رداے مبارک دوش پر سے اوتاری خاک پر دے ماری فرمایا واکربا
تو عجب مصیبت مین گرفتار ہوئی اے فاطمہ زہرا تو ظالمون کے ہاتہہ لسے
ناچار ہوئی وا اے ای میری لخت جگر وا اے میرے باغ کے ثمر وا اے میری ستم
رسیدہ زہرا وا اے میری محنت کشیدہ زہرا وا اے میری مظلومہ فاطمہ زہرا
وا اے مغمومہ فاطمہ وا اے میری یتیم دختر وا ای میری ممنوعہ و محرومہ وا ای میری
طاہرہ معصومہ

نظم

یتیمی پر تیری بابا فدا ہو	تیرے اس صبر پر راضی خدا ہو
ستم تو نے سہے امت کے زہرا	فدا بابا تیری ہمت کے زہرا

ہزار افسوس تیرا گھر جلایا ۔ انہین کچھہ خوف احمد کا نہ آیا
ترے محسن کے مین قربان بی بی ۔ ہوئی بیچین میری جان بی بی
میری دکھیا میری مغموم بیٹی ۔ میری بیکس میری مظلوم بیٹی
ستم ہے تجھسے بیکس کو ستایا ۔ ہزار افسوس روتی کو رولایا
میری امت نے تجھپر یہ جفا کی ۔ مگر تونے نہ اونکو بد دعا کی
خدا اس صبر کی تجھکو جزا دے ۔ لعینون کو برائی کی سزا دے

اے محبان فاطمہؑ اسوقت جناب رسولخداؐ کا عجب حال تھا دلپر عجب طرح کا حزن و ملال تھا بیتاب ہو کر نعرے مارتے تھے میدان کربلا مین رو رو پکارتے تھے کہ وائے حمزہ عم نامدار کہان ہو وائے اے علیؑ مرتضے شیر خدا کہان ہو وائے ای حسنؑ نور دیدہ میرے تمنے زہر کا جام پی لیا وائے حسینؑ میرے حلق بریدہ تمکو پیاسا کربلا مین شہید کیا قُتِلَ وَلَدِی الحُسَینُ بِالغَاضِرِیَّاتِ وَلَم تَحضُرہُ لُیُوثُ الغَزَوَاتِ وَلَا عَلِیٌّ کَاشِفُ الکُرُبَاتِ

...... وائے دریغا مارا گیا میرا نور عین ہو کا پیاسا ذبح ہوا امام حسینؑ صحرائے کربلا مین بیکس شہید ہوا واحسرتاہ تم غزوات کے شیرون مین سے کوئی کمک کو حسینؑ کے حاضر نہوا افسوس ہم بہادرون مین سے کوئی حسینؑ کی مدد کو نہ پہنچا اور کوئی بیکسی مین اوسکا یار و ناصر نہوا وا ویلا علیؑ مرتضیٰ مشکل کشائی کو نہ آئے وائے میرے حسینؑ نے تنہا میدان مین کلیجہ پر زخم کھائے وا دریغا وا ویلا دلدل کے ہمہمہ کی صدا غاضریات مین نہ آئی میرے نواسے پر تیرون کا مینہ برستا رہا میرا پیارا جرعۂ آب کو ترستا رہا خنجر گلے پر چلتا رہا ہو گلے کا چھری پر ملتا رہا فَکَم مِن دَمٍ فِی ذٰلِکَ الیَومِ مَسفُوکٌ وَسِترٍ عَن حُرمَۃِ الاِسلَامِ مَہتُوکٌ آہ آہ عاشورے کے دن کتنے خون ہوئے کیسی

خدا پرست موئی کیا عابد و زاہد دلاور بہادر دوپہر مین کٹ گئے کیا کیا جوان
سرو قد گلعذار تیغ آبدار سے چہٹ گئے آہ کیسی کیسی اسلام کی خواری و ہتک
حرمت ہوئی وَکَمْ مِنْ شَیْبَۃٍ بِالدِّمَاءِ مَخْضُوْبَۃٌ وَکَرِیْمَۃٍ مِنَ النِّسَاءِ
مَسْلُوْبَۃٌ وامصیبتاہ کیا ستم ہوے آہ واویلا کتنی ریشہاے سفید کربلا مین
لہو سے خضاب ہوئین کتنے عزت دار بیبیون کی چادرین چہن گئین ذلیل و
خوار ہوئین فاطمہ زہرا کی بیٹیان لٹ گئین پوتیان سر برہنہ تہین علی کی
بیٹیان بے نقاب تہین مسلم کی بی بی درد فراق مین اپنے بچون کے اور مسلم
کے غمدیدہ اور بیبیان ننہے ننہے بچے گود مین لئے ننگے پانون خیمہ سے باہر نکل
آئی تہین اور سکینہ کے رخسار پر طمانچے مارے بالیان چہین لی گئین زلفین
چہرے پر بکہر گئین تہین کوئی یتیم کو تسلی نہ دیتا تہا وَابْنَتِیْ لِفَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ
بَیْنَ الْاَعْدَاءِ مَرُوْعَۃٌ وَعِتْرَتِیْ بِالْاَشْجَانِ مَلُوْعَۃٌ آہ کس حال سے تہین ننہی لڑکیان
میری فاطمہ کی آل مین سے دشمنون کے بلوے مین ڈر کے مارے تہر تہرا
ہتین کانپ کر غش ہو ہو جاتی ہتین خصوصا سکینہ جب شمر کو دیکہتی
تہر تہراتی تہی پہوپہی کی گود مین منہہ ڈہانپ کر چہپ جاتی تہی اور میری
عترت غم کی آگ مین شمع کی مانند جلتی تہی خیمون مین سے باہر بلوے
سر برہنہ نکلتی تہی آگ کی گرمی سے غش آتی تہی دہوپ کی حرارت
مین ڈوبے جاتے تہے قناتین بہڑک رہی تہین چہوٹے چہوٹے بچے پیاس
کے مارے تڑپتے تہے آگ کے شعلے دیکہہ دیکہہ کر ننہے ننہے کلیجے دہڑکتے تہے
ننگے پانون جب زمین پر چلتے تہے نازک تلوے ریت مین جلتے تہے جب
معصوم یا رسول اللہ کہکر چلاتے تہے ظالم ننگی تلوارون سے ڈراتے تہے
ڈر کے چپ ہو جاتے تہے کیا کیا ستم اٹہاتے تہے وَقَدْ قُتِلُوْا صَغِیْرُہُمْ

وکبدیٔ ہوآہ مارے گئے بڑے بڑے جوان اُنکے اور قتل ہوئے چہوٹے چہوٹے بچے
نادان انکے فذبحوا رضیعھم وفطیمھم ذبح ہوئے دودہ پیتے معصوم بے زبان
زخمی ہوکر موئے دودہ سے چہوٹے طفل لبستہ دہان یعنی علی اصغر شیر خوار کو
تیر مارا عبداللہ بن حسنؑ کے ہاتہہ کاٹے بدن سے سر اوتارا قاسم بہی کم
سن تہے انکا لاشہ گہوڑون سے روندا خاک و خون مین تن نازنین کو خوب
سوندا واستباحوا نساءھم وحریمھم آہ واویلا انکی حرم واجب التعظیم کو لوٹ لیا
پردہ نشینون کو اونٹ پر سر برہنہ سوار کیا سوگوارون کو شہر بشہر پہرایا
کہانے پینے کو ترسایا رسیون سے ہاتہہ باندہے ذلیل و خوار کیا مجکو رولایا
سوگوار کیا فاطمہؑ کی روح کو بیقرار کیا ہماری دوستی و حوض کوثر سے انکار
کیا دین کو کہو دیا اسلام کا نام ڈبویا کیف انظر الیہم یوم القیمۃ یا اہل الموقف غضوا
ابصارکم ہذہ فاطمۃ الزہراء بنت المختار اے حمزہ اے علیؑ و ابوطالب تم سب کیونکر
دیکہو گے مہربانی کی نگاہ سے اُن ظالمونکو جسوقت کہ ندا کرینگے فرشتے سب کو
قیامت کے روز اے اہل محشر آنکہین بند کرو کہ فاطمہ زہراؑ خیر النسا بنت احمد مختار
کی سواری گذرتی ہے فتاتی وثیابہا بدم الحسین مصبوغۃ پس اسوقت جناب فاطمہؑ
روبرو عرش کے پہنچی سر برہنہ آکر کہڑی ہونگی اور انکی ساری پوشاک حسینؑ
کے خون سے رنگین ہوگی ومعہا قمیص اخر ملطخ بالسم اسود فی فاطمہؑ کے ایک
ہاتہہ مین کہنہ جامہ لہو مین ڈوبا حسینؑ کا ہوگا اور دوسرے ہاتہہ مین سبز کرتا زہر
مین آلودہ جگر کے ٹکڑے اسمین لپٹے ہوے لہو کلیجہ کا بہرا ہوا دوسرے نور عین کا
ہوگا فتنادی یا امۃ محمد این مسمومی و این مذبوحی پس باواز بلند
پکاریگی امت محمدؐ کہان ہے میرا حسنؑ زہر کا پینے والا مسموم اور کدہر ہے میرا
حسینؑ ذبح ہونے والا پیاسا گلا کٹانے والا مقتول مظلوم تمہارے پاس دونون

میرے فرزند پیمبر نے امت کو سونپی تھے لاؤ میری امانت مجکو دو ومَا فعلتم بِبنَاتِی وَشبُوخی اور بیان کرو کہ تمنے کیا سلوک کیا میرے نوجوانون سے میری راحت جان سے اور کیا سلوک کیا میرے بوڑھون ریش سفیدون سے اور بچے نادانون سے ومَا فعَلتُم بِبنَاتِی وَاَطفَالِی ومَا فعَلتُم بِاَھلِ بَیتِی وَعیَالِی مین تمہارے پاس اپنی بیٹیان اور بچے چھوڑکر موی تھی تمنے ان سے کیا سلوک کیا میرے عیال و اطفال تمہارے سپرد تھے کیا مراعات اور محبت اظہار کی یہ فریاد فاطمہ سنکر دشمنان آل محمد شرمندہ و پشیمان رہجائینگے کچھ بات منہہ سے نہ نکلیگی گردنین جھکائینگے ثُمَّ صرَخ صرخَۃً عَالِیَۃً وتقُولُ یَا عَدلُ یَا حَکِیمُ اُحکُم بَینِی وَبَینَ قَاتِلِ وَلَدِی جناب فاطمہؑ اپنے سوال کا جواب نپائینگی رو کر چلائینگی بیقرار ہو کر چیخ مارینگی اپنے اللہ کو رو رو کر پکارینگی کہ ای عادل اے حکیم منصف عظیم میرا انصاف کر میرے بیٹے کے قاتل مین اور مجھہ مین حکم کر تو احکم الحاکمین ہے فیقَالُ لھَا یَا فَاطِمَۃُ اُدخُلِی الجَنَّۃَ پس ملایک پکارینگے اے مخدومہ بہشت مین داخل ہو تا تیرے دل غمدیدہ کو خرمی حاصل ہو فتقُولُ لَا اَدخُلُ الجَنَّۃَ حَتّٰی اَعلَمُ مَا صُنِعَ بِوَلَدِی الحُسَینِ مِن بَعدِی فاطمہ پکاریگی لا واللہ مین جنت مین ہرگز نجاؤنگی رو رو کر عرش کا پایہ ہلاؤنگی جتبے کہ معلوم کرونگی میرے حسینؑ پر کیا ستم گذرے میرے بعد میرے پیارے پر کیا دکھہ پڑے للہ میرے مظلوم کو لاؤ مجھے کربلا کا ماجرا دکھاؤ فیقَالُ لھَا اُنظُرِی بَینَ اَھلِ القِیٰمَۃِ آواز آدیگی اے فاطمہؑ اہل محشر کی طرف غور سے دیکھو تیرا حسینؑ میدان مین حاضر ہے فتَنظُرُ یَمِینًا وَشِمَالًا فتَرَی الحُسَینَ وَھُوَ وَاقِفٌ بِلَا رَاسٍ یہ ندا سنکر جناب فاطمہ راست و چپ مڑمڑ کے نگاہ کریگی ناگاہ حسینؑ اسی عرصہ محشر مین اس شکل سے

نظر آویگا کہ میدان مین سر بریدہ خون مین ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا کٹی رگون سے گردنکی
خون اوگلتا ہوگا چھاتی کے زخمون سے لہو جوش کھا کھا کر نکلتا ہوگا سینہ سے ناف
تک نیزون کے گھاؤ ہونگے تیرون کے جابجا سوراخ ہونگے تیغون سے جسم نازنین
ٹکرے ٹکڑے ہوگا حسینؑ کے پیچھے ایک جوان سرو قامت سر بریدہ کھڑا ہوگا
نشان سبز ڈوبا لہو مین زمین پر گرا ہوگا دونون ہاتھہ شانون سے جدا ہونگے
دانتون سے مشکیزہ پکڑے ہوگا اُسکے پیچھے ایک کم سن جوان خون مین ڈوبے سر کٹے
ہوئے صف باندھے کھڑے ہون گے اُن کے پیچھے ایک نوجوان بیمار ناتوان
برہنہ تن وبدن ضعیف طوق زنجیر گلے مین پہنے پانون بیڑیون سے جکڑے
ہوئے بازو رسی سے بندھے ہوئے اونٹون کی مہار پکڑے ہوئے کھڑا ہوگا اُس کے
پیچھے اونٹون کی قطار ہوگی ہر ایک شتر برہنہ پر دو دو بیبیان سر ننگے منہہ کھلے
ہوئے سوار ہونگی کسی پر زینب و کلثوم کسی پر فاطمہ کبرا اور سکینہ معصوم کسی پر زوجہ
مسلم کسی پر زوجہ عباس ستم رسیدہ کسی پر مادر قاسم شہربانو غمدیدہ شہربانو کی گود
مین ایک ننھا بچہ لہو مین ڈوبا ہوا ہوگا اُسکی گردن مین تیر پہنسا ہوگا مادر قاسم
کی آغوش مین ایک لڑکا ہوگا کہ دونون باہین اُسکی بریدہ ہونگی سر بدن سے
جدا ہوگا لہو پہنچون سے بہتا ہوگا آہ واویلا یہ ماجرا دیکھہ کر فاطمہ بلبلانے لگینگی
رو رو کے چلانے لگینگی فَتَصْرَخُ صَرْخَةً عَالِيَةً وَّ تَصْرَخُ الْمَلَائِكَةُ
مَعَهُمَا پس فاطمہ بیقرار ہوکر دو بارا ایک چیخ مارینگی فرشتے بہی اُسکے ساتھہ
نعرے مار مار کر رو دین گے وا اے ای میرے فرزند حسینؑ وائے میرے لاڈلے
نور عین وائے ای میرے جگر کے ٹکڑے مظلوم وائے اے میرے ستم دیدہ باغ دل
کے میوے معصوم وائے اے میرے سر بریدہ شبیرؑ وائے اے میرے آفت رسیدہ
شبیر وائے اے میرے ناز پروردہ حسینؑ وائے ای میرے غنچہ پژمردہ حسینؑ

وای ای میرے شہید غریب وای اے میری سعید و محنت نصیب خدا کی حبیب مظلوم

سر کیون ہنین تن پر میری مظلوم حسینا — قربان ہو مادر میرے مظلوم حسینا
مین چومتی رخسار مجھے کیون نہ دکہایا — وہ روئے منور میری مظلوم حسینا
بی سر نظر آئے مجھے میدان مین ہے ہے — ای کشتہ خنجر میری مظلوم حسینا
شہ رگ سی ابلتا ہی پڑا خون تمہاری — پوشاک ہوئی تر میری مظلوم حسینا
سوفار تو ہین سینہ پر اور تیر کی بہالین — ہین پیٹھہ کے باہر میرے مظلوم حسینا
جس سر کی لیا کرتی تہی رو رو کے بلائین — کاٹا گیا وہ سر میرے مظلوم حسینا
کس ظلم سی مارے گئے بیجان ہوئے تم — اے جان پیمبر میرے مظلوم حسینا
پانی بہی دم ذبح پلایا نہ تمہین آہ — اے مالک کوثر میرے مظلوم حسینا
سجدے مین چلا حلق پہ جلاد کا خنجر — اے وارث حیدر میری مظلوم حسینا
بچے کے پلانیکے لئے بہی نہوا ہائے — ایک قطرہ میسر میری مظلوم حسینا
خیمہ مین تڑپتے رہی بے آب سکینہ — وہ ننہی سی دختر میرے مظلوم حسینا
پہر ظالمون نی ماری تیمی مین طمانچے — اور چہین گئے گوہر میرے مظلوم حسینا
قاسم کو تیرے سامنی میدان مین کیا ذبح — مارا گیا اکبر میرے مظلوم حسینا
گردن مین لگا تیر سوئے خلد سدہارا — پیاسا علی اصغر میری مظلوم حسینا
ہاتہون کو کٹائے ہوئے ہی ساتہہ تمہاری — عباس دلاور میری مظلوم حسینا
یہ اہل حرم اونٹون پہ اسوار کہڑی ہین — بے مقنع و چادر میرے مظلوم حسینا
وہ زینب مغموم وہ کلثوم ہے روتی — وہ بانوی مضطر میرے مظلوم حسینا
پہنے ہوئے وہ بیڑیان بیمار کہڑا ہے — کیا جسم ہے لاغر میری مظلوم حسینا

واحر قلباہ علی تلک الاجساد العاریۃ واویلا کلیجہ جلتا ہے یہ عریان بدن دیکہہ دیکہہ کر بیبیون کے سر کہلے ہین چہرے بے نقاب ہین شہیدونکی

تن پر لباس نہین غارت گر لوٹ کر لیگئے برہنہ بدن فرزندان نبی ہین واویلا
علیٰ تِلکَ الجُسُومِ المُرَمَّلَةِ واویلا کیسے یہ بدن نازنین خاک و خون
مین آلودہ زخمون سے چور چور ہین وَالَهفَاهُ عَلیٰ تِلکَ الاَعضَاءِ
المُقَطَّعَةِ وا دردا کیسے یہ اعضا پارہ پارہ خون مین آغشتہ میری گود سے
دور ہین قَالَ فَلَم تَبقَ فِی ذٰلِکَ المَوقِفِ اِلّا وَ بَکَا لِبُکَائِهَا پھر جناب رسولخدا
نے فرمایا کہ جب فاطمہ یہ بیان کرکے چلاوینگی محشر مین قیامت آویگی کوئی آنکھ
ایسی نہوگی جو اشکبار نہوگی کوئی دل ایسا نہوگا جو گداز و بیقرار نہووے سب فاطمہ کا
نوحہ سنکر زار زار رو کر چلاوینگے سب سینہ پیٹین گے سر ٹکراوینگے فَعِندَ ذٰلِکَ
یُمَثِّلُ اللّٰہُ الحُسَینَ فِی اَحسَنِ صُورَةٍ فَیُخَاصِمُ ظَالِمِیهِ بِاَمرِ اللّٰهِ
تَعَالیٰ بِقَتلِ اَعدَائِهِ اسوقت اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کاملہ سے حسین کو مع رفیقان
و عزیزان بصورت اصلی پر دکھاویگا صحیح و سالم ہتھیار باندہے ہوئے گھوڑے
پر سوار میدان محشر مین لاویگا دشمن بھی مثل سابق صف آرا ہونگے بحکم خدا
حضرت اپنے دشمنون پر فتح پاوینگے عمر و شمر ملعون سب مارے جاوینگے وَکَذٰلِکَ عَلِیٌّ
وَالحَسَنُ وَ فِئَتُهُ المُؤمِنِینَ اور اسیطرح جناب امیر علیہ السلام اپنے مخالفون سے جدال کرینگے
پھر حضرت امام حسنؑ اپنے دشمنون سے قتال کرینگے معاویہ ملعون شکست پاویگا
یزید مارا جاویگا اسیطرح سب آئمہ معصومین اپنے قاتلون سے عرصہ محشر مین جنگ
کرینگے کافر نامراد ہونگے مومن شاد ہونگے ثُمَّ یَامُرُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نَارًا اِسمُهَا هَبهَبُ
بعد ازان حکم خدا ہوگا کہ ایک آگ نام اسکا ہبہب ہے قَد اُوقِدَ عَلَیهَا اَلفَ عَامٍ حَتّیٰ
سُوِّدَت وَاظلَمَت وہ آگ ایکہزار برس بھڑکائی ہے دہونکتے دہونکتے سرخ
ہوکر سیاہ ہوگئی ہے روشنی کا نام اسمین باقی نہین رہا فَتَلتَقِمُهُم عَن اَوَّلِهِم
اِلیٰ اٰخِرِهِم اس آگ ہبہب کا شعلہ بلند ہوکر آویگا اور لاشے ملعونونکی

نکل جاویگا لعنۃ اللہ علی الظالمین +

رطب چہٹا نخل ماتم کا بیان فضیلت جناب امیر علیہ السلام اور جناب رسولخدا کا مہمان ہونا گھر مین جناب سیدہؑ کے اور رطب بہشت کے لانی پنجتن پاک نے نوش فرمائے اور شہادت جناب امیر علیہ السلام کی **اغاز و شروع مجلس** اے شیعان علیؑ ابن ابیطالب اے محبان اسد اللہ الغالب تمہارا مولا مقبول رب جلیل ہے فخر ابراہیم و اسمعیل ہے فضائل جناب رسالتمآب کے بیان کرنے امر محال ہے علی صاحب فضل و مجد و کمال ہے علی کے رتبے نبی جانتے تہے خاتم الاولیا کو خاتم الانبیا پہچانتے تہے روایت ہی ابن عباس سے کہ جناب رسولخدا نے جناب امیر کی شان مین فرمایا لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ مِدَادٌ وَالْجِنُّ حُسَّابٌ وَالْاِنْسُ کُتَّابٌ مَا اَحْصَوْا مِنْ فَضَائِلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَضِیْلَۃً وَّاحِدَۃً اگر سارے باغون کے درختون کی قلم بناوین اور دریاے محیط کو سیاہی کے بدلے مصرف مین لاوین اور سب جن جمع ہوکر حساب کرین اور سب بنی آدم کتابت مین شتاب کرین ہرگز نہ لکھہ سکینگے فضیلت مین سے علیؑ مرتضےؑ کی ایک بہی فضیلت ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا دیکہا مین نے ابوذر کو کہ پردے سے کعبہ کے لپٹا ہوا پکارتا تہا کہ ایہا الناس جو مجہے پہچانتا ہے جانتا ہی اور جو نہین پہچانتا اُسکو معلوم ہو کہ مین ابوذر غفاری نبی کا صحابی و خادم ہون قال لَوْ صُمْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْاَوْتَارِ وَصَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَایَا مَا یَنْفَعُکُمْ حَتّٰی تُحِبُّوْا عَلِیًّا پہر کہا اگر روزے رکہتے رکہتے تار سے دبلے ہو جاؤگے سو کہہ کر اور نماز در رکوع و سجود کرتے کرتے پیرون کیطرح دوہرے خمدار ہو جاؤگے اس روزہ نماز کا نفع نہ ملیگا جبتک علیؑ مرتضےؑ کی محبت نہوگی شرط صحت عبادت

محبت شاہ ولایت ہے

علی کی دوستی ہے جزو ایمان	جسے الفت نہین ہے نا مسلمان
ہے شرط صحت طاعت یہ الفت	نہو الفت تو پھر طاعت ہی کلفت
وہ مومن ہے جسمین ہی حب حیدرؑ	جسے الفت نہین سگ سے ہی بدتر
علیؑ مرتضیٰ سے جو ہے بیزار	یقین جانو کہ اسکی مان ہی بدکار

روایت کی ہی جماعت اصحاب نے کہ ایک دن جناب رسولخدا جناب فاطمہ کے گھر رونق افزا ہوئے فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ اَنَا کِ ضَیْفُکِ اور فرمایا کہ ای فاطمہ آج مین تیرا مہمان ہون میری ضیافت کر فَقَالَتْ یَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ بُطَالِبَانِیْ بِشَیْءٍ مِنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَهُمَا شَیْئًا یَقْتَاتَانِ بِہٖ جناب فاطمہ نے عرض کی ای باباجان آج میرے گھر مین کچھہ حاضر نہین حتی حسنین مجھسے غذا مانگتے تھے کہ اپنے ساتھہ لیکر باہر کھیلنے جاوین مین نے بہت ڈھونڈھا تلاش کی کچھہ ہاتھہ نہ آیا کہ انکو کھلاتی یا ساتھہ کردیتی آخر بھوکھی بیٹھے ہی باہر نہین نکلے اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ باوجود معروض کے جناب رسولخدا داخل ہوئے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے ساتھہ بیٹھے فَاطِمَۃُ مُتَحَیِّرَۃٌ کَانَتْ کَیْفَ یَصْنَعُ فاطمہ زہرا اسوقت حیران و شرمندہ بیٹھی تہین کچھہ بیان مین نہ آتا تہا سوچتی تہین کہ کیا تدبیر کرون کہان سی لاؤن پیغمبرؐ کو کہلاؤن ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ نَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ وَاِذَا جَبْرَئِیْلُ قَدْ نَزَلَ بعد تہوڑی دیر کے جناب رسولخدا نے سر اٹہا کر آسمان کیطرف دیکھا ناگاہ جبریل نازل ہوئے فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَخُصُّکَ بِالتَّحِیَّۃِ وَ الْاِکْرَامِ اور کہا کہ یا محمد خدائے بزرگ و برتر تمکو سلام کہتا ہی اور تحیۃ و اکرام کا مخصوص کیا ہی وَیَقُوْلُ تَعَالٰی لَکَ قُلْ لِعَلِیٍّ وَیَا فَاطِمَۃُ وَیَا حَسَنُ وَیَا حُسَیْنُ اِنَّ

رب العزۃ علی انکم جیاع فای شئ یشتھون من فواکہ الجنۃ
اور فرمایا کہ یا محمد کہو علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ سے کہ خدا نے جانا کہ تم بہوکے ہو
پس کون میوہ چاہتے ہو میوہ ہاے بہشت سے جناب امام حسینؑ ازبسکہ کم سن
تہے کہنے لگے اے بابا امیر المومنینؑ اگر آپکا حکم ہو اے اماجان اگر تم اجازت دو
اے بہائی اگر تم مرخص کرو تو مین تمہارے واسطے جو میوہ بہشت کا مجہے مرغوب ہو
اللہ تعالے سے طلب کرون فقال جمیع قل یا حسینؑ ما شئت فقد
رضینا بما تختارہ سب نے جو شی سے کہا ای حسینؑ مانگ جو تیرا جی چاہے
تو ہمارا وکیل ہے سب راضی ہین جو تو طلب کریگا ہم بہی اسیکے طالب ہین فقال
یا رسول اللہ قل لجبرئیل انا نشتہی رطبا جنیا من غیر اوانہ
اسوقت حسینؑ بولے ای نانا جان جبرئیل سے کہو کہ ہم بے رت کا میوہ کہجور
چاہتے ہین فقال النبی قد علم اللہ تبارک و تعالی بنی نے فرمایا اے حسین
اللہ تبارک و تعالے نے التماس سنا میرے عرض کرنیکی احتیاج نہین ہے ثم قال
فاطمۃ قومی وادخلی البیت فاحضری لنا فیہ پہر جناب رسول خدا نے
کہا ای فاطمہ داخل ہو حجرے کی اندر اور جو کچہہ دیکہو لا کے حاضر کرو فقد خلت و رات
طبقا من البلور مغطی بمندیل من السندس الاخضر و فیہ رطب حتی جناب فاطمہ زہرا
حسب الامر حجرے کے اندر گئین دیکہا ایک طبق بلور کا دہرا ہے اسپر ایک رومال
باریک سبز سندس کا ڈہکا ہی اس طبق مین تازے توڑی ہوی کہجورین بہری
ہوئی ہین فقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وھی حاملۃ للمائدۃ یا فاطمۃ انی لک
ھذا المس فاطمہ زہرا وہ دسترخوان و طباق اٹہا کر لائین اور جناب رسول خدا کے
آگے مثل مریم بنت عمران مائدہ لئے ہوے آئین نبیؐ نے مانند زکریا پیغمبر کے پوچھا
اے فاطمہ یہ نعمت تیرے پاس کہان سے آئی یہ روزی طیب و طاہر کہانسی پائی

قالت ہو من عند اللہ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب کما قالت
مریم بنت عمران جناب فاطمہؑ نے عرض کی یارسول اللہ یہ نعمت عنایت خدا ہے میوہ
جنت الماویٰ ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے جسکو چاہتا ہی بیحساب و بیشمار روزی
دیتا ہے یہ قول فاطمہ زہرا کا بعینہ مریم کا مقولہ ہے کہ قرآن مین مذکور ہوا ہے فقام
النبی وتناول منہا الطبق فقدمہ بین ایدیہم جناب رسولخدا نے اُسوقت اوٹہکر
طباق و دسترخوان حضرت فاطمہ کے ہاتہہ سے لے لیا علی مرتضےٰؑ و حسنینؑ کے
آگے لاکر رکھا فاطمہؑ کو بہی لاکر بٹہایا آپ بہی بیٹھے ثم اخذ رطبۃ واحدۃ فوضعہا
فی فم الحسین فقال ھنیئا مریئا لک یا حسین بعد ازان پیغمبر خدا نے کہا بسم
اللہ الرحمن الرحیم پہر ایک کہجور کا دانا اُٹہاکر امام حسینؑ کے منہہ مین اپنے ہاتہہ
سے دیا اور فرمایا نوشجان ہو تجکو اے حسینؑ ثم اخذ رطبۃ اخری فوضعہا فی فم
الحسن وقال لہ ھنیئا مریئا لک یا حسن بعد ازان دوسرا دانہ رطب کا
اُٹہاکر امام حسنؑ کے منہہ مین دیا اور فرمایا نوشجان ہوا اے حسنؑ ثم اخذ رطبۃ
ثالثۃ فوضعہا فی فم الفاطمۃ الزہراء وقال ھنیئا مریئا لک یا فاطمۃ
پہر تیسرا دانہ اوٹہاکر فاطمہؑ کے منہہ مین رکہا اور فرمایا نوشجان ہو تجہے ای فاطمہ زہرا
اے مصفوبہ مقام انصاف ہی جنکے واسطے اللہ تعالیٰ جنت کے میوے بہجوائے
جبریل سر پر طبق رکہہ کر لاوے جناب محمد مصطفےٰ اپنے ہاتہہ سے کہلاوین اور امت
کے ہاتہہ سے بلا آوے کہ فاطمہ زہرا کا کہجور کا باغ ضبط ہو جاوے وہ
معصومہ حق سے محروم ہو کر ایک دانہ نہ پاوے حسنؑ مجتبےٰ زہر کا جام نوش فرماوے
حسینؑ مہمانِ کربلا تین دن کا بہوکا پیاسا سوکہی زبان اپنی ظالمون کو دکہاوے
پر کوئی ایک قطرہ پانی نہ پلاوے علی اصغر تیر کہاوے سکینہ پیاس سے بلبلاوے
کیا قیامت ہے کہ آل پیغمبر جب کوفے کے اندر اسیر ہو کر جاوین ظالم شادیانے

بجاوین بیمروت کوفی بچون کو صدقے کی کہجورین دیتے تہے باسی روٹیون کے ٹکڑے اونٹون پر پہینکتے تہے آل پیغمبر رو رو کر پکارتے اور کہتے تہے **نظم**

ہمکو تم صدقہ نہ دو آل پیمبر ہین ہم	کیا ہوا آج اگر بہوک سے مضطر ہین ہم
میوہ فردوس کے ہم لوگ ہین کہانیوالی	سختیان راہ خدا مین ہین اٹہانیوالی
آل اطہار تصدق کے سزاوار نہین	سوکہی خیرات کے ٹکڑے ہمین درکار نہین
ہمنے جنت کی کئی بار رطب کہائی ہین	خوان سر پر لئے جبریل امین آئے ہین

اے عزاداران فرزند فاطمہ زہرا تتمہ حدیث کو متوجہ ہوکر سنو ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَۃً رَابِعَۃً فَوَضَعَہَا فِی فَمِ عَلِیٍّ وَقَالَ ہَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ وَہٰکَذَا فَعَلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پہر پیغمبر خدا نے چوتہا دانہ کہجور کا اٹہا کر علی مرتضےٰ کے منہہ مین دیا اور فرمایا نوشجان ہو تجہکو یا علیؑ اور اسیطرح تین دانہ رسولخدا نے امیر المومنینؑ کے منہہ مین دی ہر مرتبہ یہ کلمہ آیا کہ گوارا ہوا اور نوشجان ہو تجکو یا علیؑ وَثَبَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ جَلَسَ ثَلٰثًا پہر رسولخدا جلدی سے اوٹہہ کہڑے ہوی پہر بیٹہہ گئی پہر استادہ ہوئے پہر جلوس فرمایا تین مرتبہ یہیم کہڑے ہوئے اور بیٹہے ثُمَّ اَکَلُوْا جَمِیْعًا مِنْ ذٰلِکَ الرُّطَبِ بعد ازان سب نے ملکر وہ رطب نوش کئے فَلَمَّا اکْتَفَوْا اِرْتَفَعَتِ الْمَائِدَۃُ اِلَی السَّمَآءِ ہرگاہ سیر ہوے پس گیا وہ دسترخوان بسوے آسمان بلند ہوکر بحکم خداے رحمان انکہونسے پنہان ہوگیا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا اَبَتِ رَاَیْتُ الْیَوْمَ مِنْکَ عَجَبًا اسوقت فاطمہ زہرا نے عرض کی اے بابا جان آج مین نے جناب سے ایک امر عجیب دیکہا ہے جناب رسالتمآب نے فرمایا اے فاطمہ اس امر عجیب کی تفسیر یہ ہے کہ اول رطب جو مین نے حسینؑ کو کہلایا میکائیل و اسرافیل پکارے نوشجان ہو تجہے اے حسینؑ اسوقت مین نے بہی موافقت فرشتون کی اور کہا نوشجان ہو تجکو اے حسینؑ بعد ازان دوسرا دانہ مینی حسنؑ کو جو تن

کھلایا جبریل و عزرائیل پکارے گوارا ہو تجکو اے حسنؑ مین نے بہی موافقت کی اور یہ کلمہ زبان پر لایا بعد ازان تیسرا رطب تجکو کھلایا ناگاہ دیکھا تو حوریان جنت مارے خوشی کے غرفون سے بہشت کے ہم سب پر مشرف ہوئی ہین پکار پکار کے مبارکباد دیتی ہین کہ نوشجان ہو تجکو اے بنت محمدؐ گوارا ہو تجہے اے خاتون جنت اُسوقت مین نے بہی اُنکے قول کی موافقت سے کہا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا فَاطِمَةُ جسوقت مین نے چوتہا دانہ لیکر امیر المومنینؑ کے مُنہہ مین رکہا ایک آواز الیہ تعالےٰ کی طرف سے آئی کہ فرمایا گوارا ہو نوشجان ہو تجہکو یا علیؑ مین نے بہی موافق قول خدا کے کہا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ پہر مین نے علیؑ کے مُنہہ مین دوسرا رطب دیا پہر تیسرا دانہ کہلایا ہر مرتبہ آواز حق سبحانہ تعالےٰ کی سُنی کہ فرمایا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ جب تین بار یہ آواز سُنی تو گہبراکر اُٹہہ کہڑا ہوا مین تین مرتبہ تعظیم رب العالمین بجالایا فَسَمِعْتُهُ يَا مُحَمَّدُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ نَاوَلْتَ عَلِيًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رُطَبَةً لَقُلْتُ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ بِغَيْرِ انْقِطَاعٍ سُنا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قسم ہے مجکو اپنی عزت و بزرگواری کی اے محمدؐ اگر تو علیؑ کے منہہ مین اسیطرح ایک ایک دانہ کہلاتا رہتا اُسوقت سے زمان قیامت تک ہر آئینہ مین کہے جاتا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ

نظم

الله الله کیا شرف ہے شاہ کا
ہے علی الحق ولی اللہ کا

اُس ولی پر یہ ستم ہووا دریغ
سجدے مین ظالم لگاوے سر پہ تیغ

زخمی ہو مسجد مین شیر کردگار
ہو نمایان زخم تیغ آبدار

خون سے ہو ریش مبارک باخضاب
ہر خضر د ہو جون شفق مین آفتاب

کیا شقی تہا ابن ملجم بدنہاد
کیا ستمگر تہا مُرادی نامراد

قتل حیدر کو کیا بہر قطام
واسطے زن کے کیا خونِ امام

روایت ہے عائشہ بنت ابی بکر سے کہ ایکدن مین نے جناب رسولخدا کو دیکھا کہ علیؑ کی گردن مین ہاتھہ ڈالے پیار سے منہہ چومتے تھے رو رو کر فرماتے تھے یا وَحِیْدُ الشُّہَیْدُ میرا باپ تجھپر فدا ہوا ے مسجد کوفہ مین شہید ہونے والے یہ کہتے تھے اور بار بار پسینہ علیؑ کے منہہ سے پونچھتے تھے اور اپنی روی مبارک پردہ ملتے تھے اور روایت ہی کہ جنگ خندق مین جسدن علیؑ کے سر پر عمر بن عبد ودنی زخم لگایا پس پیغمبر اُس گھاو کو اپنے ہاتھہ سے باندہتے تھے اور رو رو کر کہتے تھے اَیْنَ اَکُوْنُ اِذَا خُضِبَتْ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اُسدن مین کہان ہونگا جس روز یہ ریش مبارک اس سر کے لہو سے خضاب دار ہوجائیگی نظم

مسجد کوفے کے اندر یا علی — تیغ اس سر پر لگائیگا شقی
سجدے مین اس سر سے جاری ہوگا خون — ہوگا یہ روئے منور لالہ گون
مین نہونگا پاس تیرے اے اخی — کون وان خدمت کریگا اے ولی
خون مین آلودہ ہوگی ریش پاک — سر ترا تلوار سے ہو ویگا چاک
منہہ پہ خون بہ بہ کے ہردم آئیگا — تو ملیگا منہہ پہ یہ فرمائیگا
سرخرو مجھکو کیا اللہ نے — زخمی سجدے مین کیا گمراہ نے
اب کرونگا مین ملاقات رسولؐ — مجھپہ ہوویگی عنایات رسول
اب رہائی مین نے پائی قید سے — اب چھٹا اعدا کے مکر و کید سے

وا مصیبتاہ عبدالرحمان ابن ملجم ملعون نے رکن دین کو گرا دیا اونیسوین شب مسجد کوفی مین اُس جناب کے سر پر سجدہ مین وار لگایا شیر خدا کا خون خانۂ خدا مین بہایا ابن ملجم ملعون سے روایت ہی کہتا ہے کہ جو ضربت کہ امیرالمومنین کے سر مین نے لگائی تہی اگر تمام اہل زمین اُس ضربت کو تقسیم کرتے تو ساری خلائق ایکدم مین ہلاک ہوجاتی اس سبب سے کہ مین نے

وہ تیغ آبدار ہزار درہم دیکر مول لی تہی پہر ہزار درہم دیکر زہر کے پانی مین بجہائی
تہی آہ وہ ضربت قفائے سر پر حضرت کی پڑی مغز سر کاٹتی ہوئی پیشانی پر
جاکر ٹہری بلکہ جبین مبین شگافتہ تہی آہ ولیکن اُس شجاع غضنفر کی زبان
سے ہرگز صدائے آہ بلند نہوئی پس تلوار کہاکر کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَ
سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ یہ کہکر خاموش
ہوگئے مسجد مین لوگ رونے لگے شور قیامت برپا ہوا شاہزادے آئے حضرت
کو مسجد سے اٹہاکر گہر مین پہنچایا اہلبیتؑ نے رو رو کر زمین و آسمان کو
رولایا بیسوین تاریخ زہر کا اثر پاؤن پر ظاہر ہوا قدمہائے مبارک سوج
گئے اُس رات حضرت نے نماز بیٹہے بیٹہے پڑہی قیام کی طاقت نہ تہی
صبح کو فرمایا جسکا جی چاہے میری ملاقات کو آوے آخری دیدار دیکہہ جاوے
یہ خبر سنکر غول کے غول آتے تہے سلام کرکے آنسو بہاتے تہے امیر المومنینؑ
جواب سلام کا دیکر فرماتے تہے سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ یعنی جو
علوم و مسائل چاہو مجہسے پوچہو تحصیل علم کرلو کہ میرا سفر نزدیک ہے پہر مجہی
نہ دیکہو گے مگر اپنے سوال مختصر کرو بہت طول ندو کہ وقت بہت تنگ ہے
ضعف و نقاہت سے تمہارے امام کا سفید رنگ ہے الغرض لوگ سوال
کرتے تہے حضرت جواب سے نہال کرتے تہے ہر ایک کو وداع فرماتے تہے طاعت
و عبادت کی راہ بتاتے تہے جب اکیسوین رات ہوئی بدن مبارک پر اثر زہر کا ظاہر
ہوا ہرچند آب و طعام سامنے لائے کچہہ تناول نفرمایا لبہائے مبارک ذکر الٰہی
مین ہلتے تہے ماتہے سے عرق کے قطرے مروارید سے بڑے ڈہلتے تہے
دست مبارک سے پسینہ پونچہتے تہے اور اہلبیت سے فرماتے تہے کہ مین نے
اپنے عم رسولخدا سے سُنا ہے کہ جب مومن کی وفات نزدیک آتی ہے فریاد و

آہ اسکی موقوف ہوجاتی ہے قطرے عرق کے سفید موتی سے گرتے ہین
بعدازان اپنی اولاد اور اہلبیتؑ صغیر وکبیر کو بلایا ہر ایک کا نام لیکر فرمایا
اے حسنؑ اے حسینؑ اے محمدؑ اے عون اے عبد اللہ اے زینب ای کلثوم
اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ وَاَنْتُمَا مِنِّیْ وَاَنَا
مِنْکُمَا تم دونون مجھسے ہو مین تمسے ہون پھر باقی
فرزندونکو ارشاد کیا کہ تمھین وصیت کرتا ہون اولاد فاطمہؑ کی اطاعت کرنا
انسے جدا نہ رہنا پھر فرمایا اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکُمُ الْعَزَاءَ پھر فرمایا
خدا تمھین اس مصیبت مین جزائے خیر دے آگاہ ہو کہ مین آجکی رات تمسے
جدا ہوتا ہون سب فرزند زار زار رونے لگے اہلبیتؑ تصدق ہونے لگے
پھر امام حسینؑ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا یا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَنْتَ شَہِیْدُ ھٰذِہِ
الْاُمَّۃِ فَعَلَیْکَ بِالصَّبْرِ وَالتَّقْوٰی اور کہا اے ابا عبد اللہ الحسینؑ تو امت
کے ظلم سے شہید ہوگا تجکو لازم ہے کہ صبر اختیار کرے پرہیزگاری اپنا شعار
کرے ناگاہ جبین مبارک سے عرق نے جوش مارا زبان سے ذکر خدا جاری
ہوا منھہ قبلہ کیطرف پھرایا انکھونکو بند کیا دست وپا دراز کیے کہا اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پس ہمارے روح والا نے بطرف عالم بالا پرواز کیا زینب وام کلثوم نے گریبان
چاک کیے خاک اوڑائی امام زادون نے عمامے اوتارے اہلبیتؑ نے وا
واسیداہ کی نعرے مارے آسمان وزمین سے رونے کی آواز آتی تھی عرش تک
ماتمیون کی فریاد جاتی تھی زینبؑ مغموم بزبان حال یہ نوحہ جانسوز پڑھتی تھین

یہ زینبؑ نوحہ گر ہو کر پکاری	چلی کوفہ سے جنت کو سواری
میرے بابا خدا کی شیر ہے ہے	قفا پر چل گئی شمشیر ہے ہے

...امت ہے عبادت مین خدا کے	لعین نے تیغ سے گردن جدا کی
...ہین کیا مار بیٹھا تیغ ناری	ہوا دریاے خون گردنسے جاری

رطب ساتوان نخل ماتم کا۔ بیان مین ظلم بنی امیہ کے اور اہلبیتؑ حضرت کا یزید کے سامنے لیجانا اور اہلبیتؑ کا کلام کرنا اس سے اور امام زین العابدین علیہ السلام کا خطبہ پڑھنا۔ تواریخ اور اخبار مین منقول ہے اسّی برس چار ماہ ...ملک بنی امیہ نے سلطنت کے خطیبون کو یہ حکم دیا تھا کہ منبر پر چڑھین امیر المومنینؑ ...کہین جمعہ کے دن عیدون کے ایام مین علانیہ ممبرون پر یہ بے ادبی ہوتی تھی ...روح جناب رسالتمآب کی قبر کے اندر روتی تھی حَتّٰی وَاحِدٌ مِن خُطَبَائِهِم بِمِصرَ نَسِیَ اللَّعنَةَ فِی الخُطبَةِ یہانتک نوبت پہنچی تھی کہ خطیب ملعون نے مصر مین ایک روز خطبہ پڑھا اتفاقاً لعنت کرنا بھول گیا فَقَضَاهَا ...حِینَ ذِکرِهَا بعد منبر سے اوترنے کے ملعون کو یاد آیا بہ نیت قضا بد کہنے کا اعادہ کیا ...بَنٰی فِی ذٰلِكَ المَوضِعِ مَسجِدَ الذِّکرِ یَتَبَرَّکُونَ بِهٖ بعد ازان اُسی مکان پر بہ نیت کفارہ فراموشی ایک مسجد بنائی بہت سی لاگت لگائی اُسکا نام رکھا مسجد الذکر کہ لوگ اُس مسجد کی زیارت کو آتے تھے تبرک جان کر آنکھون سے لگاتی تھی ...دشمنان علیؑ ابن ابیطالب کو وہ مسجد عبادتگاہ تھی بنی امیہ کو اُس عمارت کی ...بڑی چاہ تھی ثُمَّ تَخَلَّفَ مِن بَعدِهِم عُمَرُ ابنُ عَبدِ العَزِیزِ وَدَفَعَ السَّبَّ عَن عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ بعد ازان سب ملعونون کے خلیفہ آخری بنی امیہ سے عمر بن عبد العزیز ...اُسکے وقت سے علیؑ کا برا کہنا موقوف ہوا اُسنے لوگون کو منع کیا کہ علیؑ چوتھا ...خلیفہ ہے اس ہزار ماہ مین امیر المومنین کو وہ سب بے ایمان ناسزا کہتے رہے بعد مین ...بنی امیہ کے بنی عباس کا دور ہوا آل پیغمبر پر زیادہ ظلم و جور ہوا اے محبان علی ...بنی امیہ کی بیحیائی گوش کرو دشمنون سے بیزاری کرو اہلبیتؑ کے ماتم مین نالہ و

زاری کرو کہ کیا ظلم و ستم ہوا اہلبیت عصمت پر روئے رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا دَعَی اللَّعِیْنُ
یَزِیْدُ ابْنُ مُعَاوِیَۃَ وَحَرَمِ الْحُسَیْنِ روایت ہے کہ جب
اہلبیت نبی و دختران رسول عربی اسیر و گرفتار ہو کر شام مین پہنچے یزید لعین نے
حکم کیا کہ قیدیان آل رسول کو حرم حسینؑ مقتول کو میرے سامنے لاؤ زینبؑ و کلثومؑ
کو میرے نزدیک بلاؤ واویلا ظالم بے حیا خوشامد کے مارے دوڑتے آئے ایک
باگ ڈور گھوڑے کی کھول کر لائے اہلبیت کو اُس رسّی سے اس طرح باندھا کہ
بڑھوں کے بازون مین پیچ دئے بچون کے گلون مین پھندے ڈالکر محکم کئے
ایک سرے مین امام زین العابدینؑ بیمار کو باندھا دوسرے سرے سے زینب دل فگار کو
باندھا بیچ مین صغیر و کبیر تھے ایک رسّی مین بندھے ہوئے ساری اسیر تھے فَلَمَّا
حَضَرُوْا عِنْدَہٗ جَعَلَ یَقُوْلُ مَنْ ھٰذِہٖ وَمَنْ ھٰذِہٖ چنانچہ اہلبیت جب اس حالت
سے دربار مین آئے بیحیا اپنی شادمانی اُسوقت اظہار کرتا تھا ایک ایک کا نام اپنے
ملازمون سے استفسار کرتا تھا کوفیون سے پوچھتا تھا وہ مو پریشان کون ہے وہ چاک
گریبان کون ہے اُس بی بی کا کیا نام ہے اُس گرفتار کا کیا نسب ہے فَقِیْلَ لَہٗ ھٰذِہٖ
اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَھٰذِہٖ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ ظالمون نے بتانا شروع کیا اشارہ
کیا اسیرون کی طرف اور کہا اے یزید وہ بی بی جو منھ پر بال بکھیرے روتی ہے نام اسکا
ام کلثوم فاطمہؑ کی بیٹی ہے اور وہ بی بی جو ہاتھون سے منھ چھپائے ہے زینب معصومہ
ہے نواسی پیغمبر کی کہلاتی ہے وَھٰذِہٖ اُمُّ ھَانِیْ وَھٰذِہٖ رُقَیَّۃُ وَھٰذِہٖ فاطمہ
بِنْتُ الْحُسَیْنِ اور جو حضرت زینب کے پہلو مین اشکبار ہے ام ہانی بنت جعفر
ہے وہ جو ام ہانی کے پاس گریبان چاک کئے ہے یہ مسلم کی زوجہ رقیہ دختر علیؑ ہے اسکے
شیر سے میدان مین مارے گئے سر انکے تنون سے اوتارے گئے ہین وَھٰذِہٖ سکینہ
بِنْتُ الْحُسَیْنِ اور یہ جو ننھی سی لڑکی نظر آتی ہے مارے ڈر کے چھپی جاتی ہے

لہو جاری ہی کرتا گلنار ہی رخسار پر ورم ہی لبون پر دم ہی کبود اُسکا سینہ ہے زہرا اُسکی دادی
ہی خود امام زادی ہے نام سکینہ ہے دوسری وہ ننہی سی لڑکی جو ہی وہ مسلم کی دختر ہے
یتیم بے پدر خستہ جگر ہی وہ بی بی جو رو خراشیدہ گریبان دریدہ زوجہ امام حسنؑ مادر قاسم
ہے وہ بی بی جو ننہا بچہ گود مین لئے غمدیدہ و محنت رسیدہ ہی زوجہ عباس علمدار
ماہ بنی ہاشم ہی وہ بی بی جسکے منہہ پر لہو بہرے شلوکے کا نقاب ہی شہربانو زوجہ حضرت
امام حسینؑ فرزند بوتراب ہی وہ ننہا سا بچہ جو کہڑا روتا ہے نام اُسکا محمد باقرؑ حسینؑ کا
پوتا ہے وہ جو جوان بیمار و زار و نحیف و ضعیف سر جہکائے استادہ ہی علی ابن الحسینؑ
یہی شاہزادہ ہی بڑا عابد و زاہد بڑا صابر و شاکر ہی ہمیشہ بیمار رہا دائم لرزے سے
بخار رہا ہمیشہ عبادت مین مشغول تہا اے محبان اہلبیت اُسوقت حضرت زینب
کے دل پر عجب طرح کا قلق تہا کلیجہ درد و غم کی شدت سے شق تہا رنگ مبارک
مارے غیرت کے فق تہا آنکہون سے دریائے اشک بہا ضبط کا دل غمدیدہ کو یارا نرہا
قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ يَا يَزِيْدُ مَا تَخَافُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مِنْ قَتْلِ الْحُسَيْنِ
اُسوقت نور دیدہ علیؑ و فاطمہؑ زینب مغمومہ نے پکار کر کہا اے یزید تیری دلمین
خوف خدا کا نہا کہ تو نے حسینؑ فرزند نبی کو بیگناہ قتل کروایا مَا كَفَاكَ حَتّٰى
تَسْتَحِثَّ حُرَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْعِرَاقِ اِلَى الشَّامِ پہر اُس خون ناحق پر بہی اکتفا
نکی حرم رسولخدا کو عراق سے شام مین بلوایا وَمَا كَفَاكَ اِنْتِهَاكَ حُرُمَتِهِنَّ
تَسُوْقُنَا كَمَا تَسُوْقُ الْاِمَاءُ عَلَى الْمَطَايَا بِغَيْرِ وِطَاءٍ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ
اے یزید آیا بس نتہا ہمارا کربلا مین لٹنا بیحرمت ہونا کہ تو نے ہمکو کہچوا منگوایا
اس ذلت سے آل پیغمبر کو شام مین بلایا جسطرح لونڈیان بندی مین پکڑ لاتی ہین
ننگے سر اونٹون پر سوار کئے شہر بشہر پہراتے ہین فَقَالَ لَهَا يَزِيْدُ اِنَّ اَخَاكِ
الْحُسَيْنَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يَزِيْدَ یزید ملعون نے جواب دیا کہ اے زینب

تیرے بہائی حسین نے بڑا دعوی کیا یعنی کہا کہ مین یزید سے افضل ہون وَاَبِیْ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْہِ وَاُمِّیْ خَیْرٌ مِنْ اُمِّہٖ وَجَدِّیْ خَیْرٌ مِنْ جَدِّہٖ اور میرا باپ یزید کے باپ سی بہتر ہے اور میری مان یزید کی مان سی اعلے ہے میرا جد یزید کے جد سی اشرف ہی حضرت زینب نے کہا میرے بہائی نے سچ کہا حق ہے مگر تجکو اس قول مین شک ہی آیا غلط ہی یزید نے جوابدیا فَقَدْ صَدَقَ فِیْ بَعْضٍ وَاَلْحَنَ فِیْ بَعْضٍ یعنی حسین نے بعضی بات سچ کہی اور بعضی بات مین خطا کی اَمَّا جَدُّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَہُوَ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ وَاَمَّا اُمُّہٗ خَیْرٌ مِنْ اُمِّیْ حق ہی کہ جد حسین کے پیغمبر ہین وہ ساری دنیا سے افضل ہین اور حق ہے کہ فاطمہ حسین کی والدہ میری والدہ سی افضل ہے وَاَمَّا اَبُوْہُ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ وَقَدْ حَاکَمَ اَبَاہُ اَبِیْ لیکن باپ اُسکا علی ابن ابیطالب کیونکہ میرے باپ معاویہ سی افضل ہے میرا باپ توحاکم تہا امیر کبیر تہا اُسکا باپ محکوم رہا حضرت زینب نے جواب دیا یزید کو کہ اے روسیاہ اگر حق تعالے کے نزدیک دنیا کی برابر پر پشہ کی قدر ہوتی ہر آئینہ نہ دیتا کافر کو ایک چلو پانی تیرا باپ اگر دنیا کا امیر تہا تو کیا شرف ہوا میرا باپ شاہ نجف اور بہائی شاہ کربلا کہلایا تیرا باپ گیا نیست ونابید ہوا میرا باپ بہائی شہادت پاکر ہر ایک زندہ جاوید ہوا ہمیشہ تا قیامت زندہ ہین مثل انجم تابندہ ہین رزق پہنچتا ہے عیش کرتے ہین نہ بیمار ہوتے ہین نہ مرتے ہین تیرا باپ مردہ و پلید ہی میرا باپ زندہ و شہید ہے بہر حال در خیبر کنندہ افضل ہے اُسوقت یزید لعین شرمندہ ہوکر ابن زیاد کو گالیان دیکر کہنے لگا خدا لعنت کرے ابن زیاد مرجانہ کو کہ اُسنے حسین کو شہید کیا ظلم شدید کیا میری مرضی نہتی کہ حسین مقتول ہو برباد خاندان رسول ہو زینب یہ سنکر زار زار روئی ثُمَّ قَالَتْ یَا یَزِیْدُ مَا قَتَلَ الْحُسَیْنَ غَیْرُکَ وَلَوْلَاکَ لَکَانَ ابْنُ مَرْجَانَۃَ اَقَلَّ وَاَذَلَّ

پہر زینب نے کہا اے یزید حسینؑ کا قاتل توہی ہے اگر تو نہوتا تو عبید اللہ ابن مرجانہ کیا چیز تہا حقیر و ذلیل نالچیز تہا اِنَّمَا خَشِیْتَ مِنَ اللّٰہِ بِقَتْلِہٖ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْہِ وَفِیْ اَخِیْہِ الْحَسَنِ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یزید کیا بجہے خوف خدا نہ آیا جو تو نے حسین کو ذبح کروایا بدرستیکہ پیغمبر حسینؑ کی شان مین فرماتے ہین حسنینؑ دونو سردار ہین جوانان اہل جنت کے فَاِنْ قُلْتَ لَا فَقَدْ کَذَبْتَ وَاِنْ قُلْتَ نَعَمْ فَقَدْ خَصَمْتَ بِنَفْسِکَ پس اگر تو اِس حدیث کا منکر ہوا تو بیشک کاذب و مرتد ہوا یہ حدیث مشہور و متواتر ہے حسنینؑ کی فضیلت مین صادر ہے ساری امت گواہ ہے کہ قول رسول خدا ہے اگر تو نے حدیث کی تصدیق کی تو تو اپنے نفس کا آپ دشمن ٹہرا یعنی اگر تو جوانان بہشتی سے ہوتا اپنے سید و سردار کو دریائے خون مین نہ ڈبوتا۔ فَقَالَ یَزِیْدُ ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ فَبَقِیَ خَجْلَانًا یزید لعین یہ آیت زبان پر لایا ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ ط یعنی ہم ذریت عبد مناف ہین آپسمین ایک ہین دل ہمارے صاف ہین یہ کہتے تو کہا ولیکن اپنے جواب ضعیف سے آپہی شرمندہ ہوکر چپ رہا وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ لَا یَرْتَدِعُ عَنْ غَیِّہٖ وَبِیَدِہٖ قَضِیْبٌ یَنْکُتُ بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِؑ باوجود سننے حدیث شریف کے ظالم اپنی گمراہی سے باز نہ آتا تہا خدا و خلق سے نہ شرماتا تہا آہ واویلا اُسوقت اُس لعین کے ہاتہہ مین ایک چہڑی تہی اور تخت کے نیچے سر امام مظلوم کا سونے کے طشت مین دھرا تہا خون سے چاند سا روے منور بہرا تہا ظالم چہڑی حسینؑ کے دانتون پر مارتا تہا اور پکارتا تہا اور یہ بین کرتا تہا

نظم

تہی اس قتیل کے یاقوت رنگ لب کیا خوب	گھر کیطرح تہے دندان بہی جسکے سب کیا خوب
دیکھکر نہ رہا انکو ضبط شیون وشین	پکارین زینب وکلثوم یا امام حسینؑ

تمہاری دانتون پہ ظالم چہری لگاتا ہی — کوئی محب نہین اگر تمہین بچاتا ہی
ہمارے ہاتہہ بندہی ہین اسیر ہین شاہا — جگر کو چہید رہی غم کے تیر ہین شاہا
مدد کو آوی تمہاری خدا کرے زہرا — چہڑی کو دانتون سے اگر جدا کرے زہرا
تمہارا خون مین چہرہ بہرا ہوا دیکہے — سر بریدہ لگن مین دھرا ہوا دیکہے

فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ وَاَحْبَابِ الْحُسَيْنِ يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ ابْنُ اَرْقَمَ ناگاہ ایک مرد مومن یزید کی مجلس مین آیا کہ وہ اصحابی تہا رسول الثقلین کا نام اسکا زید بن ارقم تہا دین مین استوار و محکم تہا اسنے جو یہ حال دیکہا انکہون مین لہو بہر آیا بیتاب ہوکر نعرہ مارا یزید کو ڈرایا قَالَ لَهٗ يَا يَزِيْدُ اِرْفَعْ قَضِيْبَكَ عَنْ شَفَتَي ابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای یزید ظالم خدا لعنت کرے تجہپر خدا تیرا ہاتہہ کاٹے یہ کیا ظلم ہے یہ کیا بیحیائی ہے جلد اوٹہا اپنی چہڑی ہونٹون پر سے فرزند فاطمہ بنت رسول اللہ کے فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقَبَّلُهُمَا مَرَّاتٍ كَثِيْرَةً قسم ہی اس خدا کی جو وحدہ لاشریک ہی مین نے بارہا دیکہا ہی کہ محمد عربی ان ہونٹونکو چوم چوم کے پیار کرتے تہے وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِاَخِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَيْنِ وَدِيْعَتِيْ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ اور جناب رسالت پناہ یون فرماتے تہے حسینؑ کے حق مین اور اسکے بہائی کی شان مین خداوندا یہ دونون نواسے میرے امانت ہین مسلمانون کے پاس امت کو سونپے ہین اَنْتَ يَا يَزِيْدُ هٰكَذَا يَفْعَلُ بِوَدَائِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور تو اے یزید بیحیا بدسلوکی کرتا ہے پیغمبر کی امانت سے

نظم

لگا یہ سنکے سب دربار رونے — لگے حضرت کے ماتمدار رونے
یہ غل تہا واامّاما واحسینا — توگل تہا وا امّاما وا حبیبا
ترا سر خون مین ڈوبا طشت مین ہی — ترا تن دہوپ کہاتا دشت مین

لب و دندان پہ اب پڑتی ہین چھڑیان	ہوئین بیقدر یہ موتی کی لڑیان
نبی اِن موتیون کے جوہری تھے	وہ اس سلک گہر کے مشتری تھے

فقال اِنّ یزِید لعنۃُ اللہِ اَمَرَ بِہٖ فَسُجِنَ حتّٰی نُقِلَ اَنّہٗ مَاتَ وَھُوَ فِی السِّجنِ راوی کہتا ہی یزید پلید غصّہ ہوا حکم کیا کہ زید کو قید کرین چنانچہ کہتے ہین کہ وہ قید مین رہا یہانتک کہ قید خانہ کے اندر وفات پائی خدا اُسپر رحمت کرے قَالَ ثُمَّ اِنَّ یَزِیدُ اَمَرَ الخَطِیبَ اَنْ یَصعَدَ المِنْبَرَ وَیَسُبَّ عَلِیًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَینَ قَالَ فَافعَلْ ذٰلِکَ راوی کہتا ہے پھر یزید نے خطیب کو حکم کیا کہ منبر پر چڑہے اوّل خطبہ پڑہے بعد ازان بد کہے علی ابن ابیطالب سے نیکنام کو اور ہجو کرے برا کہے حسنینؑ علیہما السلام کو خطیب شقی منبر پر آیا اور حکم یزید پلید بجالایا اوّل ابوسفیان کی مدح و ثنا کی اور آلِ پیغمبر کی ہجو و مذمت کی بنی امیہ کی ستایش مین بہت سا جہک مارا آل احمد مختار کو برا کہا فَقَالَ زَینُ العَابِدِینَ سَاَلتُکَ بِاللہِ اِلَّا مَا اَذِنتَ لِی بِالصُّعُودِ عَلَی المِنبَرِ وَ اَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ فِیہِ لِلہِ رَضِیٌّ وَلِاُمَّتِہٖ فِیہِ صَلَاحٌ فَاسْتَحْیٰی مِنہُ فَاَذِنَ لَہٗ اُسوقت امام زین العابدینؑ اسیر ناتوان نیم جان نے کہا کہ اے یزید پلید مین تجہسے ایک سوال کرتا ہون میرا سوال رد نکر مجہے منبر پر جانے دے انشاء اللہ تعالے وہ کلام کرونگا ایسا خطبہ پڑہونگا کہ جس سے خدا راضی ہو اور امت کی صلاح و بہتری ہو یزید ملعون شرمایا اور اذن دیا ثُمَّ اِنَّ زَینُ العَابِدِینَ صَعِدَ المِنبَرَ وَجَعَلَ یَتَکَلَّمُ بِعَذبِ مَنطِقِہٖ وَفَصَاحَۃِ لِسَانِہٖ وَدَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ بَینَ عَینَیہِ بَعدَ اَن حَمِدَ اللہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ اُسوقت حضرت امام زین العابدینؑ منبر پر گئے اور خطبہ شیرین زبانی سے فصاحت لسانی سے پڑہنے لگے دلیلین نبوت کی بعد حمد و ثنا خدا کے بیان کرنے لگے یَا مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ عَرَفَنِی فَقَدْ

عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا اُعَرِّفُہُ بِنَفْسِیْ اَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْطَالِبْ عَلَیْہِ السَّلَامُ فرمایا اے جماعت مردم جو مجھے پہچانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا
ہے اسے بتاتا ہون کہ مین علی ابن الحسین علی ابن ابیطالب کا پوتا نور عین ہون
اَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ مین فرزند ہون محمد چراغ منبر کا اَنَا ابْنُ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ
مین ہون فرزند پیغمبر بشیر و نذیر کا اَنَا ابْنُ صَرِیْعِ بِکَرْبَلَاءِ مین بیٹا ہون
شہید کربلا کا جسکی لاش ابتک میدان مین بے گور و کفن زمین پر دہوپ
کہاتی ہے اَنَا ابْنُ الْمَجْزُوْدِ الرَّاسِ مِنَ الْقَفَا مین فرزند ہون اُس ذبیح کا
جسکا گلا آگے سے نہین کاٹا بلکہ قفا پر سے خنجر چلا کر سختی سے بدن سے سر جدا
کیا اَنَا ابْنُ الْعَطْشَانِ حَتّٰی قَضٰی مین فرزند اُس امام تشنہ لب کا ہون جو تین دن
نہر کے کنارے پیاسا رہا جتنے پیاسا ذبح ہوا پانی نہ پایا اَنَا ابْنُ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰہُ
وَلَایَتَہٗ عَلَی الْاُمَّۃِ کُلِّہَا مین فرزند ہون اُس امام مظلوم کا جسکی محبت و مودت
اللہ تعالے نے فرض کی ساری امت پر اَیُّہَا النَّاسُ فَضَّلَنَا اللّٰہُ بِخَمْسِ خِصَالٍ
فِیْنَا الشُّجَاعَۃُ وَالسَّخَاوَۃُ وَالْہُدٰی وَالْحُکْمُ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ
الْمَحَبَّۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ آگاہ ہو اے گروہ مردم اللہ تعالے نے ہمکو افضل بنایا ہے
فضیلت دی ہے پانچ خصلتین عطا کی ہین پہلی شجاعت اور سخاوت اور
ہدایت اور عدالت اور محبت و مودت ہمارے مومنون کے دل مین ڈالی
ہے قَالَ فَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَقَطَعَ خُطْبَتَہٗ راوی کہتا ہے یزید ملعون نے اشارہ
کیا موذن کھڑا ہو کے اذان کہنے لگا خطبۂ امام کا ناتمام رہا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَبَکٰی زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ فَقَالَ یَا یَزِیْدُ مُحَمَّدٌ
جَدِّیْ اَمْ جَدُّکَ فَقَالَ بَلْ جَدُّکَ جب موذن اس مقام
پر پہنچا کہ اشہد ان محمد رسول اللہ اسوقت حضرت امام زین العابدین نے روکر

پھر پوچھا اے یزید محمدؐ میرے جد تھے یا تیرے ظالم نے جواب دیا تمہارے جد تھے میری لاہی تھی
فَقَالَ قَتَلْتَ وَلَدَهٗ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ جَوَابًا امام نے کہا پھر تو نے محمدؐ کے نواسی کو
کیون قتل کیا اپنے پیمبر زادے کا سر کیون کاٹ لیا حسینؑ کو کیون پیاسا مارا پانی ندیا
شقی نے کچھ جواب ندیا سکوت کیا قَالَ ثُمَّ اِنَّ الْمِنْهَالَ یَقِیْ عَلِیَّ ابْنِ الْحُسَیْنِ
فَقَالَ لَهٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ راوی کہتا ہے
بعد اسکے ایک مرد مومن تھا منہال اسکا نام تھا اُسنے حضرت امام زین العابدینؑ کو
دیکھکر پوچھا کہ کیونکر صبح کی تمنے اے فرزند رسولخداؐ کے فَقَالَ کَیْفَ اَصْبَحَ مِنْ قُتِلَ
بِالْاَمْسِ اَبُوْهُ وَاَهْلُهٗ وَهُوَ مُتَوَقِّعُ الْمَوْتِ بَعْدَهُمْ پھر حضرت نے فرمایا اے منہال کیا حال
پوچھتا ہے اُسکی صبح کا کہ جسکا باپ قتل ہوا ہو بھائی بند خویش و پیوند مارے گئے ہون
اور وہ آپ بھی متوقع موت کا ہو بعد اپنے باپ بھائیون کے قَالَ اَصْبَحَتِ الْعَرَبُ
یَفْتَخِرُ عَلَى الْعَجَمِ لِاَنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُمْ وَنَحْنُ اَهْلُ الْبَیْتِ اَصْبَحْنَا
مَظْلُوْمِیْنَ مَقْتُوْلِیْنَ مُشَرَّدِیْنَ پھر فرمایا عرب صبح کرتے ہین
تو فخر کرتے ہین عجم پر کہ محمدؐ عربی ہم مین سے ہی اور ہم محمدؐ عربی کی اہلبیتؑ نے صبح کی اُسحالت
مین مظلوم ہوئے مقتول ہوئے وطن سے آوارہ ہوئے پردیس مین اسیر ہوئی شہر بشہر
مارے مارے پھرے قَالَ فَعَلَتِ الْاَصْوَاتُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ حَتّٰى خَشِيَ يَزِيْدُ
الْفِتْنَةَ راوی کہتا ہے یہ کلام دردناک امام سے سنکر زن و مرد چلا چلا کر رونے لگے
واحسینؑ کی آواز بلند ہوئی یہان تک کہ یزید ڈرنے لگا کہ مبادا فتنہ و فساد برپا ہو
اُسوقت اسیران اہلبیتؑ مین کہرام برپا تھا ہر کسی کی زبان پر وا سیدا و ا جاما و ا امام
تھا یہ نوحہ جانگداز بزبان حال پڑھ پڑھ کر سینہ و سر پیٹتے تھے ماتم مین مشغول تھے **نظم**

واامام وا امام واحسینؑ واحسینؑ مرگئے سب امیر لٹ گئے ہم اسیر		سید تشنہ کام واحسینؑ واحسینؑ ہوگیا قتل عام واحسینؑ واحسینؑ

ہم ہوے خار زار ہم ہوئے بیوقار	گرد ہے اب ازدحام واحسینؑ واحسینؑ
سوگ مین ہم ہین غریب روتی ہیراب بانصیب	ہنستی ہین اب اہل شام واحسینؑ واحسینؑ
ہو گئے ہم سب تباہ مرگیا ہی بادشاہ	لٹ گیا ہی گہر تمام واحسینؑ واحسینؑ
عمر بہر زار زار روینگے سوگوار	ہی یہی ماتم مدام واحسینؑ واحسینؑ

رطب آٹھوان نخل ماتم کا - بیان جور بنی عباس اور قتل ہونا ساٹھہ سید کا اور ہمکلام ہونا شمر لعین کا حضرت سے اور شہادت حضرت امام حسینؑ

اغاز داستان اے تعزیہ داران حسینؑ اے ماتمیان سبط رسول الثقلین آل پیمبر کی مصیبت متوکر استماع کرو اپنے جام چشم کو اشک حسرت وغم سے لبریز کرو ہمیشہ ذریت رسولؐ مبتلاے رنج وبلا رہے مدام خون بیگناہان کی نہر خنجر سے بہی ہے ہزار مہینے خلفائے بنی امیہ کا ظلم وجور رہا بعد بنی امیہ کے عباسیون کا دور دورہ رہا سادات بنی فاطمہؑ کے خون ہردم ہوے بنی امیہ دفع ہوے تو بنی عباس آئے وہ دون مضمحل ہوے تو لسناس آئے فتولے بَعْدَهُمْ اَحْمَدُ الْمَعْرُوْفُ بِالسَّفَّاحِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ بعد بنی امیہ سلطنت کا مالک ہوا خروج کیا احمد سفاح نے کہ پر وتا عباسؔ کا ہی عباس پیغمبرؐ کے چچا تہے ان عباسیون نے خاندان نبوت سے بڑی عداوت کی انتہائی بیمروتی وشقاوت کی حتے منصور دوانقی جو دوسرا خلیفہ ہوا قتل سادات اُسکا وظیفہ ہوا بغداد مین جب مسجد جامع بنائی سادات کے سر کاٹ کے سر کا ٹکر نیومین چنواے اینٹ پتہر کی عوض سادات کے سر کٹ کر آتے تہے چونے کیساتہ دیوار مین چنی جاتے تہے شوق الرقہ مین جب اسطرح عمارت اٹہائی سیدون کے سرون سے نیو چنوائی جب متوکل با اللہ لعنت اللہ مسلط ہوا بہت سے سادات عظام شیعہ خاص ائمہ امام علیہم السلام قتل ہوے شعرا کو حکم ہوا کہ علیؑ وفاطمہؑ کی ہجو کہو چنانچہ

ابن مغیرہ اور ابن سکرہ نے ہجو کہی خدا اُنپر لعنت کرے قبرین انکی آگ سے بھرے
پھر متوکل لعین نے امر کیا کہ بناے قبر امام حسین علیہ السلام گرادین قبر کا نشان
مٹادین کوئی زیارت کو نجاوے حسینؑ کا نام زبان پر نہ آوے بلکہ بہت دن تک
زراعت کی فرات کا پانی کاٹ دیا کہ قبر امام حسینؑ بہ جاوے نشان نظر نہ آوے
ولیکن جب پانی قبر منور کے قریب پہنچا حائر ہوا معجزہ جناب سید الشہدا ظاہر ہوا
حضرت امام موسی کاظمؑ و امام محمد تقیؑ و امام علی نقی علیہم السلام کی جان گنوائی
ہزارون سادات قتل کیے جنے ستونون و دیوارون مین ہارون رشید ملعون
نے چہہ سو بنی فاطمہ ایک جگہہ پر مارے ایک رات ساٹھہ سیدون کے سر اوتارے
رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْبَزَّازِ النَّیْشَاپُوْرِیْ روایت ہی عبد اللہ بزاز کے بیٹے
نیشاپور کے باشندہ سے قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ حُمَیْدِ ابْنِ قَحْطَبَۃَ الطَّائِیْ
مُعَامَلَۃٌ عبد اللہ کہتا ہے کہ مجہہ مین اور حمید بن قحطبہ مین معاملہ تہا فَدَ
خَلَتْ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ عَلَیْہِ فَبَلَغَہٗ قُدُوْمِیْ فَاسْتَحْضَرَنِیْ لِلْوَقْتِ
ایک مرتبہ مین اُسکی ملاقات کے ارادہ سے طوس مین وارد ہوا حمید بڑا آدمی تہا
ہارون رشید کے ملازمون مین سردار و عزت دار تہا فی الفور خبر دارون نے
میری خبر اُسکو پہنچائی چوبدار میرے لینے کو آیا دَعَلَیَّ ثِیَابُ السَّفَرِ لَمْ اُغَیِّرْھَا
وَذٰلِکَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَقْتَ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ مین میلے کپڑے سفر کے پہنے تہا
پوشاک بدلنے کی فرصت نہوئی اور وہ ایام تہے ماہ مبارک رمضان کے ظہر کا وقت
تہا مین چار و ناچار چوبدار کے ہمراہ روانہ ہوا فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ رَأَیْتُہٗ فِیْ بَیْتٍ
یَجْرِیْ فِیْہِ الْمَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَجَلَسْتُ جب اُسکے گھر مین داخل ہوا
دیکہا مین نے کہ ایک مکان نفیس مین نہر جاری کے کنارے مسند پر بیٹہا ہی مین نے
سلام کیا بیٹہا صحبت مین شریک ہوا فَاُوْتِیَ بِطَشْتٍ وَاِبْرِیْقٍ فَغَسَلَ

یَدَہٗ ثُمَّ اَمَرَنِیْ فَغَسَلْتُ یَدِیْ وَاُحْضِرَتِ الْمَائِدَۃُ وَذَھَبَ عَلَیَّ اَنِّیْ
صَائِمٌ وَاِنِّیْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ ذَکَرْتُ وَاَمْسَکْتُ اسدم ایک خادم طشت وآفتابہ
سامنے لایا حمید نے ہاتھہ دھوئے پھر مجھسے کہا کہ اے عبد اللہ ہاتھہ دھو مین نے
بھی دھوئے دسترخوان بچھا مین نے روزے کو فراموش کیا یاد نرہا کہ ماہ رمضان
ہے کھانا کھانے لگا دفعتہ یاد آیا کہ مین آج روزے سے تھا مین نے ہاتھہ
کھینچا امساک کیا فَقَالَ لِیْ حُمَیْدُ مَالَکَ لَا تَاکُلُ حمید میری طرف دیکھکر
بولا کیا ہوا کیون نہین کھاتا فَقُلْتُ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ ھٰذَا شَھْرُ رَمَضَانَ وَلَسْتُ
بِمَرِیْضٍ وَلَا بِیْ عِلَّۃٌ تُوْجِبُ الْاِفْطَارَ وَاِنِّیْ لَصَحِیْحُ الْبَدَنِ
مین نے کہا اے امیر ماہ رمضان ہے مین مسافر و بیمار نہین کوئی سبب افطار
نہین تندرست و مقیم ہون روزہ مجھپر فرض ہے ثُمَّ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ وَبَکٰی
فَقُلْتُ لَہٗ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ مَا یُبْکِیْکَ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ یہ بات سنکر حمید
کی انکھہ سے آنسو جاری ہوئے جب کھانے سے فارغ ہوا مین نے پوچھا اے امیر
تو اسوقت کیون رویا رقت کا سبب کیا تھا فَقَالَ اَنْفَذَ اِلَیَّ ھَارُوْنُ
الرَّشِیْدُ وَقْتَ کَوْنِہٖ بِطُوْسٍ فِیْ بَعْضِ اللَّیْلِ اَنْ اَجِبْ
حمید نے رو رو کر اسوقت یہ قصہ میرے آگے بیان کیا کہ اے عبد اللہ چند دنون مین
خلیفہ ہارون الرشید طوس مین مقیم تھا مین اسکا ملازم قدیم تھا ایک رات چوبدار
بھیجکر مجھکو بلایا فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ رَاَیْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ سَیْفًا مَسْلُوْلًا وَشَمْعَۃً
مُسْرَجَۃً وَخَادِمًا جب مین حضور مین حاضر ہوا دیکھا اکیلا خلیفہ مسند پر بیٹھا ہی ایک
ننگی تلوار آگے دھرے ہی شمع روشن ہی ایک خدمتگار سامنے کھڑا ہے فَلَمَّا قُمْتُ
بَیْنَ یَدَیْہِ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیَّ فَقَالَ کَیْفَ طَاعَتُکَ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ جب مین خلیفہ کے
سامنے آکر کھڑا ہوا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا پھر پوچھا کہ اے حمید کس مرتبہ مین تو

مطیع ہے امیر المومنین کا یعنی فرمان برداری مین ناقص ہے یا کامل ہے فقلت
فی نفسی مین نے اپنے دلمین کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون فتبسم
ضاحکاً فقلت بالنفس والمال اپنے دل مین مین نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ آج نہین جان
بچنی کی خلیفہ مجھے قتل کیا چاہتاہی یہ میری موت کا سامان ہے یہ شمشیر میرے واسطے
عریان ہے رنگ میرا زرد ہوگیا دست وپا مین رعشہ ہوا جواب دینے کا زبان کو یارا
نرہا جب خلیفہ نے میرا حال متغیر پایا سمجہا کہ ڈر گیا رعب مین آیا میرے حال کو دیکھکر
مسکرایا پہر ہنسکر کہا تجکو آیا اپنی جان کا خوف آیا اُسوقت میرے ہوش و حواس
درست ہوئے مین نے عرض کی اے امیر جان ومال سے فرمانبردار ہون فاطرق
ثم امر لی بالانصراف فلم البث فی منزلی حتی عاد الی الرسول فاتی الامیر بات سنکر خلیفہ
نے سر جہکایا دل گرفتہ ہوکر فرمایا کہ جا اپنے گھر کو مین نے جان پائی رخصت ہوکر
گھر آیا شکر خدا کا بجالایا ہنوز اپنی جگہہ پر درست نہ بیٹھا تہا کہ دفعتہً چوبدار پہر
پہنچا پکارا چل خلیفہ نے یاد کیا ہے فقلت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون
مین نے دل مین اب کی بار جان بچنی دشوار ہے اخاف علی نفسی ان یکون
عزم علی قتلی وانہ لما رای استحی منی مجکو اپنی جان کا خوف تہا یہ یقین ہوگیا تہا
خلیفہ مجہے قتل کیا چاہتا ہے پہلی مرتبہ میری اجل نہتی مجھے دیکہکر شرمایا اب کی مرتبہ
نہین چہوڑتا پیغام قضا آیا فعدت الیہ فقمت بین یدیہ فرفع راسہ
فقال کیف طاعتک لامیر المؤمنین چار ونا چار گیا خلیفہ نے سر اٹہا کر میری طرف دیکھا
کہا مجہے امیر مومنان کا کس مرتبہ مین فرمان بردار ہے فقلت بالنفس والمال
والاہل والولد فتبسم ضاحکاً ثم اذن لی بالانصراف
مین نے عرض کی امیر پر میری جان فدا مال تصدق اہل وعیال قربان یہ سنکر
ہنسا ولیکن خوش نہوا مجکو رخصت کیا فلما دخلت منزلی عاد الی الرسول

فَقَالَ اَجِبْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَحَضَرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُوَ عَلٰی حَالَۃٍ فَرَفَعَ
رَاْسَہٗ وَقَالَ کَیْفَ طَاعَتُکَ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ جب مین نے اپنے گھر مین قدم رکہا
پہر چوبدار آکر پکارا چل خلیفہ تجہے بلاتا ہی پہر تیسری بار مین سامہنے آیا اُسی جالسے
مسند پر بیٹہا تہا پہر سر اٹہا کر پوچہا کہ کس درجہ مین امیر مومنان کی ارادت
و اطاعت کا دعوی رکہتا ہے بیان کر فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَھْلِ
وَالْوَلَدِ وَالدِّیْنِ اس مرتبہ مینی کہا میری جان و مال و اہل و عیال او لاد گھر بار
و عزت و دین و ایمان امیر پر نثار و تصدق و قربان ہے فَضَحِکَ ثُمَّ قَالَ
خُذْھَا السَّیْفَ وَامْتَثِلْ مَا یَاْمُرُکَ بِہٖ ھٰذَا الْخَادِمُ اُسوقت شاد ہو کر بہر
کہ یہ شمشیر برہنہ اٹہا لے اور اس خادم کے ساتہہ جا جو کچہہ حکم کرے بجا
قَالَ وَتَنَاوَلَ الْخَادِمُ السَّیْفَ وَنَاوَلَنِیْہِ وَجَآءَ بِیْ اِلٰی بَیْتٍ
بَابُہٗ مُغْلَقٌ فَفَتَحَہٗ حمید کہتا ہی اُسوقت خادم نے ننگی شمشیر
خلیفہ کے آگے سے اٹہا کر میرے ہاتہہ مین دی اور مجہے اپنے ساتہہ لیکر چلا
گھر کے دروازے پر آیا قفل اُسکا کہولا مجہے اندر لیگیا فَاِذَا فِیْہِ بِئْرٌ فِیْ
وَسَطِہٖ ثَلٰثَۃُ بُیُوْتٍ اَبْوَابُھَا مُغْلَقَۃٌ ناگاہ مین نے دیکہا ایک
وسیع ہے بیچ مین اُسکے ایک کنوان عمیق ہے اور تین حجرے اُس گھر
دروازون مین قفل لٹکتے ہین فَفَتَحَ بَابَ بَیْتٍ مِنْھُمْ فَاِذَا فِیْہِ
عِشْرُوْنَ نَفْسًا عَلَیْھِمُ الشُّعُوْرُ وَالذَّوَائِبُ شُیُوْخٌ وَکُھُوْلٌ
مُقَیَّدُوْنَ اُسوقت خادم نے ایک حجرے کا قفل کہولا
وا کیا مین نے دیکہا تو اُسکے اندر بیس آدمی قید ہین گورے گورے چہرہ زرد
ہین سر مین اُن کے بڑے بال ہین لنبے لنبے گیسو سنبل سے چہوٹے ہوئے
کچہہ بوڑہے ریش سفید ہین کچہہ نوجوان ہین کسیکی داڑہی سیاہ ہے کسیکی مسین بہیگی

سیکا سبزہ خط نودمیدہ ہی کوئی جوان نورسیدہ ہے فَقَالَ لِی اَنَّ اَمِیْرَ
المُؤمِنِین یَاْمُرُکَ بِقَتْلِ ھٰؤُلَاءِ خادم نے اسوقت مجھسے کہا کہ خلیفہ کا حکم ہی
اس تیغ سے ان سبکو قتل کرو وَکَانَ عَلَوِیِّیْنَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَۃَ
ین نے جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ وہ سب کے سب سادات حسنی و حسینی تھے
طمہ زہرا و علی مرتضے کی نسل سے انکی صورتین دیکھکر میرا دل بھر آیا فَجَعَلَ یُخْرِجُ
وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَاَضْرِبُ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی اٰخِرِهِمْ
ثُمَّ دَمٰی بِاَجْسَادِهِمْ وَرُؤُسِهِمْ فِیْ تِلْکَ الْبِئْرِ خادم ایک ایک
سید کو نکال کر سامنے لاتا تھا واہ محمداہ واجداہ واغریباہ کہہ کہکر ہر ایک چلاتا تھا
ین تلوار سے سر اوڑا دیتا تھا ایک وار مین گرا دیتا تھا یہانتک کہ بیس کے بیس
شہید کئے اور گھر کا صحن مسلخ کے مانند بنی فاطمہ کے خون سے سرخ نظر آتا تھا
ر بدن صحن مین تڑپتے تھے پھر اس خادم نے وہ سر و بدن اٹھا اٹھا کر کنوین
کے اندر ڈال دئے جب اس کام سے فارغ ہوا ثُمَّ فَتَحَ بَابَ بَیْتٍ اٰخَرَ
فِیْهِ عِشْرُوْنَ نَفْسًا مِنَ الْعَلَوِیِّیْنَ مِنْ وُلْدِ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ مُقَیَّدُوْنَ
دوسرے حجرے کا قفل کھولا اسکی اندر بھی بیس سید اولاد علی و فاطمہ مقید
طوق و زنجیر پہنے ہوئے اندھیرے مین بیٹھے درود پڑھ رہے تھے فَقَالَ
اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاْمُرُکَ بِقَتْلِ ھٰؤُلَاءِ خادم نے کہا کہ خلیفہ
ہے انکو بھی قتل کر فَجَعَلَ یُخْرِجُ اِلَیَّ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَاَضْرِبُ
عُنُقَہٗ وَیَرْمِیْ بِہٖ فِیْ تِلْکَ الْبِئْرِ حَتّٰی اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِهِمْ پس ایک سید کو لایا
نے اسکو مارا پھر دوسرے کو پکڑ لایا مین نے اسکو بھی گرایا پس تیسرے
نکال لایا اسکو بھی شربت شہادت پلایا غرض وہ بھی بیگناہ سب قتل
لاشے انکو تڑپتے ہوئے اٹھا کر کنوین مین ڈالدئے ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ

الثَّالِثَ فَاِذَا مِثْلُهُمْ عِشْرُوْنَ نَفْسًا مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ مُقَيَّدُوْنَ عَلَيْهِمُ الشُّعُوْرُ وَالذَّوَائِبُ پھر تیسرا حجرہ خادم نے کھولا اسمین بھی بیس بنی فاطمہ علی قید تھے سرون پر بال رکھے ہوئے تھے منھہ پر لمبے لمبے لٹین پڑی ہتین اور چہرہ مثل آفتاب روشن تھے

نظم

گل سے چہرون پر پڑی سنبل سے بال
جلوہ گر منھہ پر پیمبر کا جمال

متصل جاری زبان پر شکر حق
پھول سی گالون پہ شبنم سا عرق

دیکھکر تلوار پڑھتے تھے درود
شکر کے کرنے لگے سید سجود

کہتے تھے اے خالق ارض وسما
تیغ ہے میراث حیدر مرحبا

ہم بہت زندان مین بے آرام مین
بھوکے پیاسے قیدیان ناکام ہین

دے رہائی ہمکو اس زندان سے
جان سے بیزار ہین اس جان سے

دیکھکر تلوار کو دل شاد ہے
ارث اپنا زہر یا فولاد ہے

تیغ سے مارے گئے دادا علیؑ
کربلا مین تیغ پیاسون پر چلی

ہمکو بھی تلوار سے کر کامیاب
ہم بھی ہون اجداد سے ملحق شتاب

قتل ہو زہرا کا جانی حیف ہے
یہ حیات و زندگانی حیف ہے

لیلۃ القدر عنہ بیان ہے یہ رات
افتخار عید قربان ہے یہ رات

آرزو ہے تیغ سے مقتول ہون
ذبح ہم مظلوم ہون مقتول ہون

فَقَالَ لِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَأْمُرُكَ بِقَتْلِ هٰؤُلَاءِ پھر خدمتگار نے مجھسے کہا کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ ان سبکو بھی قتل کر فَجَعَلَ يُخْرِجُ لِيْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَاَضْرِبُ عُنُقَهٗ ثُمَّ يَرْمِيْ بِهٖ فِيْ تِلْكَ الْبِئْرِ پس وہ ایک ایک کو حجرے سے نکالکر میرے پاس لاتا تھا مین سر کاٹ ڈالتا تھا وہ خادم سر و تن اٹھا کر کنوین مین ڈالتا تھا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى تِسْعَةَ عَشَرَ نَفْسًا مِنْهُمْ وَبَقِيَ شَيْخٌ

فہم علیہ شعر یہانتک

گرادنیں سید مارچکا ایک سید پیرمرد صاحب وقار ریش سفید باقی تہا اُسکے سرپر بڑے بڑے بال تہے جب خادم اُس عالیجناب کو میرے سامنے لایا اور مین نے تلوار اُٹھایا پس وہ سید غضبناک ہوا فقال تبًّا لک یا مشؤم ای عذر لَکَ یوم القیمۃ اذا قدمت علی جدنا رسول اللہ وقد قتلت من اولادہ ستین نفسا من ولد علیّ و فاطمۃ اوس عالیشان نے فرمایا تجہپر لعنت ہو ای بدبخت اے شومرا اے ملعون تو نے ساٹھہ سید رسولخدا کے فرزند علیؑ و فاطمہؑ کے دلبند بیگناہ و بیخطا آن واحد مین قتل کرڈالے قیامت کے روز جب تو مقید مسلسل ہوکر ہمارے جدامجد کے سامنے آویگا کیا عذر کریگا اور کیا جواب دیگا ہارون الرشید کی اطاعت کی مگر محمد عربی کی تو نے رعایت نکی قال فارتعشت یدی وارتعدت فرایضی حمید پلید کہتا ہے یہ سنتے ہی ہاتھہ کو میرے رعشہ ہوا کانپنے لگا چاہتا تہا کہ تلوار ہاتھہ سے پہینک دون فنظر الی الخادم مغضبا ناگاہ خدمتگار نے ہارون کی میری طرف غضبناک ہوکر دیکہا اور جھڑکی دیکر کہا ہان اپنے کام مین مشغول ہو فاتیت علی ذلک الشیخ فقتلتہ ورمی بہ فی تلک البیر اسوقت مینے چار وناچار اس پیرمرد کو شہید کیا اور خادم نے اُس لاش کو کنوین مین ڈالدیا فاذا کان فعلی ہذا وقد قتلت ستین نفسا من ولد رسول اللہ فما ینفعنی صومی و لا صلوتی و لا شک انی مخلد فی النار اے عبداللہ ہگاہ میرے عمل یہ ہو دین کہ ساٹھہ سید آل نبی اولاد علیؑ بیگناہ ایک دن مین قتل کرڈالے ہون پہر بہلا کیا نفع ہوگا میرے روزہ و نماز کا واللہ شک نہین ہے کہ مین جہنمی ہوا ابدالآباد آگ مین جلو نگا اے محبو حق بزبان جارے ہوا ظالم نے نے سچ کہا

نظم

یقین ہی اہل جہنم ہین دشمن سادات
کبھی عذاب آلہی سے پاینگے نہ نجات
تمام عمر وہ صایم ہون یاکہ ہون قایم
رہینگے قعر جہنم مین وہ لعین دایم

محبان حسینؑ یہ تو تمنے سُنا کہ سامہتہ سید بزرگوار ایک آن و احد مین شہید ہوے
آہ وہ حسینؑ مظلوم کربلا مین امت جفاکار کے ظلم و ستم مین گرفتار تہا بہوکا پیاسا
لاعلاج و ناچار تہا دشمن چارونطرف گہیرے تہے خدا اور رسول سے منہہ پہیرے تہے
نیزے لگاتی تہے تیر چلاتے تہے وامصیبتاہ ایک مظلوم و بیکس پر تیس ہزار جفاکار
نیزے لگاتی تہے اور پیٹہہ کے پار وہ گذرتے تہو اور ریش مبارک کو خون سے خضاب کیا
اور کیسے کیسی احباب و اصحاب شہید کئی نہ قاسم تہا نہ عباس تہا نہ اکبر تہا زندگی اضطرار
مین تہی۔ عبدالحمید سے روایت کی ہی کہتا ہی کہ دیکہا مین نے کہ میدان کربلا مین
حسینؑ پیاسا زخمی تنہا کہڑا ہوا پکارتا تہا کہ اے قوم مجہپر رحم کرو بقدر ایک پیاس کے
مجکو پانی پلاؤ کہ تشنگی سے جگر کباب ہی جان سینہ کے اندر بیتاب ہی اپنے امام پر
رحم کہاؤ فرزند رسول کی پیاس بجہاؤ وَھُوَ یُنَادِیْ ھَلْ مِنْ رَاحِمٍ یَرْحَمُ اٰلَ
الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ یا واز بلند ندا کرتا تہا کہ آیا کوئی مسلمان رحیم و مہربان ہے کہ پیغمبر خدا
احمد مختار کے آل پر آج رحم کہاوے وَھَلْ مِنْ نَاصِرٍ یَنْصُرُ الذُّرِّیَّۃَ الْاَطْہَار
آیا کوئی مومن و مددگار جوانمرد صاحب احسان ہی کہ سید ابرار کی ذریت اطہار کا حامی
ہو کر کمک کرے ھَلْ مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُ اَبْنَاءَ الْبَتُوْلِ آیا کوئی بندہ خداترس پناہ
دینے والا ہے کہ فاطمہ زہرا کے فرزندون کو امان دیوے ھَلْ مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ
حَرَمِ الرَّسُوْلِ آیا کوئی مسلمان بچانے والا ہے کہ آج حرم رسول کو آفت سے
بچالیوے اِذْ اَتَی الشِّمْرُ اللَّعِیْنُ اِلَیْہِ حَتّٰی صَارَ بِالْقُرْبِ مِنْہُ وَنَادٰی اَیْنَ اَنْتَ یَا
ناگاہ شمر لعین وہان آیا حتی حسینؑ کے قریب پہنچکر چلایا یا حسینؑ تو کہان ہی
فَقَالَ ھَا اَنَا حسینؑ نے کہا یہ دیکہہ مین تیرے پاس کہڑا ہون فَقَالَ لَہٗ

شربت مِنَ الْمَآءِ شمر بولا کہ آیا تو ہمسے پانی کا طالب ہی آیا تمپر پیاس غالب ہی
لہذا مطلب مُحَالٌ وَلٰكِنْ اِبْشِرْ بِالنَّارِ الْحَمْرَآءِ وَشُرْبِ الْحَمِيْمِ
ادر محال ہی یہ بیجا خیال ہے یہ درخواست نامسموع ہے یہ امید مقطوع ہے یا حسینؑ
خلیفہ وقت سی باغی ہو پانی کا ایک قطرہ نپاؤگے پیاسے مارے جاؤگے اس ہوس سے
گذریہ آرزو مت کر لیکن امیدوار آگ دہکتی ہوئی لال لال کے مشتاق رہو کھولتے
ہوے پانی کے اوبال کے تیار رہو عذاب الیم کے آمادہ ہو مار حمیم حجیم کے معاذ اللہ
اے محبو انصاف کرو مقام گریہ ہی جو امام خلد و سقر کا قاسم ہو فرزند دلبند ابوالقاسم
ہو اُس برگزیدہ خدا سے ظالم یہ گفتگو بے ادبی کی کلام کرے رہنمائے امت کو
نبی و باغی ٹھہراوے بشارت شرب نار حمیم کی دینے آوے کیا بیحیائی کیا شقاوت
یا قساوت ہی لعنت خدا ہو اس و لعد الحرام ننگ کفر و اسلام پر کہ لعین نے نام اسلام کا
خراب کیا۔ اے محبو بے ادبی کے کلام امام کو ناگوار معلوم ہوئے زخم زبان سے
دل و جگر دونون افگار ہوئے مشہور ہے کہ زخم تیر و سنان سے زخم زبان
شدید تر ہے فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ مَنْ اَنْتَ يَا لَعِيْنُ پس امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ تو کون ہے اے ملعون تیرا کیا نام ہے اے بی ادب مجنون فَقَالَ هُوَ الشِّمْرُ
دشمن خدا بولا کہ وہ بندہ شمر آل پیغمبر کا دشمن ہے فَقَالَ وَاللهِ مَا يَتَوَلّٰى قَتْلَكَ
غَيْرِيْ وَلَا دِيَحْنَكَ مِنْ قَفَاكَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِعَذَابِكَ قسم کہا وہ لعین پکارا
واللہ اے حسین سوا میرے دوسرا تجھے قتل نکریگا تو میرے خنجر سے مریگا مین
اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا پشت گردن پر خنجر دہرونگا سر تیرا قفا سے اوتارونگا
ضرب شدید سے تجھے مارونگا وامصیبتاہ جو کچھ ملعون نے کہا تھا وہی عمل مین لایا
سر مبارک قفا سے کاٹا خنجر پشت گردن پر چلایا بڑی سختی سے
حضرت کو شہید کیا ٥

رکھا حسینؑ نے سجدے مین خاک پر سر کو
قفا پہ کھینچ کے رکھا لعین نے خنجر کو

دبایا ہاتھ سے سبط رسول کا سر پاک
لعین رگڑتا تھا خنجر گلے پہ رکھ بیباک

جدا نہوتی تھی گردن وہ زور کرتا تھا
امام تشنہ دہان آہ سرد بھرتا تھا

کی اُس لعین نے ضربت قفا پہ بارہ بار
دبا دبا کے چلاتا تھا خنجر خونخوار

ستم ہے بارہوین حملہ مین اضطراب ہوا
شہید ظلم امام فلک جناب ہوا

جدا بدن سے سر شاہ تشنہ کام ہوا
ستم ہی اُس سگ ابلق نے اپنا کام کیا

راوی کہتا ہے اُسوقت خیمہ کے در پر زینبؑ و کلثومؑ کھڑی روتی تھین **نظم**

پکارین ہم تیرے قربان یا امام حسینؑ
ہوا تو خون مین غلطان یا امام حسینؑ

غریب و بیکس و مظلوم ہو کی ذبح ہوا
تو تھا مدینہ کا سلطان یا امام حسینؑ

یہ کیا غضب ہے کہ پیاسا ابھی شہید گیا
تو کوفیون کا تھا مہمان یا امام حسینؑ

کٹی رگون سے گلے کے لہو ٹپکتا ہے
دکھائی تو نے عجب شان یا امام حسینؑ

نبی کا گھر ہوا برباد قتل گہ آباد
پڑے ہین خیمے یہ سنسان یا امام حسینؑ

ہوا بدن سے تیرا سر جدا سنان پہ چڑھا
بدن ہے خاک پہ عریان یا امام حسینؑ

بدن پہ باغ سا پھولا ہوا ہے زخمون کا
نبی کے باغ کے ریحان یا امام حسینؑ

سنان پہ ہے سر عریان کھلے ہوئے گیسو
ہوا ہے اوڑتے ہین ہر آن یا امام حسینؑ

کھلے ہین سر تیرے ماتم مین آل احمدؐ کے
ہوئے ہین بال پریشان یا امام حسینؑ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِہِمْ اَجْمَعِیْنَ

رطب نوان فضائل تعزیہ دار اور شیعہ اور ثواب رونا ورولانیکا اور فوج ملائک کا آنا حضرت کی مدد کو بیان فرمانا شہادت کا زبان مبارک سے اور فضائل روز عاشور اور زمین کربلا و شہادت حضرت قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا فَقَدْ شَارَکُوْنَا فِی الْمُصِیْبَۃِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ عَلٰی مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ

خوشا حال تمہارا اے محبان حسینؑ جناب صادقؑ شیعون کے حق مین دعا کرتے ہین
اور یون فرماتے ہین خدا رحمت کرے ہمارے محبون پر حق ہے شیعہ ہمارے شریک
ہوئے مصیبت مین کہ حسینؑ کے غم مین ہمیشہ حزین و غمگین رہتے ہین طول دیتے ہین اُن کے
ماتم داری مین یعنی ہر برس محرم مین عزادار رہتے ہین دن رات سوگوار و اشکبار
و بیقرار رہتے ہین وَاَنَّہٗ قَالَ مَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی فِیْنَا مِائَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ فرمایا کہ جو مومن
ہماری مصیبت بیان کرے آپ روئے اور سو مومنون کو رولاوے وہ جنتی ہی
وَمَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی خَمْسِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئی اور پچاس مومنون کو رولائی
وہ بھی جنتی ہے وَمَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی ثَلٰثِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئی اور تیس محبون کو
رولائے وہ بھی بہشتی ہے وَمَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی عَشَرَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئے اور دس محبونکو
رولائے وہ بھی جنتی ہے وَمَنْ بَکٰی اَوْ اَبْکٰی وَاحِدًا فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئی اور ایک
مومن کو رولائے وہ بھی اہل جنت ہے وَمَنْ تَبَاکٰی فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جسکو رونا نہ آوی
رونے والے کی صورت بنائے وہ بھی جنتی ہے وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَبْکِیَ فَلْیَقْشَعِرَّ
قَلْبُہٗ مِنَ الْحُزْنِ اور جسکی آنکھہ سے کسی صورت آنسو نہ نکلے اُسکو لازم
ہی کہ دلکو اپنی محزون کرے اس غم و اندوہ کو قلب سے مقرون کرے رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا
اَخْبَرَ النَّبِیُّ اِبْنَتَہٗ فَاطِمَۃَ بِقَتْلِ وَلَدِھَا الْحُسَیْنِ وَمَا یَجْرِیْ عَلَیْہِ مِنَ الْمِحَنِ فَبَکَتْ
فَاطِمَۃُ بُکَاءً شَدِیْدًا روایت ہی کہ جسوقت پیغمبرؐ نے اپنی بیٹی
فاطمہ کو خبر دی کہ تیرا پیارا حسینؑ کربلا مین پیاسا شہید ہوگا اور اُن مصیبتون
مین ایسی ایسی بلاؤن مین گرفتار و مبتلا ہوگا اُسپر یہ ظلم و ستم ہووینگے اہلبیت
اُسکے اسیر ہوکر رووینگے یہ سُنکر جناب سیدہ بہت روئین بہت بلبلائین
نہایت مضطر ہوئین بیقرار ہوئین وَقَالَتْ یَا اَبَتِ مَتٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ پھر پوچھا ای باباجان
یہ حادثہ کب ہووے گا قَالَ فِیْ زَمَانٍ خَالٍ مِنِّیْ وَمِنْکِ وَمِنْ عَلِیٍّ فَاشْتَدَّتْ

بُکَاؤُهَا پیغمبرؐ نے فرمایا ای فاطمہ حسینؑ اُس زمانے مین قتل ہوگا کہ وہ
ایام خالی ہونگے مجھسے اور تجھسے اور علیؑ سے یعنی نہ مین ہونگا کہ حسینؑ کو بچاؤن
نہ تو ہوگی کہ مظلوم کی ماتمداری کرے نہ علی مرتضےٰ ہونگے کہ اپنے فرزند کی مددگاری
کرے یہ سنکر فاطمہ زہرا اور بہی بیقرار ہوئین زار زار ایسی روئین کہ ہچکی لگ گئی
وَقَالَتْ یَا اَبَتِ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلَیْہِ وَمَنْ یَلْتَزِمُ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ لَہٗ پہر جناب سیدہ
نے کہا اے بابا جان جب مین اور تم اور علیؑ نہوئے تو میری بیکس قتیل پر کون
روئیگا کون اُسکی تعزیہ داری کریگا کون اُسکا ماتم دار ہوئیگا فَقَالَ النَّبِیُّ اِنَّ نِسَاءَ
اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَرِجَالُهُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَهْلِ بَیْتِیْ پیغمبرؐ نے
فرمایا اے فاطمہؑ تو غم نکہا حسینؑ کے عزادار بیشمار ہین میری امت مرحومہ کی
عورتین جمع ہوکر میری اہلبیت کی بیبیون کی مصیبت پر رووینگی اور ماتمدار
ہوئینگے اور انکے مرد جمع ہوکر میرے جوانان اہلبیتؑ کے ماتم مین مشغول ہوینگے
دامن وجیب آنسوؤن سے رات دن بہگوینگے رات دن وہ رووینگے
یُجَدِّدُوْنَ الْعَزَاءَ جِیْلًا بَعْدَ جِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ اور ہر برس ماہ محرم مین
ماتم کو تازہ کرینگے ایک گروہ بعد دوسرے گروہ کی قیامت تلک دنیا
تعزیہ دارون سے خالی نرہیگی حسینؑ کے ماتمدار ہر زمانے مین پیدا ہونگے
فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ فَتَشْفَعِیْنَ اَنْتِ النِّسَاءَ وَاَنَا اَشْفَعُ لِلرِّجَالِ
جب قیامت کا دن آویگا تم تو اُن بیبیون کی شفاعت کرنا حسینؑ کے ماتمدارون
کو بخشوانا اور مین اُنکے مردون کی شفاعت کرونگا اہلبیتؑ کی حمایت ورعایت
کرونگا وَکُلُّ مَنْ بَکٰی مِنْهُمْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ فَاِنَّهَا ضَاحِکَۃٌ مُسْتَبْشِرَۃٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّۃِ
اے فاطمہ سب آنکہین قیامت کے دن خوف خدا سے گریان ہووینگی مگر وہ آنکہین
جو حسینؑ کی سرگذشت ومصیبت سنکر دنیا مین روتے ہین بدرستیکہ وہ آنکہین

ہنستی ہونگی جنت کی نعمتون کی خوشخبری دمبدم انکو پہنچتی ہوگی وہ بہاایت خوش ہونگے

نظم

اے اہل عزا گریہ محشر کو نہ بہولو	ہے مجلس غم سبط پیمبر کو نہ بہولو
کس پیاس مین گردن پہ چلا خنجر بیداد	اے یارو تم اس کشتہ خنجر کو نہ بہولو
پانی نہ پیا مشک بہری نہر سے نکلا	عباس علمدار دلاور کو نہ بہولو
ہنستا رہا گردن پہ لگا پیاسے کے جب تیر	تم روتے رہو گردن اصغر کو نہ بہولو
شبیر کا سر نیزہ پہ ظالم نے دہرا تہا	سر سنگ پہ دے مار وا اس سر کو نہ بہولو
چہاتی سے سنان پار ہوئی ابن اکبر کے	اے مومنو زخم علی اکبر کو نہ بہولو
چہائی ہوئی جبوقت شفق چاند پہ دیکہو	آلودہ بخون روے منور کو نہ بہولو
جسدم نظر آوے تمہین یارو کوئی بیمار	عابد کے تن خستہ لاغر کو نہ بہولو
جب پانی پیو یاد کرو شاہ کی تم پیاس	پر اس خلف ساقی کوثر کو نہ بہولو
جب نہر نظر آوے تمہین یا کوئی چشمہ	دریاے شہادت کے شناور کو نہ بہولو
آلودہ خون یاد کرو گوش سکینہ	اغشتہ لہو مین در احمر کو نہ بہولو
اے اہل عزا فاطمہؑ کہتی ہے تمہین یاد	تم احمد مختار کی دختر کو نہ بہولو
دن رات کرو نالہ و فریاد و فغان تم	اے مومنو شبیر سے دلبر کو نہ بہولو

لکہا ہے کہ جبوقت میدان کربلا مین حضرت تشریف لائے اور نہر علقمہ کے کنارہ خیمہ کہڑے کروائے بنی امیہ کے سردار فوجین لیکر کوفہ سے آئے حضرت کے خیام نہر کے کنارے سے اوکہڑوائے کہا یہان ہمارے خیمے استادہ ہون گے تم میدان مین جاکر اوترو بعد ازان جب لاکہہ سوار و پیادہ جمع ہوا چارونطرف سے محاصرہ کیا کوس حربی بجا دیا قتل پر اس امام مظلوم کے مہیا ہوئے اَتَتۡہُ اَفۡوَاجٌ مِّنَ الۡمَلَائِکَۃِ اسوقت افواج بیشمار فرشتون کی کربلا مین گہٹا سے چارونطرف

سی چہائی طوفان عظیم پیدا کیا غضب الٰہی کا نشان ظاہر ہوا دریا کیطرح وہ
لشکر موج مارتا تہا اسقدر غبار بلند ہوا کہ آفتاب کو چہپایا امام تشنہ کام کو
سرداروں نے جہک جہک کر سلام کیا آداب و احترام بجالائے اور
عرض کی اے امام حسینؑ سبط رسول الثقلین ہم تجہپر فدا ہون توبیشک امام
واجب الاطاعت ہے حجت خدا ہے ساری خلق و عالم پر اپنے باپ دادا کے
بعد یا حسینؑ تیرا تو رتبہ عظیم ہے یا حسینؑ تو کریم ہے یا حسینؑ تو محمدؐ کا نواسا ہی
افسوس صد افسوس نہر کے کنارے پیاسا ہی یا حسینؑ تیرے رفیق جان نثار
خویش و فرزند و دلدار تشنہ و گرسنہ مغلوب فنا چار ہین اور ننہے ننہے بچے بلبلاتے
ہین ہونٹہ گلبرگ سے سوکہے جاتے ہین یا حسینؑ تو کوفیون سے مدارا کرتا ہے
یہ لعین درشتی کرتے ہین یا حسینؑ تجہکو نامی لکہہ لکہہ کر بلایا اب قتل کا دم بہرتے ہین
یا حسینؑ یا سید کم سپاہ ہمکو بڑا اندوہ ہے کہ دشمن کا لشکر باکثرت و انبوہ ہے
وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَدَّ جَدَّكَ وَاَبَاكَ بِنَا فِيْ سَائِرِ الْحُرُوْبِ
بدرستیکہ خدائے عزوجل نے سب لڑائیوں میں ہمکو بہیجا تہا کہ ہمنے تیرے نانا کی
مدد کی کافرون سے لڑے فتح پائی اسیطرح ہم تیرے والد ماجد کے ناصر و معین
رہے ہمارا یہی عہدہ ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی نصرت و یاری کرین ای سید مظلوم
ہم تیرے مطیع و فرمانبردار ہین اجازت کے طلبگار ہین اشارہ کے امیدوار ہین
حکم کر تیرے دشمنوں کو قتل کرین کوفہ و شام کی فوجون کو پامال کرین تیرے
مخالفون کو چن چن کر مارینگے بدن سے انکے سر اوتارینگے حیف ہے کہ اگر
خاندان نبوت برباد ہو بہتر ہے جہنم ناپاکون سے آباد ہو ہم ہی عزت
آبرو پاوین انصار سبط رسول کے کہلاوین آہ جب امام تشنہ کام نے
فرشتونکا التماس سنا آنکہون سے آنسوؤن کے موتی گرنے لگے فال

ماقرأتم لبرز الذین کتب علیهم القتل الی مضاجعهم حضرت نے
فرمایا اگر اے ملائکه تمنے یه آیت قرآن مین نہین پڑہی ہی که جنکے مقدر مین قتل ہونا ہے
وه ابدا اپنی قتلگاه مین آکر مارے جاوینگے اپنی خوابگاه مین قتل ہوکر آرام فرمائین گو وان الله
قد کتب علی القتل بدرستیکه الله تعالے نے میری تقدیر مین لکہا ہے که مین ہو کا پیاسا
امت کی تلوار سے اس میدان کربلا مین قتل ہون اس خاک پر زخمی ہو کر گردن
پر میرا نیزه پر سوار ہو تن میرا زخمون سے لاله زار ہو چالیس دن تک جسم میرا دہوپ
کہاوے نه دفن ہو نه کفن پاوے میرے اکبر کی چہاتی مین برچہی لگی میرے اصغر کا تیر سے
گلا چہدے قاسم کا لاشا سم اسپان سے پامال ہو میرا بہتیجا خون مین لال ہو عباس علمدار
کے ہاتہه کٹین سرنگون میرا علم ہو ابن حسن کے ہاتہه تلوار سے قلم ہون میری گود مین
تڑپ تڑپ کے مرجاوے ایک قطره پانی کا دم آخر میسر نه آوے شمر لعین میرے سینه پر زانو
رکہی خنجر گردن پر پہیراوے نه رحم کہاوے نه پانی پلاوے فاذا قتلتم اعدائی فمن
یبتلی الله الحق المبعوث اگر تمنے سب دشمن میری مار ڈالے تو امتحان کیونکر معلوم ہوگا ومن ذا
یکون بحضرنی فی ارض کربلاء اگر تمنے ساری اعدائے دین چن چن کر مارے تو پہر مجہکو
میدان کربلا مین گہیر کر چارون طرف سے کون تلوارین ماریگا اور کون نیزه لگاویگا
میرے بدن پر ایک ہزار نو سے پچاس زخم کیونکر لگین گے مین کیونکر زخمی ہوکر
گہوڑے سے گرونگا لہو مین ڈوبا ہوا اس میدان مین لوٹونگا وقد اختارها یوم دحو
الارض اے فرشتو جس روز الله تعالے نے زمین کو خلق کیا بنایا پانی کے اوپر فرش
بچہایا اس زمین کربلا کو میرا مقتل و مشهد میرا مدفن و مرقد معین کیا اس سرزمین
مین میرا مقبره تعمیر ہو دیگا اس خاک مین گنج شہیدان مدفون ہوگا میری قبر میرے
نانا رسول خدا بنائینگے میری تجہیز و تکفین کو زین العابدین اعجاز سے آئین گے مجہکو قبر
مین نبی و علی اوتارینگے میرے ماتم مین سرزمین پر دسے کمارین گے یا حسین مظلوم

کہکر پکارینگے یہ زمین عزت وشرف پاویگی کربلائے معلے کہلاویگی خاک اسکی تبرک
ہوکر آسمان پر جاویگی وَقَدْ جَعَلَهَا اللهُ مَعْقَدًا لِشِيعَتِي وَذُوَّارِي بدرستیکہ اللہ
نے بنایا ہی اُسکو جائے پناہ میرے دوستون میرے شیعون کیواسطے زیارتگاہ میرے
زائرون کے واسطے گنہگار یہان آنکر پناہ لینگے اور توبہ وانابت واستغفار کرینگے
اللہ تعالے گناہ اُنکے بخشیگا توبہ قبول کریگا حاجتمند کامیاب ہوکر یہان سے
جائینگے زوار میری زیارت کو دور سے آئینگے راہون مین ایڑا پائینگے گناہ اُنکے
محو ہوجائینگے فرشتے انکی پائون چوم کر آنکہونسی لگائینگے فاطمہ زہرا غبار انکے منہہ کا دامن سے
پوچھینگی نبیؐ وعلیؑ استقبال کو آئینگے نہر مین نہائینگے غسل زیارت بجالائینگے گناہ
سارے دہوئے جائینگے جب میری تربت پاس آکر کہینگے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ مین جواب سلام کا دونگا مرحبا
اَهْلًا وَسَهْلًا کہونگا اظہار محبت کرونگا جو زوار میرے ہین دین و دنیا مین عزیز
و کامران ہین وَتَكُوْنُ لَهُمْ اَمَانٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہ سرزمین اُنکے واسطے امان
و پناہ ہوگی رنج دنیا اور عذاب آخرت سی بیمار اِس خاک سی شفا پائینگے محتاج برکت سے
اِس خاک کی غنی ہوجائینگے مسافر تعویذ بناوینگے ہر بلا و آفت سے نجات پائینگے
محفوظ رہینگے مردون کی قبر مین اگر یہ خاک جائیگی فشار قبر سے بچائیگی عذاب قبر کی نوبت
نہ آویگی جو سعادتمند اِس خاک مین دفن ہونگے حشر و نشر کی زحمت نہ دیکہنی پائینگے
اس زمین کو ملائک مقراض کرکے بہشت مین لیجائینگے مومن جنت مین بلاحساب پہونچینگے
منافق مانند برگ خزان دیدہ زمین پر پہرینگے تم آگاہ ہوا ے ملائکہ مین شہادت کا
طلبگار ہون فرزند علی ابن ابیطالب ہون اکیلا اِن سب پر غالب ہون مگر آج
نہین چاہتا کہ زور امامت قوت ولایت ظاہر کرون ارادہ ہے کہ راہ خدا مین بیکس
و تنہا مظلوم ہوکر مرون تمکو ہرگز امر جنگ نہ دونگا اب پیاسا اکیلا میدان مین لڑونگا

اسوقت مین نے تمکو وداع کیا مراجعت کرو مجھے میرے حال پر رہنے دو متعرض نہو ولٰکن یحضرون یوم العاشر من شہر عاشورا ولیکن دسوین کو محرم کی اگر جی چاہے تو یہان آنا مجہسے ملاقات کرجانا وفی آخرہ اقتل ولا یبقی بعدی مطلوب من اہل بیتی قریب عصر کے آخر روز عاشورا مین قتل ہونگا خنجر اس گلے پر روان ہوگا بغیر امام زین العابدین بیمار کے کوئی یار ومددگار جوانان اہلبیت مین سے باقی نرہیگا کہ اسوقت مین میرا غمخوار ہو مین اگر بلاؤن تو مجہپر آکر نثار ہو تم اسوقت حاضر ہونا مین اگر امداد چاہونگا میری مدد کرنا الا میری مصیبت دیکہکر رونا کہ یہ ثواب بہی نصرت ومددگاری کے اجر سے کم نہین ہی بلکہ زیادہ ہے ویسادی الی یزید لہ وہ عجب وقت ہوگا کہ مین تو خاک پر تڑپتا ہونگا اور خیمون مین آگ لگی ہوگی اہلبیت لوٹے جاتے ہونگے میرے ماتم مین گریبان چاک ہونگے ننہے ننہے بچے ہلاک ہونگے میرا سر ایک نیزہ بلند پر ہوگا خاک وخون مین چہرا بہرا ہوگا گردن کی رگون سے خون ٹپکتا ہوگا لاشہ برہنہ دہوپ مین دہکتا ہوگا زلفین ہوا سے پریشان ہونگی زینب وام کلثوم چاک گریبان ہونگی یزید کیطرف سر میرا ہدیہ لیکر جائینگے فتح کی نوبت بجائینگے کالے علم شام کے کہلے ہونگے سر آل اکرام کے کہلے ہونگے نظم

زینب وکلثوم ہونگی اونٹون کے اوپر سوار　　بے ردا و مقنع وہ فریاد کرتے زار زار

آگے آگے قیدیان آل احمد خستہ حال　　پیچھے پیچھے روح زہرا پا پیادہ کھولے بال

واحسینا واغریبا کہکے کرتے غم کے بین　　لٹ گیا گہر مصطفےٰ کا مر گیا میر احسینؑ

ہے میرے مظلوم کا رن مین پڑا ہی بے کفن　　دہوپ مین جلتا ہی مائی ہین آہ زخمی بدن

یاالٰہی فاطمہؑ جاوے کدہر اب کیا کرے　　ساتہہ سر کے جائے یا اس لاش پر سایہ کرے

شام مین ہونے چلی ہین قید میری بیٹیان　　زینب وکلثوم دونون غمزدہ دکھیاریان

وادریغا قید مین ہین دختران فاطمہؑ　　وادریغا ہین سنان پر اختران فاطمہؑ

واشہید التشنہ لب نام و نشان مرتضیٰ
یا علیؑ شیر خدا تم شیر بنکر آیئو
مین تو سر کی ساتھہ ہون تم یان رسولؐ ہن کی پاس

واذبیح کربلا وا جانشین مجتبیٰ
چو کی دیجو رات بہر فردوس کو مت جایئو
کیا کرون جاتا ہی سر شبیرؑ کا دشمن کے پاس

وَقَالَ الْمَلٰئِكَۃُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ لَا اِنَّ اَمْرَكَ اِطَاعَۃٌ فرشتے یہ سُنکر روئے اور عرض کی یا ابن رسول اللہ اگر تمہاری فرمانبرداری واجب نہوتی تو ہم ہرگز بے لڑی نہ پہرتے وَلَا يَجُوْزُ لَنَا مُخَالَفَتَكَ لِقَتَلْنَا جَمِيْعَ اَعْدَائِكَ قَبْلَ اَنْ يَصِلُوْا اِلَيْكَ بِسُوْءٍ ولیکن کیا کرین ہمکو مخالفت تمہاری جائز نہین ہی اگر بے حکم آپ کی لڑنا جائز ہوتا تو تمہاری مخالفون کو مار ڈالتی مجال نہ تہی کہ دست ستم دراز کر سکتے ایسا لڑتے ایسا مارتے کہ صغیر و کبیر سوار و پیادہ اُس لشکر کا ایک جیتا نچہوڑتے حَتّٰى لَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْهُمْ اَحَدٌ بلکہ روے زمین پر کوہی تمہارا مخالف زندہ نر ہتا کوفہ کو جلا دیتی شام مین آگ لگا دیتی قتل عام کرتے نصرت امام کی کرتے ظالمونکو ایک دم مین تمام کرتے فَقَالَ لَهُمْ جُزِيْتُمْ خَيْرًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ اَنَا اَقْدَرُ مِنْكُمْ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سید مظلوم نے فرمایا اللہ تعالے تمہین اِس نیت و عزم پر جزائے خیر دیگا تمہارا مطلب بہر صورت حاصل ہی تم حسینؑ کے انصار لکھے جا چکے ولیکن ای ملائکہ آگاہ ہو واللہ مین تمسے زیادہ اِس قوم پر غالب و قادر ہون ابہی چاہون تو ایک اشارے مین نیست و نابود کر دون یہ قوت و قدرت اللہ نے مجھے عطا کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مگر اے ملائکہ صبر بہر حال خوب ہی رضا بالقضا اپنا مجبوب ہے حسینؑ غالب ہوکر مغلوب ہی نانا کی امت کی شفاعت مطلوب ہے خونریزی کلمہ گویون کی معیوب ہی محبان فاطمہؑ آخر انجام کار یہ ہوا کہ عاشورہ کے دن وہ جناب نرغۂ اعدا مین گہرا تہا یکہ و تنہا گرفتار تہا بجز زخم تیر و شمشیر کے کوہی انیس و مددگار نتہا تیس ہزار جفا کار چار طرف سے حملہ آور تہے راوی کہتا ہے اُسوقت جناب امام حسینؑ نے

عمر سعد لعین سے فرمایا کہ اے عمر سعد آخر قتل میرا تجہے منظور ہے مگر تین حاجتین میری
تجہسے ہین اول یہ کہ اب بہی میرے قتل سے تو درگذر اور متعرض ہمارا نہو کہ مین اپنے
نانا کی مرقد منور پر پہر جاؤن اُس لعین نے کہا اے حسینؑ اس امر مین میرا اختیار
نہین ہے محبان حسینؑ پہر تمہارے مولا نے فرمایا کہ اگر تو راضی اس بات پر نہین
ہوتا کہ مین مدینہ کو پہر جاؤن اور تو نے مصمم ارادہ میرے قتل کا کیا ہے تو ایک جرعۂ
آب مجہے پلادے کہ شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہوا ہی اُس لعین نے کہا یا امام یہ
حاجت بہی ممکن الوقوع نہین ہے وامصیبتاہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر سعد اگر یہ
بہی ممکن نہین ہے اور ارادہ میرے قتل کا رکہتا ہی تو پس ایکبارگی تنہا بیکس پیاسے
پر نرغہ کرنا کیا مناسب ہی اپنی فوج سے کہدے کہ ایک ایک آدمی مجہسے لڑنیکو
آوے راوی کہتا ہے کہ اسوقت شمر ولد الزنا نے ابن سعد شقی سے کہا کہ ای امیر
اگر تمام اہل زمین امام حسینؑ سے مقابلہ کرین اور ایک ایک شخص ان مین سے لڑنے
کو اُنسے جاوے بخدا سوگند کہ اُنسے کوئی عہدہ برآ نہوگا صلاح یہ ہی کہ چارو نطرف
سے اُس مجروح پر نرغہ کیجے اور دور سے تیر و نیزہ چلائے وامصیبتاہ اسوقت عمر سعد
لعین نے فوج اشقیا کو حکم کیا کہ ہر چہار طرف سے تیرباران کرو نیزے لگاؤ سنگ
باران کرو واویلاہ وامحمداہ ناگاہ خولی بن یزید اصبحی ولد الزنا نے ایک تیر زہرآلود
مارا بالائے سینہ اقدس آکر لگا خون بہنے لگا ازبسکہ کثرت زخمہائے سی خون جسم مبارک
سے بہت سا بہ گیا تہا واویلا صدمہ سے اُس تیر جفا کے وہ راکب دوش پیغمبرؐ
ناز پروردہ زہراؑ و حیدرؑ پشت زین سے زمین پر آیا حضرت نے اُس تیر کو سینہ
پرنور سے باہر نکالکر پہینک دیا اور کف دست زخم کے نیچے رکہا اور جب چلو مین
خون بہر جاتا تہا اُس خون کو اپنی ریش مبارک پر ملتے تہے اسوقت ایک ملعون
نے پوچہا کہ اے حسینؑ اے ابو عبداللہ اس خون کو اپنی ریش مبارک پر کیون

ملتے ہو حضرت نے فرمایا اس لیئے ریش کو اپنے خون سے خضاب کرتا ہون کہ
بصورت خون آلودہ مین اپنے نانا رسول خدا سے ملاقات کرونگا۔ محبان فاطمہؑ
امام مظلوم تمہارا اُس حال سے غش مین پڑا تھا معمول ہے کہ زخمی کو پیاس کی
شدت ہوتی ہے راوی کہتا ہے کہ اسقدر گرمی تھی کہ اگر دانہ گندم زمین پر گرتا تو
بریان ہو جاتا وامصیبتاہ اُسوقت شمر ولد الزنا نے فوج کو پکارا کسکی تمہین انتظاری
ہے کیون حسینؑ کا سر تن سے جدا نہین کرتے ہو وامصیبتاہ پھر ایکبارگی اُن
اشقیا نے حملہ کیا اُس جناب کو اور بھی زخمی کر دیا پھر عمر سعد لعین نے لشکر مین
ندا کی کہ جو شخص کہ سر مبارک حسینؑ کا کاٹ کر لاوے اسے بہت سا انعام دونگا
اُس حرامزادے سے یہ مژدہ سنکر چالیس اشقیا نے فرزند رسول کے قتل پر کمر
محکم باندہی اور فوج سے جدا ہوئے اور ہر ایک ملعون سبقت کرتا تھا کہ پہلے
اُس جناب کو قتل کرے سبحان اللہ جب حسینؑ کے تولد مین جبریل ہزار فرشتے
لیکر مبارکباد کے لیئے آوے اُسپر تیس ہزار جفا کار ٹوٹ پڑین پتھر و نیزہ و تیر کا
مینہہ برسائین ایک چلو پانی کو ترساوین اور جسکے گلوے نازنین پر رسول خدا
بوسے لیوین اور سینہ مبارک پر پرورش فرماوین اُسکے گلوے مبارک پر
شمر لعین خنجر ابدار زہر سے بجھایا ہوا بارہ بار پھیرے اور پشت گردن سے مثل
گوسفند سر مبارک جدا کرے اور اُسکے سینہ اقدس پر ستمگر پائے نجس دہرے
اور خولی ملعون نیزے پہ سر اطہر رکھے اور جسکے بدن اطہر کے مس کرنے سے فطرس
فرشتہ کی عفو تقصیرات خالق اکبر کرے افسوس جسم نازنین اُسکا صحرائے
کربلا مین خاک و خون مین غلطان پڑا رہے ستمگار گھوڑون کے سمون سے
پامال کرین جلتی ریتی پر وہ ناز پروردہ فاطمہ زہرا بے غسل و کفن پڑا ہو جانوران
چرند و پرند نگہبان تھے سایہ کرتے تھے اور آسمان خون رویا امت جفا کار

نے کچھہ پاس ادب جناب رسول خدا کا نکیا اہلبیت اطہار کو اسیر کیا دیار بدیار
بے رداو مقنعہ پھرایا سوگوارون کو آزار پہنچایا زندگی سے بیزار تھے صلے اللہ علے
محمد وآلہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علے اعدائہ اجمعین

رطب دسوان نخل ماتم کا بیان

روز قتل امام حسینؑ آسمان سے لہو برسا اور مع سرہاے شہدا ظالم شہر دمشق
مین پہنچے ویرانی یہود مع ستر شخص مسلمان ہوا۔ اے برادران ایمانی ای محبان
روحانی ماتم حسینؑ مین فریاد و فغان کرو یہ مجلس عزاے امام ہے گریہ وزاری سے
اس بزم کو آباد کرو حسینؑ مظلوم کی مصیبت یاد کرو فاطمہ زہراؑ کی تعزیت مین امداد
اور مخدومہ عالم کو شاد کرو وَنُقِلَ عَنِ الشَّافِعِيِّ فِي شَرْحِ الْوَجِيْزِ منقول ہے شافعی سے
کتاب وجیز مین اِنَّ هٰذِهِ الْحُمْرَةَ الَّتِي تُرَى فِي السَّمَآءِ ظَهَرَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ وَ
لَمْ تُرَ قَبْلَ اَبَدًا یعنی ابد رستینکہ سرخی شفق جو آسمان پر نظر آتی ہے پہلے نتھی جبدن
حسینؑ مظلوم شہید ہوئے آسمان پر شفق پھولی جو پتھر زمین سے اٹھایا اسکے
نیچے سے خون تازہ اوبلتا تھا وَلَقَدْ مَطَرَتِ السَّمَآءُ يَوْمَ قَتْلِهٖ دَمًا حَتّٰى
بَقِيَ اَثَرُهٗ عَلَى النَّبَاتِ حَتّٰى فَنِيَ یعنی روز قتل امام حسینؑ آسمان سے لہو برسا
اور ہر صحرا مین گھاسین خشک ہوکر معدوم ہوگئین پھر کسیکو معلوم نہوئین ؏

ہزار افسوس ہوی چشم گردون سے لہو جاری
کرین مومن نہ غم مین شاہ دین کی گریہ وزاری
نہین لازم ہے رو رو کر بہاؤ چشم سے دریا
تمہاری واسطے مارا گیا سبط نبی پیاسا
عزاداران شہ کے غم مین حشر کے دن کام آیگا
یہ دریا اشک کا نار جہنم کو بجھا ویگا
ہر ایک قطرہ گہر ہوگا نبی ہے جوہری اسکا
خریدار اسکی زہرا ہے نبی ہے مشتری اسکا

رُوِيَ عَنِ الثِّقَاتِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الشَّامِيِّ قَالَ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ مَعَ
الْقَوْمِ اللِّئَامِ الَّذِيْنَ حَمَلُوا الرُّؤُوْسَ وَالسَّبَايَا بِدِمَشْقَ روایت کی ہے ثقہ
راویون نے ابی سعید شامی سے کہ اسنے بیان کیا ہے کہ جب وہ ملاعین سر شہیدون

کے اور اسیران حرم کو لیکر دمشق کو جاتے تھے مین انکے ساتھہ تھا فلمّا وصلوا
الی دیر النصرانی وقع بینهم انّ نصر الخزاعی قد جمع عسکرا و یرید
ان یهجم علیهم نصف اللّیل یعنی جسوقت ایک نصرانی کی گرجے کے نزدیک پہنچے
جاسوسون نے آکر خبر دی یہ بات مشہور ہوئی کہ ایک سردار ہے دیندار محب آل اطہار
نام اسکا نصر خزاعی ہے اسنے لشکر جمع کیا ہے چاہتا ہے کہ غافل پاکر شبخون مارے
و یقتل الابطال و یجدّل الشجعان و یاخذ الرؤس و السبایا
دلیرون کو قتل کرے شجاعون سے جنگ و جدال کرے لشکر شام پر غالب ہوکر
شہیدون کے سر چھین لیجاوین اسیران حرم کو قید سے چھڑا لیجاوین قال روی
العسکر من عظیم اضطرارهم فلجاؤ اللیلة الی الدیر و نجعله کهفا لنا
یہ سنکر سردار سپاہ شام کی نہایت مضطرو بیحواس ہوے اور کہا کہ آؤ آج کی رات اس گرجے
اندر پناہ لیوین اور اس دیر محکم کو اپنا قلعہ بناوین فوقف الشمر و اصحابه علی
باب الدیر و صاح باعلی صوته یا اهل الدیر پس شمر ملعون اور اس کے یار
دیر کے دروازے پر کھڑے ہوکر چلا چلا کر پکارے اے دیر والے نصرانیو ایدہر آؤ
فجاءهم القسیس و قال لای ارض فلمّا رای العسکر قال من انتم و ما تریدون
شور و غل سنکر سردار نصرانیون کا آیا اور کہا کون ہمین پکارتا ہے کیا کام ہے
جب دیکہا کہ ایک لشکر عظیم دیر کے دروازے پر کہڑا ہے کہا تم کون ہو یہان کیون
آئے فقال الشمر نحن من عسکر عبید الله بن زیاد و نحن سایرون من العراق
الی الشام شمر لعین نے اس سے کہا ہم عبید اللہ ابن زیاد کے نوکر ہین عراق
سے شام کو جاتے ہین قال القسیس لای ارض پادری نے پوچہا شام سے تمکو کیا کام
ہے کیا غرض ہے قال کان شخص بالعراق تباغی او خرج الی یزید و جمع العساکر
فبعث یزید عسکرا اعظما فقتلوهم و هذه رؤسهم و هذه النساء

سبایا هُمْ شمر لعین نے اظہار کیا کہ ایک شخص نے عراق مین یزید پر خروج
کیا تہا باغی ہوا تہا لشکر جمع کرکے لڑنے آیا تہا یزید نے ایک لشکر عظیم اوسپر بہیجا
چنانچہ وہ سب باغی قتل ہوئے اور مارے گئے یہ نیزون پر انہین خارجیون کے سر ہین
آج کی رات اس دیر مین پناہ لیوین اسواسطے کہ دشمن درپے ہین ہمسے یہ سر اور
اسیر چہینا چاہتے ہین قَالَ الرَّاوِیْ فَنَظَرَ الْقِسِّیْسُ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَاِذَا بِالنُّوْرِ
مِنْہُ سَاطِعٌ وَالضِّیَاءُ لَامِعٌ قَدْ یَحِقُ بِعَنَانِ السَّمَاءِ فَوَقَعَ فِیْ قَلْبِهٖ
هَیْبَةٌ مِنْهُ راوی کہتا ہے کہ یہ سنکر وہ پادری سرون کی طرف دیکہنے لگا
ناگاہ جناب امام حسینؑ کا سر انور اسکو نظر آیا نور اس سر مبارک سے بلند تہا روشنی
اسکی آسمان تک تتق باندہے تہے وہ سر مبارک چاند سا نیزے پر تابندہ تہا دفعتا
پادری کے دلمین ہیبت سمائی اور رعب غالب ہوا فَقَالَ الْقِسِّیْسُ دَیْرُنَا مَا
یَسَعُکُمْ بَلْ اُدْخُلُوا الرُّؤُوْسَ وَالسَّبَایَا اِلَی الدَّیْرِ وَحِیْطُوْا اَنْتُمْ بِالدَّیْرِ
پس پادری نے ظالمون سے کہا دیر ہمارا مختصر ہے تمہارے لشکر کی اسمین
گنجایش نہین ہوگی بلکہ بہتر یہ بات ہے کہ تم یہ سب سر اور اسیر ہماری دیر کے اندر
داخل کرو ہمارے سپرد کرو اور آپ باہر اوترو اس پاس دیر کے احاطہ کرو
فَاِذَا دَهَمَکُمْ عَدُوٌّ قَاتِلُوْهُ وَلَا تَکُوْنُوْا مُضْطَرِبِیْنَ عَلَی السَّبَایَا وَالرُّؤُوْسِ
پس جسوقت تمپر دشمن بلوہ اور انبوہ کرینگے انکے ساتہہ جدال و قتال کرو اسیرون
اور سرونکی طرف سے تمہاری خاطر جمع ہوگی مضطر و سراسیمہ نہوگی قَالَ
فَاسْتَحْسَنُوا الْکَلَامَ الْقِسِّیْسِ صَاحِبِ الدَّیْرِ وَقَالُوْا هٰذَا هُوَ الرَّاْیُ راوی کہتا ہے
ان سب نے دیر والے کی صلاح پسند کی اور کہا کیا خوب تدبیر ہے فَجَعَلُوْا رَاْسَ
الْحُسَیْنِ فِیْ صَنْدُوْقٍ وَقَفَلُوْا عَلَیْهِ وَاَدْخَلُوْا اِلٰی دَاخِلِ الدَّیْرِ وَالنِّسَاءُ
وَزَیْنُ الْعَابِدِیْنَ مَعَہُمْ پس ایک صندوق کے اندر جناب امام حسینؑ کا سر مقدس رکہا

اور اُسپر قفل لگایا اندر دیر کے پہنچایا اور بیبیان قیدی اور بچی اسیر امام عابد طوق
و زنجیر مین گرفتار سبکو صندوق کے ساتھہ اندر دیر کے لیگئے فَاَخَذَ صَاحِبُ الدَّیر
وَجَعَلَهُمْ فِیْ مَکَانٍ یَلِیْقُ بِهِمْ دیر والا قیدیون کو اپنے ساتھہ لیگیا انکی لائق ایک مکان
تجویز کرکے انکو جگہہ دی فَقَالَ الرَّاوِیُ ثُمَّ اَنَّ یَرَی الرَّاسَ الشَّرِیْفَ یَنْظُرُ
حَوْلَ الْبَیْتِ الَّذِیْ فِیْهِ صَنْدُوْقٌ وَّکَانَ لَهٗ رَوْزَنٌ فَخَطَرَ رَأْسَهٗ
فِیْ تِلْکَ الرَّوْزَنَةِ راوی کہتا ہی کہ جس حجرہ کے اندر صندوق سر مبارک
تہا اُس حجرے مین سی صداے گریہ وزاری بلند ہوئی دیر والا حجرے کے پاس
آیا دروازہ حجرے کا بند مقفل پایا گرد حجرے کی پہرنے لگا کہ دیکھے اندر کون روتا
آخر ایک دیوار مین ایک طاقچہ مفتوح تہا اُس روشن دان مین سے سر ڈالکر دیکھی
فَرَءَی الْبَیْتَ یَشْرِقُ نُوْرًا وَّرَاٰی کَاَنَّ السَّقْفَ اِنْشَقَّ وَنَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ تختٌ
عَظِیْمٌ وَّالنُّوْرُ یَسْطَعُ مِنْ جَوَانِبِهٖ اُس حجرے کو دیکہا کہ بی شمع
و چراغ منور ہو رہا ہی پہر دیکہا کہ گویا چہت پہٹ گئی آسمان پر سے ایک تخت
اوترا اور اطراف سے وہ تخت مثل خورشید درخشندہ و تابندہ ہی وَاِذَا بِامْرَأَةٍ
اَحْسَنُ مِنْ حُوْرِ الْعِیْنِ جَالِسَةٌ عَلَی التَّخْتِ وَاِذَا بِشَخْصٍ یُصِیْحُ اُطْرُقُوْا
رُؤُسَکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا فَهٰذِهٖ زَهْرَآءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ ناگاہ دیکہا کہ ایک
بی بی عالی وقار حوریان جنّت سے حسن و جمال مین افضل و بہتر چہرہ نورانی اُس
تخت پر بیٹھی ہے اور ایک حوری آگے آگے پکارتی ہی اپنے سر نیچے کرو آنکہہ اٹہا کر
نہ دیکہو کہ یہ سواری ہی خاتون جنت شفیع امت فاطمہ زہرا خیر النساء دختر محمد مصطفےٰ
وَاِذَا قَدْ خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ التَّخْتِ نِسَآءٌ وَاِذَا هُنَّ حَوَّا وَزَوْجَةُ اِبْرَاهِیْمَ
هَاجَرُ اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ وَرَاحِیْلُ اُمُّ یُوْسُفَ وَاُمُّ مُوْسٰی وَاٰسِیَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ
وَنِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ناگاہ دیکہا کہ بہت سی بیبیان اُس

تخت پر سے اوترین دفعتہً معلوم ہوا کہ حضرت حوّا ام البشر تشریف لائین اور سارا ابراہیم خلیل اللہ کی بی بی اسحٰق نبی کی والدہ اوتر آئین ہاجرا اسمعیل ذبیح اللہ کی مان بھی آئین راحیل حضرت یوسف کی والدہ اور حضرت موسیٰ کی مان و حضرت آسیہ بنت مزاحم فرعون کی زوجہ بھی آئین حضرت عیسیٰ کی والدہ مریم بنت عمران بھی روتی ہوئین تشریف لائین پیغمبر آخر الزمان کی ازواج طاہرات یعنی خدیجۃ الکبریٰ زینب وغیرہ ذلک سب چاک گریبان کئے آئین قَالَ الرَّاوِیُّ فَاَخْرَجُوا الرَّأْسَ مِنَ الصَّنْدُوْقِ وَکُلٌّ مِنْ تِلْکَ النِّسَاءِ وَاحِدَۃٌ تُقَبِّلُ الرَّأْسَ الشَّرِیْفَ ـــــــــ راوی کہتا ہے کہ اون بیبیون نے صندوق سے سر مبارک امام مظلوم کا نکالا سب بیبیان رو رہی تہین گریبان تا بدامن پہٹے تہے اوس سر مطہر پر ہجوم تہا ایک بی بی اوٹہا کر اوس سر پر خون کو چومتی تہی چہاتی سے لگا کر روتی تہی پہر دوسری خاتون سر اوس سے لیکر چومتی تہی بلائین لے کر صندوق کے قربان ہوتی تہی اسیطرح اپنے باری باری اوس سر کو لیا چوما پیار کیا بلائین لے لے کر فریاد و شور مچایا لہو مین ڈوبے ہوئے چہرہ کو اپنے گلے سے بار بار لگایا فَلَمَّا وَقَعَتِ النَّوْبَۃُ اِلٰی مَوْلَاتِیْ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَاءِ غُشِیَ عَلٰی صَاحِبِ الدَّیْرِ وَعَادَ لَا یَنْظُرُ بِالْعَیْنِ بَلْ یَسْمَعُ الْکَلَامَ آہ واویلا جب باری آئی سیدہ عالم فاطمہ زہرا کی اوس معصومہ مظلومہ نے وہ سر پر خون ہاتہہ مین لیا صاحب دیر کو غش آگیا آنکہین خود بخود بند ہو گئین دکہائی ند دیتا تہا لیکن اتنا ہوش تہا کہ آواز سنتا تہا وَاِذَا هِیَ تَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَتِیْلَ الْاُمَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَظْلُوْمَ الْاُمَّۃِ آواز آئی کہ فاطمہ نے دہاڑ مار کر پکاری یا حسینؑ مین تیری زیارت کو جنت سے آئی ہون السلام اے قتیل امت کے السلام اے مظلوم ستم رسیدہ امت جفا کار سے السلام اے شہید امت

کے نیزے کہا نیوالی السلام ای ذبیح امت کے خنجر سے گلا کٹانے والے السلام اے وارث آدمؑ حسینؑ ابن علیؑ السلام ای سید اکرم حسینؑ ابن علیؑ لَا یَبتَدُ الخَلقُ هُمٌّ وَلَا غَمٌّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی سَیَفرُجُ عَنِّی وَعَنکَ وَیَاخُذُ بِثَارِکَ تو اے حسینؑ غصہ و غم نکہا عنقریب ہی کہ خدا میری اور تیری داد دے فریاد سنے تیری مشکل آسان کرے تیری خون ناحق کا قصاص لیوے تجکو خون بہا اُس خون کا عطا کرے اور تیرے دشمنون کو داخل جہنم کرے

نظم

میرے شہید میرے لاڈلے حسینؑ غریب — لعین شام کو سر لیچلے حسینؑ غریب
بدن پڑا ہی بیابان میں ہی کہ زخمونسے چور — دھرا لعینون نے صندوق میں سر پر نور
میرے حسینؑ تیری بیکسی کی مین واری — مین سر کے ساتھ ہون کرنے کو گریہ و زاری
تمہی کو لاش پہ چھوڑ آئی ہون کہ صبح و مسا — نگاہبان رہیں شبیر بیکس شیر خدا
مین تیرے ساتھ ہون تا شام ای غریب حسینؑ — جدا ہونگی ہین سر سی میرے حبیب حسینؑ
میری حسین تیرا سوگ ہے لئے زہرا — الم سے چاک گریبان ہی کئے زہرا
پیادہ بیٹی سر شام تک روان ہون مین — حرم کے ساتھ ہون اور گرد کاروان ہون مین
سوار دھوپ مین نیزہ پہ سر جو جلتا ہی — جگر کی آگ بھڑکتی ہے سینہ جلتا ہے
ہوا سے اورتی ہین زلفین جو بار بار حسینؑ — تو روح فاطمہ ہوتی ہے بیقرار حسینؑ
سکینہ کہتی ہے جب رو کی کیا ہوئی بابا — پکارتی ہون کہ تجھسے جدا ہوئے بابا
سکینہ جان تو باباکو اب نپائیگی — تڑپ تڑپ کے یہ ننہی سی جان جائیگی
غش آیا جب گھڑی عابدؑ کو مین سنبہالتی ہون — جو کانٹے پانون مین لگتے ہین مین نکالتی ہون
وہ پانون سوجی ہوئی رات بھر دباتی ہون — وہ تلوی چومتی ہون آنکھونسے لگاتی ہون

فَلَمَّا سَمِعَ الدَّیرَانِیُّ البُکَاءَ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِینَ نَزَلنَ مِنَ السَّمَاءِ اِذ هَنَّ وَوَقَعَ مَغشِیًّا عَلَیهِ جب دیرانی نے یہ آہ و زاری سنی اُن بیبیون

کی جو آسمان پر سے اُترین تہین ایسی دہشت کہائی کہ غش ہوکر گر پڑا بیہوش ہوگیا
فَلَمَّا اَفَاقَ مِنْ تِلْكَ الْغَشْوَةِ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَرَ التَّخْتَ وَلَا النِّسَاءَ وَالْاَنْوَارُ
مِنَ الصَّنْدُوْقِ صَاعِدَةٌ اِلٰى عِنَانِ السَّمَاءِ جب غش سے افاقہ ہوا پہر نہ
وہ تخت نظر آیا نہ وہ بیبیان تہین ولیکن نور کے شعلہ صندوق سے آسمان تک
بلند تہے سارا دیر روشن و منور ہورہا تہا ثُمَّ اِنَّ صَاحِبَ الدَّيْرِ الْقِسِّيْسَ دَخَلَ
اِلَى الْبَيْتِ وَكَسَرَ الْقُفْلَ الصَّنْدُوْقِ وَاَخْرَجَ الرَّاْسَ وَغَسَلَهٗ بِالْكَافُوْرِ
وَالْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ پہر دیر والا پادری حجرے کے اندر دروازہ کہول کر داخل
ہوا قفل کو توڑا صندوق کو کہولا سر مبارک کو نکالا مشک و کافور و زعفران سے
دہویا معطر و خوشبو کر کے بخور کیا وَوَضَعَهٗ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَبْكِيْ
وَيَقُوْلُ يَا رَاْسُ مِنْ رُؤُوْسِ بَنِيْ اٰدَمَ وَيَا عَظِيْمُ وَيَا كَرِيْمُ جَمِيْعِ الْعَالَمِ مَنْ اَنْتَ
اور اُس سر مقدس کو اپنے قبلہ کیطرف رکہا یعنی بیت المقدس کیطرف منہہ
کر کے بیٹہا آگے اپنے سر مبارک کو رکہا اُسکے طرف حسرت سے نگاہ کرتا تہا اور
زار زار روتا تہا پکارتا تہا اے سر بنی آدم کے سردار کے اے عظیم و کریم ساری عالم
سے سچ بتاؤ تم کون ہو کس بندہ مقبول کا سر ہے اَظُنُّكَ اَنْتَ مِنَ الَّذِيْنَ
مَدَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَاَنْتَ الَّذِيْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ
تَعَالٰى فَضْلَ التَّاْوِيْلِ مجہے یقین ہے کہ تو اُن بزرگواردن مین سے ہے
جنکی مدح و ثنا اللہ تعالےٰ نے توریت و انجیل مین بیان کی ہے تو ایسا جلیل الشان
ہے اللہ تعالےٰ نے عطا کیا ہے تجہے شرف و فضل معنوی و افتخار باطنی بیشک تو نبی کا
یا وصی کا سر ہے اسواسطے کہ حوّا و سارا و ہاجرا و مریم تیری عزاداری مین مشغول ہین
مین چاہتا ہون کہ نام و لقب و نسب سے آگاہ ہون کہ تو کون بزرگ ہے فَنَطَقَ
الرَّاْسُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَنَا الْمَظْلُوْمُ اَنَا الْمَقْتُوْلُ اَنَا الْمَهْمُوْمُ

اَنَا الْمَعْصُوْمُ ناگاہ بامر اللہ تعالےٰ وہ سر مقدس گویا ہوا درد کی آواز سے پکارا اے بندہ خدا مین مظلوم و ستم رسیدہ ہون مین مقتول گلو بریدہ ہون مین اندوہناک حسرت کشیدہ ہون مین غمگین و زحمت دیدہ ہون میرے جوان و صغیر طعمۂ شمشیر و تیر ہوئے میرے ناموس و اطفال بیگناہ بے تقصیر قید و اسیر ہوئے اَنَا الَّذِیْ بِسَیْفِ الْعِدَاوَۃِ قُتِلْتُ اَنَا الَّذِیْ جُرِحْتُ بِاَهْلِ الْبَغْیِ ظُلْمًا مین وہ قتیل ہون کہ سیف عداوت سے بیجرم و خطا مذبوح ہوا مین وہ مظلوم ہون کہ لڑائی مین باغیون کے حربون سے ناحق زخمی و مجروح ہوا اور سر میرا بدن سے جدا کیا **نظم**

مجکو خط لکھ لکھ بلایا دور سے   بیوطن ہو کر مین آیا دور سے
ظالمون کے گھر مین جب مہمان ہوا   قتل کا مہمان کے سامان ہوا
تشنہ لب تھا مین کنارے نہر آب   پیاس مین گرمی سے تھا کیا اضطراب
تین دن پیاسا رہا مین بیگناہ   پھر چڑھے لڑنے کو دشمن رو سیاہ
لاکھ اسوار و پیادہ جمع تھا   مین وہان سوزان مثال شمع تھا
سیکڑون تیغین کھچین تھین آبدار   مجھپہ نیزے بھی علم تھے بیشمار
برچھیان چلتی رہین شمشیر بھی   مینھہ کی صورت تھی برستے تیر بھی

اے دیرانی مین کیا بیان کرون

ماری چن چن کر مرے سب دوستدار   بھائی بیٹے بھلنجے عالی تبار
چھ مہینے کا تھا ایک بچہ صغیر   حلق پیاسے پر لگا اُسکے بھی تیر
ایک بھتیجا تھا مرا قاسم جوان   اُسکو مارے تیر نیزے برچھیان
جب گرایا مار کر بھالا اوسے   گھوڑون سے پامال کر ڈالا اسے
ایک جوان بیٹا تھا میرا رشک ماہ   اُسکے سینہ پر لگایا نیزہ آہ
ایک بھتیجا ننھا سا تھا میرے ساتھ   کاٹ ڈالے اُسکے ننھے ننھے ہاتھ

ایک میرا بھائی علم بردار تھا
تیر اُس غازی کے دل کے پار تھا

دونون بازو تھے قلم اُس شیر کے
زخم کیا کاری لگے شمشیر کے

مین اکیلا جب رہا میدان مین
گھر گیا تلوارون کے گھمسان مین

جب گرا مین زخمی ہوکر خستہ حال
آئے مجکو زخمی کرنے بدخصال

میرے سینہ پر چڑھا ایک نابکار
زانو سے چھاتی دبائی زخمدار

کھینچا خنجر آنکھین کرکے لال لال
ہاتھ مین پکڑے میرے داڑھی کے بال

رکھدیا خنجر گلے پر آ بد ار
مین پکارا اٹک ٹھہر اے نابکار

تین دن گذرے ہین مین بے آب ہون
پیاس کے مارے بہت بیتاب ہون

پہلے تھوڑا سا مجھے پانی پلا
بعد ازان اس حلق سے خنجر ملا

سنکے بولا مدعی پانی کہان
پر میرے خنجر سے تو آب روان

کہکے یہ خنجر پھرایا حلق پر
قطع ظالم نے کیا مشکل سے سر

حلق سو کھے پر چلی خنجر کی دھار
پھر کیا نیزے کے اوپر سر سوار

خاک پر تن ہے سنان پر سر میرا
طوق ہے پہنے ہوئے دلبر میرا

قَالَ صَاحِبُ الدَّيْرِ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّأْسُ رُدَّ دِيْنِي
دیرانی نے یہ ماجرا سنکر سر و سینہ پیٹ لیا پھر کہا تجکو قسم ہے خدا کی ای سر مطہر
خاموش نہو اپنے حال سے مفصل مجکو آگاہ کر تو کون ہے فَقَالَ الرَّأْسُ الشَّرِيْفُ
اِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنْ حَالِيْ وَنَسَبِيْ اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ ﷺ الْمُصْطَفٰى اَنَا ابْنُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى
اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَنَا ابْنُ الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
اُسوقت سر مطہر نے زبان فصیح متکلم ہوا کہ اگر تو میرے حال کا مستفسر ہے میرا حسب ونسب
پوچھتا ہے تو آگاہ ہو مین فرزند ہون محمد مصطفے خاتم الانبیا کا مین فرزند ہون
علی مرتضے کا مین فرزند ہون فاطمۃ الزہرا کا فرزند ہون خدیجہ الکبرے کا مین

فرزند ہون عروۃ الوثقے حبیب کبریا کا اَنَا شَہِیْدُ کَرْبَلَاءَ اَنَا عطشان کربلاء اَنَا ظَمْاٰنُ کَرْبَلَاءَ مین کربلا کا شہید ہون مین کربلا کا مقتول ہون مین کربلا کا مظلوم ہون مین کربلا کا پیاسا حلق بریدہ ہون مین حسین عالی نسب ہون اَنَا غَرِیْبُ کَرْبَلَاءَ اَنَا وَحِیْدُ کَرْبَلَاءَ اَنَا سَلِیْبُ کَرْبَلَاءَ اَنَا مَنْہُوْبُ کَرْبَلَاءَ اَنَا مَمْتُوْلُ کَرْبَلَاءَ مین کربلا کے بن کا مسافر ہون مین کربلا کے بن مین یکہ و تنہا رہا تہا بے یار و یاور و ناصر ہون کربلا کے قتلگاہ مین میرے کپڑے اتار لیے گئے لاش میری عریان و برہنہ پڑی ہی کربلا مین گھر میرا لٹا خیمے جلائے گئے میری تہتک حرمت پردہ دری ہوئی اور اہلبیت میری اسیر ہوئے نظم

یہ میری بیٹیان بہنین اسیر جاتی ہین
نقاب چھن گئی بالون سے منہ چھپاتی ہین

مجھے تو قتل کیا انکو آکے لوٹ لیا
برہنہ تیغین دیکھا ئین ڈرا کے لوٹ لیا

اوتارین چادرین سر پر سے ان اسیرون کے
نقاب بہی نہ بچی ہاتہہ سے شریرونکے

برہنہ اونٹون پہ کرکے سوار لاتے ہین
یہ ترک و روم کی بندی کیطرح آتی ہین

رسول زادیان انمین ہین زینب و کلثوم
کہ جنکو لاتے ہین قیدی کئے ہوئے یہ شوم

میری سکینہ جو دختر صغیر ہے پیاری
ہے اسکے کانون سے دریا ئے خون ایک جاری

وہ دیکھکر میرے قاتل کو تہر تہراتی ہے
جب آکے دیتا ہے گھڑکی تو سہمی جاتی ہے

میرا یتیم پسر ہے جو عابد بیمار
ہے تازیانون سے اعدا کے اسکی پیٹہہ فگار

میرا وہ نائب و وارث پیادہ چلتا ہے
وہ ساربان بنا شاہزادہ چلتا ہے

گلے مین پہنے ہوئے طوق امام رابع ہے
رضا پہ راضی ہے حکم خدا کے تابع ہے

پسر جو اسکا ہی باقر امام پنجم ہے
اسیر ظلم ہے پر فخر ماہ و انجم ہے

اسے کہلاتے ہین کہانا نہ آب دیتے ہین
جو پانی مانگے تو سو کہا جواب دیتے ہین

وہ اپنے باپ کو بیمار دیکھہ روتا ہے
وہ مجتبیٰ کا نواسا ہے میرا پوتا ہے

نہ پوچھہ حال میرا اور میرے یتیمون کا	کریم خوار ہین اور دور ہے لیمونکا
اسیر شام مین ذلت اٹھاتی جاتی ہین	سکینہ بی بی کی تربت بنائی جاتی ہین
یزید انکو بلاویگا جب سر دربار	رسن سے باندہ کے لیجا ئینگے یہ بدکردار

فَلَمَّا سَمِعَ صَاحِبُ الدَّيْرِ مِنَ الرَّأْسِ الشَّرِيفِ هٰذَا الْكَلَامَ جَمَعَ تَلَامِذَتَهٗ وَمُرِيدَيْهِ وَحَكٰى لَهُمْ هٰذِهِ الْحِكَايَةَ جب دیرانی نے یہ کلام پر درد سر مبارک کی زبانی سُنا خوب سارویا اور سارے اپنے شاگرد و مرید جمع کیے پھر انکے آگے یہ حکایت بیان کی وہ ستر آدمی تھے زار زار رونے لگے نوحہ وزاری کرکے جان کھونے لگے واویلاوامصیبتا کہکر بیقرار ہونے لگے اپنی پگڑیان سر سے اتارکے خاک پر دے ماریں گریبان اپنے پھاڑ ڈالے روتے پیٹتے ماتمدارون کی شکل بنائی حضرت امام زین العابدین اسیر بیمار کے پاس آئے حضرت کے سوجے پائے مبارک چومتے تھے زنجیر پر منہہ رگڑتے تھے قربان وتصدق ہوتے تھے یا مولا یا سید ہمکو مسلمان کرو دولتِ ایمان بخشو پھر سب کفر سے اپنے بیزار ہوئے امام بیمار کی ہاتھہ سے مسلمان ہوئے ایمان لائے کلمہ زبان پر جاری کیا پھر عرض کی اے فرزند رسول خدا حکم کرو تم ہم متوجہ ہون اس قوم کفار کیطرف اور اونسے مقاتلہ کرین کہ ہماری دل سے رنگ غم وغصہ کا دور ہوئے اور قصاص لیوین اپنے سید مظلوم کے خون ناحق کا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّهُمْ عَنْقَرِيبٍ يَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَيَاْخُذُ لَهُمْ اَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ فَرَدُّوْا اَصْحَابَ الدَّيْرِ عَنِ الْقِتَالِ امام زین العابدینؑ نے اُنسے کہا ایسا کام نکرو صبر کرو اللہ تعالٰے عنقریب انتقام خون ناحق کا لیگا امام برحق کا خون برباد نجائیگا ۵

انصاف طلب غم ہی کوئی داد دلاویگا —— حاکم جو کوئی ہوگا سو پوچھہ منگاویگا

پس کر دیروالی لڑائی سے باز رہے ماتمداری مین گریہ وزاری مین مشغول ہوئے اُسوقت

اسیران اہلبیت سے آہ وفریاد کا غلغلہ بلند ہوا زینب خاتون یہ نوحہ جانسوز زبان حال پڑہ کر سینہ زنی کرنے لگین

نوحہ

اس سر کے بہن ہو گئی قربان حسینا — کافر کئے اس سر نے مسلمان حسینا
افسوس کہ کوفی کے سلمان ہوی کافر — پیاسا کیا رن مین تجہے بیجان حسینا
پڑہتے تہے ستمگار جماعت سی نمازین — اور حفظ تہا بیدینون کو قرآن حسینا
پیاسا تمہین بیجرم و گنہ کرتی تہو جب ذبح — تکبیر لعین کہتے تہو ہر آن حسینا
پڑہتے تہے لعین کلمہ پیمبر کا ہمیشہ — سمجھے نہ نبی کا تجھے ریحان حسینا
آنکہون سی لعین دیکہتے تہی معجزی پیہم — پر قتل کا کرتے رہے سامان حسینا
دنیا کے لئے ظالمون نی دین گنوایا — اور قتل کیا دین کا سلطان حسینا
لوٹا تمہین پہر خیمونکو بہی آگ لگادی — گہر اپنے نبی کا کیا ویران حسینا
افسوس نبی زادیون کی چادرین لوٹین — انبوہ مین سر ہوگئے عریان حسینا
افسوس ہی ماتم مین تیرے چاک ہوا ہی — خاتون قیامت کا گریبان حسینا
ماتم مین تیرے مریم و حوا و خدیجہ — ہین بال کہلے سر کے پریشان حسینا
سر پیٹتی ہین آسیہ و حاجرہ سارا — اور ناپیتے پہرتے ہین بیابان حسینا
حوران بہشتی ہین تیرے غم مین سیہ پوش — اور کرتے ہین ماتم تیرا غلمان حسینا
کیا معجزہ اس دیر مین ان سبکو دکہایا — جو خورد و کلان لائے سب ایمان حسینا
صدقہ تیرے اعجاز نمائی کے بہن ہو — ایک رات تہا سر دیر مین مہمان حسینا

راوی کہتا ہی جب صبح روشن ہوئی ظالمون نے دیر مین سی سر نکالے نیزہ پر چڑھائے بیبیون کو لائے اونٹون پر سوار کیا وہان سے روانہ ہوئے شہر عقلان کی نزدیک پہونچے وہان جو ظلم و ستم اہلحرم پر ہوئے بعد بیان ہون گے انشا اللہ تعالے۔ وصلی اللہ علی محمد و آلہ الطیبین لعنۃ اللہ علی اعداہم اجمعین رطب گیارہوان نخل ماتم کا بیان فضایل گریہ اور سرہائے شہدا

شہر عسقلان مین پہنچے اور زریر مومن ملبوس لایا اور ظالمون نے اسے مارا۔
خوشا حال تمہارا اے محبان آل طٰہٰ ویٰس کہ تم حسینؑ کے ماتمدار ہو خدا رحمت کرے
تمپر اے مومنان امیر المومنینؑ کہ تم فرزند نبیؐ کے غم مین سوگوار ہو واللہ ہر قطرۂ اشک
کا گوہر شاہوار سے بمراتب بہتر ہے اشہد باللہ ان موتیون کا خریدار خداوند
داور ہے یہ دیدہ ہای گوہر بار پیغمبرؐ کو پسند ہین تھا کہ رونے والون کے درجے نہایت
بلند ہین عزادار امام مظلوم کے بڑے سعادتمند ہین جہنم کے دروازے اُن کے
منہہ پر بند ہین مقیم جنت نعیم ہین خرم وخورسند ہین رُوِیَ عَنْ خَیْرِ الْبَشَرِ
مِمَّا جَاءَ مِنَ الْخَبَرِ اِنَّہٗ قَالَ مَنْ ذُکِرَ الْحُسَیْنُ عِنْدَہٗ فَخَرَجَ مِنْ
عَیْنَیْہِ مِنَ الدُّمُوْعِ بِقَدْرِ جَنَاحِ الذُّبَابَۃِ کَانَ ثَوَابُہٗ عَلَی
اللہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَرْضَ بِدُوْنِ الْجَنَّۃِ خیر البشر جناب رسولخدا سے احادیث واخبار
مین یون وارد ہوا ہے کہ اُس جناب نے فرمایا ہے کہ جسکے آگے حسینؑ کا ماجرا ذکر ہووے
اور اُسکی آنکھون سے مکھی کے پر برابر آنسو جاری ہو تو اللہ تعالے اُسکو ثواب دیتا ہے
اور اسقدر اُس سے راضی وخوشنود ہوتا ہے کہ اس ثواب کے جزا مین جنت الماوی اُسکو
عطا کرتا ہے قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تَنْزِلُ
الْمَلَائِکَۃُ مِنَ السَّمَآءِ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ قَارُوْرَۃٌ مِنَ الْبِلُّوْرِ الْاَبْیَضِ
جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہر برس دسوین دن محرم کے آسمان سے فوج فوج
فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہین ہر ایک کے ہاتھہ مین بلوری سفید شیشہ ہوتا ہے
وَیَدُوْرُوْنَ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ وَمَجْلِسٍ یَبْکُوْنَ فِیْہِ عَلَی الْحُسَیْنِ فَیَجْمَعُوْنَ
دُمُوْعَہُمْ فِیْ تِلْکَ الْقَوَارِیْرِ جن جن گھرون مین کہ حسینؑ کی ماتمدار روتی ہین
جہان جہان کہ مجلس ماتم حسینؑ شہید کی برپا ہوتی ہے اُن گھرون مین اُن مجلسون مین
ملایک شیشہ ہاتھون مین لئے ہوئے جاتی ہین اور آنسو رونے والون کے لے لیکر

شیشون مین بہرتے ہین ہر سال اشک ماتمیان جمع کرتے ہین فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَتَلْهَبُ نَارُ جَهَنَّمَ فَیَضْرِبُوْنَ مِنْ تِلْکَ الدُّمُوْعِ قَطْرَةً عَلَی النَّارِ جب قیامت قائم ہوگی اسوقت دوزخ مشتعل ہوگا شعلہ بلند ہونگے دور دور زبانہ پہیلینگے گنہگارون پر باز کیطرح آئینگے ملائک جب یہ حال دیکہینگے شیشون کے منہہ کہولکر ایک قطرہ کی برابر اشک ماتمدارون سے اُن شعلون پر چہڑکینگے فَتَهْرُبُ النَّارُ عَنِ الْبَاکِیْ عَلَی الْحُسَیْنِ ع مَسِیْرَةَ سِتِّیْنَ فَرْسَخًا پس حسینؑ کے ماتمدارون اور رونے والون سے وہ آتش سوزان ساٹہہ ہزار فرسخ کی راہ دور دور بہاگیگی۔ روایت ہے سعید شامی سے کہ جب لشکر شام وکوفہ شہیدون کے سر ہمراہ لئے اہلحرم کو اسیر کئے شہر عسقلان کے نزدیک پہونچے وَکَانَ مِیْنُ ذٰلِکَ الْبَلَدِ اَبُوْ یَعْقُوْبَ الْعَسْقَلَانِیْ وَقَدْ کَانَ فِیْ حَرْبِ الْحُسَیْنِ اس شہر کا حاکم ابو یعقوب لعین تہا کہ وہ کربلا کی لڑائی مین ظالمون کے ساتہہ شریک تہا حسینؑ سے لڑا تہا دشمن آل رسول خدا تہا جب اُس ملعون کو خبر پہنچی کہ سرہای شہدا مع اسیران آل رسول خدا اُسکے شہر کے پہنچے ہین حکم کیا لعین نے کہ شہر کو آراستہ ومزین کرین گانے بجانے والونکو تاکید کی کہ اظہار سرور وجشن کرین دہوم مچاوین یہ حکم سنکر سب بیدین لعین کوہون پر سر راہ لباس عید پہن پہن کے شاد وخرم بیٹہے مجلسین رقص وسرود کی آراستہ کرکے ساز بجانے لگے شراب کا دور چلنے لگا جشن کی دہوم ہوئی قَالَ الرَّاوِیْ فَلَمَّا دَخَلُوا الْبَلَدَ وَاَدْخَلُوا الرُّؤُوْسَ وَالنِّسَاءَ مِنْ بَابِ الْبَلَدِ وَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ تَاجِرٌ وَکَانَ اِسْمُهٗ زُرَیْرُ الْخُزَاعِیْ وَکَانَ وَاقِفًا بِالسُّوْقِ راوی کہتا ہے جب لشکر ظالمون کا نقارے اور دف ودہل بجاتا ہوا شہر مین داخل ہوا اور نیزہ دار سرہای شہدا نیزون پر چڑہائے ہوئے اور اہلبیت رسالت کو اونٹون پر برہنہ بہٹائے ہوئے شہر کے دروازے کے اندر آئے اتفاقًا اس شہر مین ایک سوداگر

وارد تہا نام اُسکا زریر خزاعی تہا مومن محب اہلبیت دیندار تہا بازار مین اُسوقت کہڑا تہا فَلَمَّا رَاَی النَّاسَ عَلٰی تِلْكَ الْحَالَۃِ وَکَانَ یَقُوْلُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِہٖ اَیَّامٌ مُبَارَکَۃٌ عَلَیْكَ جب اُس مومن نے بازار مین لوگون کا یہ حال دیکہا پہر سُنا کہ ایک شخص اپنے دوست سے کہتا ہے کہ ایام شریف مبارک ہون زریر سمجہا کہ آج شاید کوئی دن عید کا ہے کہ لوگ اپسمین مبارکباد دیتے ہین شاد و خرم آراستہ و پیراستہ ہین پہر زریر نے ایک سے پوچہا کہ اِس جشن و خوشی کا تمہارے کیا باعث ہے آج کیا دن ہے کونسی عید ہے شہر کیون آراستہ کیا ہے اور بازار کی زینت کا کیا سبب ہے فَقَالُوْا لَہٗ کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ قَالَ زُرَیْرٌ نَعَمْ لوگون نے شہر کے کہا کہ شاید تو مسافر ہے اس بلد مین تازہ وارد ہے زریر نے کہا ہان مین پردیسی ہون اس شہر کا باشندہ نہین ہون فَقِیْلَ لَہٗ اِعْلَمْ یَا ھٰذَا اِنَّہٗ کَانَ فِی الْعِرَاقِ جَمَاعَۃٌ مُخَالِفُوْنَ لِیَزِیْدَ وَلَمْ یُبَایِعُوْہُ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ عَسْکَرًا فَقَتَلُوْا وَھٰذِہٖ الرُّؤُسُ رُؤُسُھُمْ وَھٰذِہٖ السَّبَایَا ھُمْ لوگون نے کہا معلوم کر اے بندۂ خدا جان عراق مین ایک جماعت سرکش تہی کہ بادشاہِ شام یزید علیہ اللعنہ کے مخالف تہے وہ اس بادشاہ کی اطاعت و بیعت نکرتے تہے اپنی قوت و شجاعت پر مغرور تہے سلطنت کا دم بہرتے تہے یزید لعین نے آخر ش اُنپر ایک لشکر بہیجا لڑائی ہوئی وہ مخالف خوب لڑے بیت پڑے سب مارے گئے سر بدن سے اوتارے گئے یہ جو سر نیزون پر دہرے لاتے ہین اُنہین سرکشون کے سر ہین عورتین جو سر برہنہ بالون سے منہہ چہپائے ننگے سر اونٹون پر سوار ہین ان مخدوم کے حرم ہین اور وہ بیکس اونٹون کے آگے طوق و زنجیر پہنے سر و پا برہنہ ضعیف اِن باغیون کے سردار کا بیٹا اسیر و بیمار گرفتار چلا جاتا ہے اونٹ کے اوپر سوار ہونے نہین پاتا ہے فَقَالَ زُرَیْرٌ یَا ھٰذَا ھٰؤُلَاءِ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اَمْ کَفَرَۃً فَقِیْلَ اِنَّھُمْ کَانُوْا سَادَاتُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ پہر زریر نے پوچہا کہ آیا یہ لوگ جو مارے گئے مسلمان تہے یا کافر بے ایمان تہے لوگون نے کہا کافر نہ تہے بلکہ مسلمان تہے حافظ قرآن

تہے مسلمانون کے سیّد و سردار تہو اشراف و سادات عالی تبار تہے عابد و زاہد و متقی تہے مومن
قربان ہوتی تہے فَقَالَ مَا کَانَ سَبَبُ خُرُوجِهِمْ عَلیٰ یَزِیْدَ پہر زریر نے
متعجب ہو کر پوچہا کہ انہون نے یزید کی اطاعت و بیعت کیون نہ کی تہی خروج کس واسطے
کیا لڑے اور مارے گئے کیا سبب ہوا قَالَ اِنَّ مُقَدَّمَهُمْ کَانَ یَقُوْلُ اَنَا
ابن رَسُوْلِ اللهِ وَاَنَا اَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ جواب دینے والے نے کہا اے شیخ سبب
کہ ان سب مین جو بڑا سیّد و سردار تہا وہ دعویٰ رکہتا تہا کہ مین بادشاہ کونین رسول
کا فرزند ہون خاتم الانبیا کا خلف تمہارے پیغمبر کا نواسا ہون خلافت ریاست کا
سزاوار ہون حکومت و سلطنت کا حقدار ہون افضل و اعلےٰ ہون ساری دنیا
یزید کیا مال ہے وہ ناچیز بے کمال ہے معاویہ و ابوسفیان و بنی امیہ پست و بے رتبہ
بنی ہاشم وارث منبر و خطبہ ہین یہ سُنکر زریر متوحش ہوا گہبرا گیا دل پر ابر غم کا چہا گیا
فَقَالَ مَنْ کَانَ اَبُوْهُ وَمَنْ هِیَ اُمُّهُ وَمَا اسْمُهُ کہنے لگا اے یار و برای خدا جلد بتلا
وہ سردار سچ مچ فرزند احمد مختار تہا یا غلط دعویٰ کرتا تہا عبث ریاست کی تمنا کرتا تہا
یا کہ حقدار تہا اور اُسکے باپ کا کیا نام تہا کیا لقب تہا اور اُسکی مان کون تہی کیا
نسب تہا اور اُس سردار کا کیا نام تہا

نظم

مجہے یہ ڈر ہے مدینہ کا بادشاہ نہو — میرا امام میرا پیر دین پناہ نہو
کہین بلایا نہو کوفیون نے کر کے فریب — خدا نکردہ وہ سلطان کم سپاہ نہو
مدام اُسکو شہادت کا شوق رہتا تہا — لہو سے اُسکی کہین سرخ قتلگاہ نہو
الٰہی خوف سے دل میرا تہر تہراتا ہے — کہ اوج نیزہ پہ برج شرف کا ماہ نہو
کئی دنون سے میرے دل پہ غم مسلط ہے — امام میرا ہوا قتل بے گناہ نہو
لہو برستا تہا گردون سے روز عاشورہ — کہین علامت قتل ولی یہ آہ نہو
زمین پر نہ کہین عرش تہر تہرا کے گرے — بلند فاطمہ بنت نبی کی آہ نہو

فَقِیلَ یَا زُہَیرُ کَانَ اسْمُہُ الْحُسَیْنُ وَاَخُوہُ الْحَسَنُ وَاُمُّہُ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفیٰ وَاَبُوہُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیطَالِبٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ لوگون نے کہا اے زہیر اُس سردار کا نام حسینؑ مظلوم تہا اسی کے بہائی کا نام حسن تہا اور اسیکی مان کا نام فاطمہؑ تہا اور اسیکے نانا کا نام محمد مصطفےٰ تہا اور اسی کے باپ کا نام علیؑ مرتضےٰ تہا اور دادا کا نام ابیطالب تہا فَلَمَّا سَمِعَ زُہَیرُ ذٰلِکَ الْکَلَامِ اِسْوَدَّتِ الدُّنْیَا فِی عَیْنَیْہِ وَضَاقَتْ عَلَیْہِ الْاَرْضُ مَعَ وُسْعِہَا مصیبتاہ جبوقت زہیر نے یہ کلام سُنا اُسکی آنکھون مین زمانہ اندہیر ہوگیا اور روز روشن تاریک ہوا اور زمین باوجود اُس فراخی کے اُسپر تنگ ہوئی نظم

ہوا دریائے خون آنکھون سے جاری | زمین پر گر پڑا ایک آہ ماری
…امہ پہینک کر سر سے پکارا | لعینون نے میرے سید کو مارا
…ہوئے تاراج آل مصطفےٰ آہ | ہوا برباد اب اسلام واللہ
…ی کا گہر ہوا برباد افسوس | علیؑ کا کٹ گیا شمشاد افسوس
…یا تاراج باغ مصطفےٰ کو | بجہا ڈالا چراغ فاطمہؑ کو
…موئے کے مین ہمراہ ہوتا | فدا شبیرؑ پر واللہ ہوتا
…یرے سید کا سر لاتے ہین ظالم | بجاتے دف دہل آتے ہین ظالم
…حرم کو قید کر لاتے ہین شامی | کہلے منہہ ننگے سر لاتے ہین شامی
…ار افسوس ہے مین بیخبر تہا | ستم یہ حضرت شبیرؑ پر تہا
…ی دل ہے جلتا کیا کرون مین | یہ ہے جی مین اکیلا لڑمرون مین
…ہون تا سنان پر روئے شبیرؑ | لہو مین تر بتر گیسوئے شبیرؑ
…دایا لعن کر ان قاتلون پر | غضب نازل ہوان سنگین دلعین پر

…جَاءَ اِلیٰ قَرِیبٍ مِنَ السَّبَایَا فَلَمَّا وَقَعَتْ عَیْنَیْہِ عَلیٰ مَوْلَایَ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

بکی بکاءً وان انۃً عظیمۃً روتا ہوا قیدیون کے نزدیک
آیا ناگاہ امام زین العابدین خستہ حال اسیر بستہ زنجیر پر نظر جا پڑی چلا چلا کر رویا لغزی
مارے فریاد و داویلا کیا فقال لہ زین العابدین یا مالک تبکی یا ھذا وجمیع البلد فی
فرحٍ وسرورٍ امام زین العابدین علیہ السلام نے پوچھا اے شخص تو کیون
روتا ہے حالانکہ شہر کے لوگ شاد و خرم و فرحناک و مسرور ہین فقال زریر مولای
انی رجل غریب وقد وقعت ھذا الیوم فی ھذا البلد و
انی رجل تاجر زریر نے رو رو کر کہا اے مولا مین مسافر ہون اس بستی مین تازہ
وارد ہون بطریق تجارت یہان آیا ہون وقد سالت اہل البلد عن
فرحھم وسرورھم فاجابوا وقالوا باغٍ بغا علی یزید فقتلہ
عبید اللہ ابن زیاد وبعث براسہ الی الشام وسباء آلہٖ
مین نے جو شہر والون سے پوچھا کہ تمہارے جشن و سرور کا کیا باعث ہے انہون نے
جواب دیا کہ ایک شخص باغی ہوا تھا یزید سے اسکو ابن زیاد نے عراق مین قتل کیا
اسکا سر اور اسکے یارون کے سر کاٹکر اسکے عیال و اطفال اسیر کر کے شام کیطرف روانہ
کئے ہین آج ہمارے شہر مین وہ اسیر اور سر نیزون پر سوار داخل ہوتے ہین اسواسطے
ہم خرم و شاد ہین فلما سالت عن اسمہٖ قالوا ھو الحسین بن علی وجدہ
محمد المصطفیٰ فقلت من کان احق بالخلافۃ فخذ جب مین نے نام پوچھا
تو کہا کہ حسین ابن علی ابن ابیطالب ہے جسکا نانا محمد مصطفےٰ ہے مین نے سنکر
کہ اسکے سوا اور کون ہے خلافت اور امامت کا مستحق وہ امام اور خلیفہ برحق ہے یہ سنکر
سب شرمندہ ہوئے خاموش رہے مارے ندامت کے گویا مر گئے کچھ جواب ندیا فقال زین
العابدین اری منک ایھا التاجر ریح المعرفۃ والمحبۃ جزاک اللہ خیراً یا زریر
امام زین العابدین نے یہ سنکر فرمایا کہ اے سوداگر تیری تجارت سے نفع معرفت ومحبت

کا نظر آتا ہی یعنی تو مومن ہی تو تجھکو نفع ایمان حاصل ہوا ہی وہ کیا ہی آل محمدؐ کے رتبہ کو پہچانا
اور انسی محبت و دوستی رکھنا خدا یتعالی تجکو معرفت و محبت پر جزاے نیک دیوی ای زریر
محب اہلبیت رسالت فَقَالَتْ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ خُبِّرْنِیْ بِاَمْرِکَ لِاٰخِذَ عَلَ
کُلَّمَا یَخْطُرُ بِبَالِکَ وَمَا تُرِیْدُ عَرِّفْنِیْ بِہٖ لِاَنِّیْ لَکَ بِشَرْطِ الْخِدْمَۃِ
زریر نے پہر عرض کی ای میری سید ای میرے آقا امید وار ہون کہ غلام کو کوئی کام فرماو
کوئی خدمت خادم کو بتاؤ جو کچہہ آپکے دل کی خواہش ہو اور درکار ہو اپنے بندی کو بیتکلف
ارشاد کرو کہ مین خدمت گذاری مین سعادت پاؤن اور بندگی بجالاؤن فَقَالَ
الْاِمَامُ قُلْ لِلَّذِیْ هُوَ حَامِلُ رَاْسِ الْحُسَیْنِ اَنْ یَتَقَدَّمَ عَلَی النِّسَاءِ
وَیَعْتَزِلَهُنَّ لِیُتِمَّ لِلنِّسَاءِ حِجَابُهُنَّ وَیَشْغَلُوْنَ النَّاسَ بِالنَّظْرِ اِلَی
النَّاسِ عَنِ النِّسَاءِ امامؑ نے فرمایا کچہہ کام خدمت نہین اور کچہہ آرزو تمنا
دل مین نہین کہ تجہسی کہون ولیکن اتنا کام تو کر کہ یہ جو نیزہ دار خولی اصبحی ملعون سر مبارک
امام کا لئی ہوئی جاتا ہی اُس سی جا کر کہہ اور التماس کر کہ بیبیون کے اونٹون سی ذرا آگی دور
دور چلے تاکہ بیبیون کی طرف لوگ متوجہ ہو کر نگاہ نکرین یہ سر برہنہ مردون کی انبوہ
سے کناری رہین لوگ مشغول رہین دیکہنی مین سر مبارک کے فَمَضٰی زُرَیْرٌ مِنْ
وَقْتِهٖ وَاَعْطٰی حَامِلَ الرَّاْسِ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ
اُرِیْدُ اَنْ تَتَقَدَّمَ اِلَی قُدَّامٍ وَلَا تَکُوْنُ بَیْنَ النِّسَاءِ یہ فرمان سُنتے ہی زریر فی الفور
دوڑا جسکے پاس سر مبارک تہا اُس نیزہ دار کو روپے اور اشرفی دیے خوشامد کر کے
کہا مین چاہتا ہون ذرا تو قدم بڑہا کر آگے سبکے چل عورتون کے اونٹون کے پاس
نرہ قَالَ فَاعْتَزَلَ صَاحِبُ الرَّاْسِ وَتَقَدَّمَ عَلَی النِّسَاءِ فَاسْتَرَحْنَ
النِّسَاءُ مِنَ النَّظْرِ اِلَیْهِنَّ وَعَادَ بِنْتُهُمْ یَجُوْنَ اِلَی الرُّؤُوْسِ
راوی کہتا ہی وہ نیزہ دار بد کردار زر کی طمع سے جلد جلد قدم اٹہا کر اونٹون سی بہت آگے

بڑہ گیا اُسوقت عورتون کو راحت ہوئی خلائق کے دیکھنے سے فی الجملہ نجات ہوئی
کہ تماشیون نے نیزہ دارون کے گرد ہجوم کیا سرون کے تماشہ مین مشغول ہوئے
وَجَاءَ بِنْ زُرَیْرٌ وَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ پہر زبیر باوفا امام کی خدمتمین آیا
اور عرض کی ای مولا کچہہ اور خدمت ہو تو ارشاد فرمائے غلام حاضر ہے بسر و چشم بجالائے
فَقَالَ اِنْ كَانَ فِي دُخَلِكَ ثِيَابٌ زَائِدٌ اِئْتِنِي بِهَا فَقَالَ زُرَيْرٌ نَعَمْ يَا مَوْلَايَ
اُسوقت حضرت امام زین العابدینؑ بہت روئے اور شرماکر کہا اے زبیر اگر تیری
پاس کچہہ کپڑے ہون زنانے اور مردانے تیرے مصرف سے زیادہ ہون تو عریانون کیسطر
درکار ہین لا آج ہمپر احسان کر کہ بلوائے عام مین بے ردا ہین زبیر نے رو کر
کہا حاضر ہین اے میرے سید ای میرے مولا فَمَضَى زُرَيْرٌ وَجَابَ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِنَ النِّسَاءِ ثَوْبًا وَاَتَى اِلَى زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ بِعِمَامَةٍ وَجُبَّةٍ
پس زبیر سعادتمند دوڑا اور مکان مین گیا بہت سے لباس دوختہ لیکر آیا چنانچہ
ہر ایک بی بی کو ایک ایک کرتا نذر دیا اور برہنہ بچون کو کپڑے پہنا کر پوشیدہ
کیا امامؑ کیخدمت مین روتا ہوا ایک عمامہ اور ایک جبہ پیشکش کیا **نظم**

پکارے عترت اطہار یا رسول اللہ ہین ہم بلا مین گرفتار یا رسول اللہ
ذلیل و خوار ہوئے لٹ گئے اسیر ہوئے وارث عزیز قتل ہوئے رن مین ہم فقیر ہوئے
ہمیشہ کرتے تہی امت کو ہم عطا سے نہال مدام دیتے تہے امت کو خلعت و زر و مال
زبیر نے آج کیا احسان ہم اسیرون پر لباس دوختہ قسمت کیا ہم فقیرون پر
خدا گناہ تیرے عفو اے زبیر کرے جزائے خیر دے اور عافیت بخیر کرے
کہ تو نے زینب و کلثوم کو کیا مستور چہپایا تو نے تن زار عابد رنجور
مدام شکر کرینگے ہین جب تلک زندہ زبیر آل محمدؐ ہے تجہسے شرمندہ
زبیر دیکہہ تو ڈوبا لہو مین روئے حسینؑ زبیر تیغ سے پیاسا کٹا گلوئے حسینؑ

زریر دیکھہ تو عابد کے تلوے کا احوال

زریر دیکھہ تو عابد کے تلوے کا احوال زریر دہوپ سے جل جل کے اوڑ گئی ہی کہال وَهُوَ فِي هٰذَا الْحَالِ اِذْ قَامَ وَصِيَاحٌ فِي السُّيُوفِ قَالَ زُرَيْرٌ فَتَأَمَّلْتُ ذٰلِكَ وَاِذَا بِشِمْرِ ابْنِ ذِي الْجَوْشَنِ زریر عاقبت بخیر اس حال پر ملال پر رو رہا تہا ناگاہ شور عظیم بازار مین بلند ہوا زریر کہتا ہی مین نے تامل سے جو نگاہ کی دیکہا کہ شمر ابی الجوشن ملعون کے بیٹے کی سواری بڑی دہوم سے آتی ہی فَاَخَذَتْنِي الْحَمِيَّةُ فَجِئْتُ اِلَيْهِ وَلَعَنْتُهُ وَشَتَمْتُهُ اسوقت مارے غصہ کے مین اپنے مین نہ رہا حمیت ایمان اور غیرت اسلام نے ایسا جوش مارا کہ بے اختیار ہوکر اسکی طرف دوڑا اس ملعون کو پکار کر لعنت کرنے لگا گالی دے دے کر برا کہنے لگا وَاَمْسَكْتُ بِلِجَامِ فَرَسِهِ وَقُلْتُ لَعَنَكَ اللّٰهُ يَا شِمْرُ رَاْسُ مَنْ ذَا الَّذِي وَضَعْتَ عَلَى الرُّمْحِ یہانتک مین از خود رفتہ ہوا کہ جاکر اسکے گہوڑے کی باگ پکڑ لی اور پکارا خدا تعالے تجہپر لعنت کری ای شمر والزنا اے دشمن خدا تعالے ای دشمن آل محمدؐ مصطفے ای قاتل فرزند فاطمۃ الزہرا اے بدترین اشقیا یہ کسکا سر مقدس ہے جسکو تو نے نوک سنان پر چڑہایا ہے یہ چاند سا چہرہ لہو مین کیسا ڈوبا ہی وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ سَبَيْتَهُمْ اَوْلَادُ مَنْ يَكُونُونَ حَتّٰى رَكِبْتَهُمْ الْجِمَالَ بِغَيْرِ غِطَاءٍ اور یہ بیبیان اسیر بچے یتیم بستہ زنجیر تہے امام زین العابدین واجب التوقیر جن سبکو تو نے بندی کر بلایا ہی یہ فرزند کسکے ہین ان کا جد امجد کون ہی کیا سبب ہی جو اس مذلت و خواری کے ساتہہ اونٹون پر سر برہنہ بے نقاب سوار چلے آتے ہین قَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ وَاَعْمٰى قَلْبَكَ وَعَيْنَيْكَ خدا تعالے تیرے ہاتہہ پانون قطع کرے اے شقی تو نے فرزند نبی کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہایا ہی اللہ تعالے تیرے دل کو اندہا کرے اور آنکہین تیری دونون کور ہووین اے حرام زادے کہ تو نے فاطمہؑ کی بیٹیون کو ننگے اونٹون پر بٹہایا ہے قَالَ فَصَاحَ الشِّمْرُ فِي عَسْكَرِهِ اَنِ اقْبِضُوهُ راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر شمر لعین غضبناک ہوا اور اپنی

لشکر کو پکارا کہ مارو اس رافضی کو کہ یہ محب آل بنی ہاشم ہی اور میرے قتل پر عازم ہی
فَاَحَاطُوْا بِہٖ وَضَرَبُوْہُ وَطَعَنُوْہُ وَاجْتَمَعُوْا عَلَیْہِ فَطَعَنُوْا اَھْلُ الْبَلَدِ
بِالْاَحْجَارِ حَتّٰی وَقَعَ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ فَظَنُّوْا اَنَّہٗ مَا بِہٖ رَمَقٌ وَ اَنَّہٗ قَدْ مَاتَ
فَتَرَکُوْہُ وَ مَضَوْا شمر لعین کی اواز سنکر چارون طرف سے ظالم دوڑی
لشکر والے شہر والے سب ملعون جمع ہو گئے اُس مومن و محب کو گھیر لیا کوفیون نے
تلوارین اور شامیون نے نیزہ لگائے اور شہر والون نے پتھر اور لاٹھیان لگائین
یہانتک مارا کہ مرد مومن زخم کہاتے کہاتے غش کہا کر زمین پر گر پڑا اور بیہوش
ہو گیا قاتلون نے جانا کہ اب اُسمین کچھہ باقی نہین اور جان نکل گئی پس اُسجگہہ اُسکی
لاش چہوڑ کر دفع ہوئے فَلَمَّا کَانَتْ نِصْفُ اللَّیْلِ قَامَ زُرَیْرٌ وَرُدَّتْ رُوْحُہٗ
اِلَیْہِ وَعَادَ مَرَّۃً یَحْبُوْ وَمَرَّۃً یَتَمَرْغَلُ عَلٰی ظَھْرِہٖ وَ بَطْنِہٖ مِنْ
شِدَّۃِ الْجِرَاحِ حَتّٰی وَصَلَ اِلٰی مَسْجِدٍ ھُنَالِکَ یُسَمّٰی سُلَیْمَانَ النَّبِیِّ
جب آدہی رات گذری زریر مجروح کو ہوش آیا اور تن مین جان آئی روح نے عود کیا
گویا وہ مردہ زندہ ہو گیا لیکن ایسا زخمی تہا کہ وہان سے اٹھہ کر بہاگنے کی طاقت
نہتی ناچار کبھی ننہے بچون کی طرح بیٹھے بیٹھے چلتا تہا اور کبھی زمین پر لیٹ کر لوٹتا
اور چلتا تہا غرض بہزار مشقت و دشواری شہر سے باہر ہوا ایک مسجد تہی وہان
کہ اُسکو سلیمان نبی کی مسجد لوگ کہتے ہین اُس مسجد کے نزدیک جا پہنچا وَاِذَا ھُوَ بِنَفَرٍ
مِنَ الْجِنِّ رُؤُسُہُمْ مَکْشُوْفَۃٌ وَاَعْیُنُہُمْ بَاکِیَۃٌ وَ قُلُوْبُہُمْ مُحْتَرِقَۃٌ ناگاہ وہان
زریر کو ایک گروہ مردم نظر آئی اور مجلس عزائے حسینؑ برپا ہی غور سے دیکہا تو انسان
نہین سب بنی جان ہین اور اُنکی سر عریان ہین اور بال پریشان ہین اور سب کے
چاک گریبان ہین آنکھون سے اشک رواں ہین دل آتش غم سے سوزان
جگر سوختہ ہین چہرے سوز غم کے شعلہ سے افروختہ ہین فَقَالَ زُرَیْرٌ

لَکُمْ بَاکِیْنَ وَالنَّاسُ فِیْ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ فَرِحِیْنَ مَسْرُوْرِیْنَ زریر نے پوچھا تعجب ہے تم کیون روتی ہو اور بیقرار ہوتے ہو حالانکہ اس شہر کے لوگ آج شاد وخرم وجشن مین مشغول ہین دشمنان آل رسول ہین فَقَالُوْا اِنَّمَا الْقَادِمُ عَلَیْنَا مِنْ فَرَحِ الْخَلْقِ اَرْجَ اِنْ کُنْتَ مِنَّا فَاجْلِسْ وَشَارِکْنَا بِالْمُصِیْبَۃِ انہون نے رو رو کر جواب دیا اے فوج خوارج کیطرف سے آنے والی اگر تو ہم مین سے ہے خارجی اور ناصبی نہین ہے تو بیٹھ جا اور ہماری ساتھہ شریک مصیبت ہو یہ مجلس عزاے شاہ مظلومان ہے یہ بزم ماتم سلطان انس وجان ہے فَقُلْتُ حَاشَا لِلّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ زریر کہتا ہے مین نے انسے کہا حاشا مین اہل شقاوت کی جماعت مین سے نہین ہون دوستدار اہلبیت ہون اور جان نثار آل محمد ہون وَالْاٰنَ قُتِلْتُ فِیْ مَحَبَّۃِ الْحُسَیْنِ وَلٰکِنَّ الْحَافِظَ حَفِظَنِیْ وَاَرَاھُمْ بِبَدَنِہِ الْجِرَاحَاتِ ابھی آج مین حسین مظلوم کی دوستی مین مارا گیا تھا لیکن حافظ حقیقی نے مجکو بچالیا اور سر نو زندہ کیا یہ کہکر رو دیا اور انکو اپنا بدن ٹکڑے ٹکڑے زخم نیزہ وتیغ وخنجر کے اور عصا اور گرز وخنجر کے سبکو کھول کھول دکھائے فَاشْتَغَلُوْا بِالْبُکَاءِ وَاَقَامُوا الْعَزَاءَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتٍ یہ دیکھکر سب ماتمدار گریہ وزاری مین مشغول ہوے اہلبیت کا ماتم برپا کیا زریر شریک تعزیہ ہوا اور بزبان حال یہ نوحہ پڑھ کر سر پیٹتے تھے خاک اوڑاتی تھے پچھاڑین کھاتی ہے

نظم

سید ومولا ہمارے واحسینا واحسینا
فاطمہ زہرا کے پیاری واحسینا واحسینا
کوفیون نے تمکو مارا حق سی اپنا منہہ پھرایا
ظالمون نے تیر ماری واحسینا واحسینا
ای خدا کے برگزیدہ ای نبی کے نور دیدہ
دین کے روشن ستاری واحسینا واحسینا
کیا ستم ہے آشکارا سر ہے نیزہ پر تمھارا
لاشا دریا کے کنارہ واحسینا واحسینا
لنگی بابی سکینہ پیٹتی ہے اپنا سینہ
چھینے اسکے گوشوارے واحسینا واحسینا

ہے لہو کانون سے جاری کہتی ہے باآہ وزاری	بُندے کانون سے اُتاری واحسینا واحسینا
سر جو نیزہ پر چڑہایا عرش اعظم تہرتہرایا	سب ملک رو رو کر پکارے واحسینا واحسینا
ہای اکبر ہائے اصغر کیسے تڑپے زخمی ہوکر	نوجوانی شمشیر خواری واحسینا واحسینا
کربلا مین آئی زہرا تین دن تک دشت صحرا	سر کے بالونسے بہارے واحسینا واحسینا
پانون سوجے بیڑیون سے خون روان ہے ایڑیونسے	دکہہ مین ہین نام تمہاری واحسینا واحسینا

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ

رطب بارہوان نخل ماتم کا ـ بیان فضائل شیعہ اور ایام محرم اور خواب میں سکینہ کا

نوحہ زہرا ہے بطرز جدید جس سے ہوتا ہے غم دلون پہ مزید

آغاز داستان رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اے ماتمیان شاہ کم سپاہ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اے حاضران بزم نالہ و آہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تم سید الشہدا کے عزادار ہو بَارَکَ اللّٰہُ فاطمہ زہرا کے مددگار ہو اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مغفور و مرحوم ہو اِنَّا لِلّٰہِ تم امام مظلوم کے سوگ مین مغموم ہو درجے تمہارے رفیع ہین مَاشَآءَ اللّٰہُ چودہ معصوم تمہارے شفیع ہین عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَکُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ تم ماتم حسینؑ کی مصیبت زدہ ہو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کا اجر عظیم عطا کرے عفو ہمارے جرم و خطا کرے وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہِ الْاِمَامِ الْمَھْدِیْ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ خدائے تعالیٰ نصیب کرے کہ ہم تم ولی خدا امام دوسرا جناب امام مہدی آل محمد کی رکاب کے ہمراہ جہاد کرین حسینؑ کے خون ناحق کے قصاص مین دشمنونکو مار کر اپنے دل غمدیدہ کو شاد کرین عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ اَبِیْ مَحْمُوْدٍ عَنِ الرِّضَا اِنَّہٗ قَالَ اب روایت ہے ابراہیم محمود سے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ الْمُحَرَّمَ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ الْقِتَالَ فَاسْتُحِلَّتْ فِیْہِ دِمَانُنَا

یعنی محرم ایسا ماہ محرم تہا کہ کفار مشرکین بہی اسکو مانتے تہے قتال اور جدال اس
ماہ مین حرام جانتے تہے پر مسلمانون نے اہلبیت رسالت کا خون کرنا اس
مہینے مین حلال جانا یعنی محرم کے مہینے مین عاشورے کی عید کو جمعہ کے دن ظہر
کے وقت پیغمبر کے فرزندون کو بہوکا پیاسا نہر کے کنارے گوسفندون کے
مانند بیگناہ ذبح کیا وَهُتِکَتْ فِیْهِ حُرْمَتُنَا وَسُبِیَ فِیْهِ ذَرَارِیْنَا وَ
نِسَاؤُنَا بیحیاؤن نے ہتک حرمت کی ہماری بچون کو اس مہینے مین
اسیر کیا رسیون سے باندہا زنجیرین پہنائین وَاُضْرِمَتِ النَّارُ فِیْ مَضَارِبِنَا
وَانْتُهِبَ مَا فِیْهَا مِنْ ثِقْلِنَا ہمارے خیمے آگ سے جلائے ہمارا گہر غارت کیا مال و اسباب
زر و زیور سب لوٹ لیا حتے بیبیون کے سر سے چادرین اوتارلین نقاب
چہین لی دختران فاطمہ زہرا کو لوٹا اور تاراج کیا ایک ایک چادر کو محتاج کیا
وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حُرْمَةٌ فِیْ اَمْرِنَا پیغمبر کی بہی حرمت و آبرو کی اعانت نکی
ہمین ذریت محمدؐ جانکر لوٹا ہمپر کیا کیا ظلم کئے لیکن کسی نے حمایت نہ کی
اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَیُوْنَنَا عَزِیْزَنَا
بِاَرْضِ کَرْبَلَآءَ وَاَوْرَثَنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
بدرستیکہ امام حسینؑ کی روز مصیبت نی ہمارے آنکہون کو مجروح کیا اور پلکون
سے دریاے اشک جاری کئے ہماری عزت دارون کو اس روز ظالمون نے
ذلیل کیا زمین کربلا مین برہنہ سر اونٹون پر پیغمبر زادیون کو سوار کیا آہ روز
قیامت تک کرب و بلا مین ہماری میراث ہے یعنی ہمیشہ مصیبت و بلا مین رنج
دنیا مین تا قیام قیامت مبتلا رہین گے مدام ہر سال و محرم مین مظلومان کربلا
کا ماتم کرینگے فَعَلٰی مِثْلِ الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ فَاِنَّ الْبُکَآءَ عَلَیْهِ یَحُطُّ
الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ پس حسینؑ سے مظلوم کے غم مین رووین ہمیشہ ہماری محب رونیوالی

رقیق القلب ہیں بستیکہ رونا امام حسینؑ کے غم مین گناہان عظیم کو برطرف و ذلیل کرتا ہی قَالَ کَانَ اَبِیْ یَبْکِیْ اِذَا دَخَلَ شَہْرُ الْمُحَرَّمِ لَمْ یُرَ ضَاحِکًا وَکَانَتِ الْکَآبَۃُ عَلَیْہِ تَغْلِبُ حَتّٰی تَمْضِیْ مِنْہُ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ پہر حضرت نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت امام موسی کاظمؑ کا ہر برس یہ حال تہا کہ جہان محرم کا چاند نظر آتا پہر انکو کوئی ہنستا نہ دیکہتا تہا اندوہ و حزن کے آثار چہرہ مبارک سے عیان ہوتے تہے دس دن تک ماتم دارون کی شکل دن رات صبح و شام برابر روتے تہے وَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ مُصِیْبَتِہٖ وَحُزْنِہٖ وَبُکَآئِہٖ اور جب دسوان روز محرم کا ہوتا تہا پہر وہ دن تو گویا قیامت کا روز تہا وہ دن حضرت کی مصیبت اور ماتم و اندوہ و غم و الم وا افسوس او حسرت کا روز تہا وَیَقُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْہِ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ور رو کر فرماتے تہے کہ یہ وہ دن ہی کہ حسین میرے دادا حسینؑ قتل ہوئے ہین سر نیزے پہ چڑہایا اہلبیت اسیر ہوی نظم

آج وہ دن ہی کہ تشنہ ہوا قتل حسینؑ
آج بیچین ہوی روح رسول الثقلین

آج مظلوم کی گردن پہ چہری چلتی تہی
روح زہرا کف افسوس کہڑی ملتی تہی

آج اکبر کے کلیجہ پہ لگائی برچہی
پشت کو توڑ کے باہر نکل آئی برچہی

آج قاسم سم اسپان کے تلے تہی پامال
آج حلقوم پہ اصغر کے لگے تیر کے بہال

آج سجاد کو ظالم نے پہنائی زنجیر
آج بے پردہ ہوئی آل نبیؐ ہو کے اسیر

آج کانون سے سکینہ کے لہو جاری تہا
طوق سجاد کی گردن مین پڑا بہاری تہا

آج شانون سے جدا ہو گئے عباس کے ہاتہہ
آج تہا شمر کا علم لشکر کفار کے ساتہہ

آج کلثوم کہڑی پیٹتی تہی مقتل مین
آج تہی ہائے حسینا کی صدا جنگل مین

آج نیزے پہ دہرا تہا سر پرخون حسینؑ
آج ماٹی مین بہرا تہا رخ گلگون حسینؑ

آج منہہ خون سے زینب کا بہرا سارا تہا
چوب محمل پہ جو سر مار کے دی مار [illegible]

آج بیدفن وکفن ہتا تن فرزند نبیؐ	آج خنجر سے کٹی گردن فرزند نبیؐ
آج ماٹی پہ تڑپتی ہتی پڑی لاش حسینؑ	آج کوفے مین ہوا قتل امام الحرمین
آج شبیر کے خیمے بہی جلے گہر بہی لٹا	آج بانو کی ردا چہن گئی زیور بہی لٹا

رُوِیَ اَنَّ سَکِینَۃَ بِنْتَ الْحُسَیْنِ قَالَتْ یَا یَزِیْدُ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ رُؤْیًا اِنْ سَمِعْتَہَا مِنِّیْ قَصَصْتُہَا عَلَیْکَ روایت ہی کہ سکینہ حسینؑ مظلوم کی پیاری نے یزید سے رو رو کر کہا اے یزید مین نے کل کی رات ایک خواب دیکہا ہی اگر تو کان رکہکر سُنے تو مین تیرے آگے بیان کرون فَقَالَ یَزِیْدُ هَاتِیْ مَا رَاَیْتِ یزید لعین نے کہا بیان کر اے سکینہ کیا خواب دیکہا ہی قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا سَاهِرَۃٌ وَ قَدْ کَلِلْتُ مِنَ الْبُکَاءِ بَعْدَ اَنْ صَلَّیْتُ وَدَعَوْتُ اللّٰہَ بِدَعَوَاتٍ اِذْ رَقَدَتْ عَیْنِیْ سکینہ نے کہا رات کو اول تو مین جاگتی تہی اور روتی تہی جب آہ و بکا کرتے کرتے تہک گئی اور ضعف غالب ہوا مین نے نماز پڑہی اور خدا تعالیٰ کی درگاہ مین دعا مانگی چند دعائین مقبول اثر دار ہین اون دعاؤن کی برکت سے نیند آئی مین سوگئی فَرَاَیْتُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ قَدْ فُتِحَتْ ناگاہ خواب مین دیکہا مین نے کہ گویا دروازے آسمان کے کہل گئے ہین وَاِذَا اَنَا بِنُوْرٍ سَاطِعٍ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ ناگاہ مین نے دیکہا کہ ایک نور آسمان سے زمین تک پہیلا ہوا ہی زمین و آسمان سب منور و روشن ہو رہی ہین وَاِذَا اَنَا وَصَائِفُ مِنْ وَصَائِفِ الْجَنَّۃِ پہر دفعتہً مین نے حور و غلمان جنت کے دیکہے کہ آسمان پر سے زمین کی طرف آتے ہین وَاِذَا اَنَا بِرَوْضَۃٍ خَضْرَاءَ وَ فِیْ تِلْکَ الرَّوْضَۃِ قَصْرٌ یعنی یکایک کیا دیکہتی ہون کہ ایک باغ ہر سبز سیراب ہی انواع و اقسام کے ریاحین و گل و یاسمین پہولے ہوئے ہین اور نہرین جاری ہین بلبلین سرگرم گریہ و زاری ہین قمریان فریاد کرتی ہین اُس باغ مین ایک عمارت عالیشان قصر رفیع آسمان سے باتین کرتا ہی نہایت خوش قطع و زیبا ہے

وَاِذَا اَنَا بِخَمْسَةِ مَشَائِخَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْقَصْرِ وَعِنْدَهُمْ وَصِيْفٌ
یہی دیکھا مین نے کہ پانچ پیر مرد نورانی صاحب عزت و وقار اُس محل کیطرف چلے جاتے
ہین یہ ارادہ ہی کہ اندر داخل ہون انکے پیچھے پیچھے ایک خادم چلا جاتا ہی فَقُلْتُ يَا وَصِيْفُ
لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ دوڑکر اُس سے پوچھا کہ مجکو بتا کہ یہ عمارت عالیشان کس امیر کی ہے
فَقَالَ هٰذَا لِاَبِيْكِ الْحُسَيْنِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوَابًا بِالصَّبْرِ اُسنے جواب دیا کہ
یہ محل تیرے باپ امام حسینؑ کا ہی اللہ تعالے نے صبر کے اجر مین عطا فرمایا ہی یعنی یہ عمارت
قصر صبر ہے اور یہ بستان باغ شکر ہی فَقُلْتُ وَمَنْ هٰذِهِ الْمَشَائِخُ
پھر مین نے پوچھا کہ یہ پانچ بزرگوار پیر مرد عالیوقار کون ہین انکا نام کیا ہی فَقَالَ اَمَّا
الْاَوَّلُ فَاٰدَمُ وَاَمَّا الثَّانِيْ فَنُوْحٌ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَاَمَّا
الرَّابِعُ فَمُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ اُسنے بتایا کہ وہ جو آگے سبکے جاتے ہین وہ ابوالبشر ہین یعنی
آدم صفی اللہ ہین اور دوسرے نوح نجی اللہ اور تیسرے ابراہیم خلیل اللہ ہین چوتھے موسیٰ
کلیم اللہ ہین یہ کہکر وہ خادم چپ رہگیا فَقُلْتُ وَمَنْ هٰذَا الْخَامِسُ الَّذِيْ اَرَاهُ
قَابِضًا عَلٰى لِحْيَتِهِ بَاكِيًا حَزِيْنًا مِنْ بَيْنِهِمْ مین نے پوچھا کہ یہ پانچوین صاحب
کون ہین جنکو مین سوگوار دیکھتی ہون کہ اپنی ریش مبارک ہاتھہ سے پکڑے ہوئے
روتے ہین ان سب مین وہی بہت غمگین و حزین نظر آتے ہین فَقَالَ يَا سُكَيْنَةُ
اَلَمْ تَعْرِفِيْهِ فَقُلْتُ لَا اُس خادم نے کہا اے سکینہ کیا تو انکو نہین پہچانتی ہی مین نے کہا
نہین جانتی ہون فَقَالَ هٰذَا جَدُّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اُسنے روکر کہا اے سکینہ یہ تمہارے
جد امجد رسول اللہ خاتم المرسلین ہین فَقُلْتُ اِلٰى اَيْنَ يُرِيْدُوْنَ فَقَالَ اِلٰى اَبِيْكِ الْحُسَيْنِ
مین نے پوچھا کہ یہ سب صاحب کدہر جاتے ہین کہا تیرے باپ حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہین
ملاقات کی طالب ہین فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَلْحَقَنَّ جَدِّيْ وَلَاُخْبِرَنَّهُ بِمَا جَرٰى عَلَيْنَا
مین نے کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی مین دوڑکر اپنے جد امجد کے پاس جاتی ہون جو جو اہلبیت پر

امت نی ظلم وستم کیا ہی مین سب سناتی ہون فَسَبَقَنِی وَلَمْ اَلْحَقْہُ یہ کہکر مین بہت
دوڑی لیکن حضرت آگے چلے گئے اور مین نزدیک پہنچ سکی میری نظر سے حضرت غائب ہو گئے فَبَیْنَمَا
اَنَا مُتَفَکِّرَۃٌ وَاِذَا بِجَدِّیْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَبِیَدِہٖ سَیْفُہٗ وَھُوَ وَاقِفٌ
اُسوقت مین متفکر وحیران ہو کر کھڑی رہگئی ناگاہ اپنے دادا جان امیر المومنینؑ کو مین نے دیکھا
کہ اپنے ہاتھہ مین ذوالفقار لئے ہوئے کھڑے ہین فَنَادَیْتُہٗ یَاجَدَّاہُ قُتِلَ وَاللّٰہِ ابْنُکَ
مِنْ بَعْدِکَ مین نے رو رو کر پکارا اور بیتاب ہو کر نعرہ مارا کہ اے میرے دادا جان شاہ مردان
قسم ہے خدا تعالیٰ کی میرے بابا پیاسے ذبح ہوئے تمہارے فرزند امام حسینؑ مظلوم ہو کر
غربت مین شہید ہوئے نیزہ پر سر سوار ہوا ہی لاشہ مجروح کا کفن غبار ہوا ہی زخمی تن پر گھوڑے
دوڑائے ہین کہنہ جامہ بہی ظالم اوتار لائے ہین مین مقتل مین بابا کی لاش سے لپٹ لپٹ
کر روتی تہی اور کٹی گردن کے قربان ہوتی تہی میرے بابا جان مجھے معجزہ سے پیار کرتے
تہے اور میرے منہہ پر کٹی ہوئی گردن دہرتے تہے بوسہ دیتے تہے اور آغوش مین لیتے تہے
زبردستی مجھے ظالم کھینچ کر چھڑا لائے قیدی بنایا دربدر پھرایا کہانا نہین کہلایا پانی
نہین پلایا بابا کا سر خون مین ڈوبا لا کر دکہاتے رہے ہمیشہ ہم یتیمون کو اور اسیرونکو
ستاتی رہی میرے بہائی کو ساربان بنایا ہی لوہے کا طوق گلے مین پہنایا ہی اہلبیت
رسالت کی سر برہنہ چادر ہے نہ نقاب ہی سر برہنہ گریبان پہٹے ہین کلیجے غم کے چھریون سے
کٹے ہین ای دادا جان ہم یتیم و اسیر ہین غمناک و دلگیر ہین اور ذلیل حقیر ہین مصیبت مین
گرفتار ہین پردیس مین خوار و زار ہین للہ ہماری حمایت کرو خدا کیواسطے ہمکو قید سے
چھڑاؤ ظلم وستم سے قیدیون کو بچاؤ ہمارے واسطے چادرین لاؤ بہت بہت تباہ
پامال ہوئے بہت شکستہ حال ہوئے بہت ظلم وستم ہمنے سہے بہت تباہ و
پریشان رہے فَبَکٰی وَضَمَّنِیْ اِلٰی صَدْرِہٖ قَالَ یَابُنَیَّۃُ صَبْرًا صَبْرًا وَاللّٰہُ
الْمُسْتَعَانُ آہ جب دادا جان نے میری فریاد وزاری سنی بیقرار ہو کر رونے واحسیناہ واحسیناہ

واقرۃ عیناہ کہکر نعرہ مارا مجکو اپنی چہاتی سے لپٹایا اور منہہ چوما سر پر ہاتہہ پہرایا
پہر حضرت نے فرمایا اے قرۃ العین اے دختر یتیم حسینؑ صبر صبر کر اللہ تعالے بیکسونکا
مددگار ہی اور قادر مختار ہی مظلومون پر مہربان ہی صبر مین عجب مزا ہی روز عدل و داد
یوم الجزا ہی ثُمَّ اَنَّهُ مَضٰی وَلَمْ اَعْلَمْ اَیْنَ تَوَجَّہَ فَبَقِیْتُ مُتَعَجِّبَۃً کَیْفَ لَا اَعْلَمُ
بِہٖ بعد ازان میری نظر سے دادا جان غائب ہوئی کچہہ نہ معلوم ہوا کہ کدہر گئے مین
اکیلی غمناک سرگردان و حیران کہڑی رہگئی فَبَیْنَمَا اَنَا کَذٰلِکَ وَاِذَا اَنَا بِبَابٍ قَدْ
فُتِحَ مِنَ السَّمَآءِ وَاِذَا بِالْمَلَآئِکَۃِ یَصْعَدُوْنَ وَیَنْزِلُوْنَ عَلٰی رَاْسٍ مین اس
حیرت مین نقش دیوار ہو رہی تہی کہ ناگاہ کیا دیکہتی ہون کہ ایک دروازہ آسمان کا
مفتوح ہوا اس سے ملایک آتے جاتے ہین میرے باپ کا سر کٹا ہوا دہرا ہی اُس سر کی
زیارت فرشتے کرتے ہین آنکہو نسے لگاتے ہین پچہاڑین کہا کہا کر خاک پر گرتے ہین
سر مبارک کے گرد پہرتے ہین شیون و شین کی دہوم ہی فرشتونکا انبوہ و ہجوم ہی
واحسینا واحسینا پکارتے ہین واشہیدا واغریبا کہکر نعرے مارتے ہین قَالَ فَلَمَّا
سَمِعَ یَزِیْدُ لَطَمَ عَلٰی وَجْہِہٖ وَبَکٰی وَقَالَ مَالِیْ وَلِقَتْلِ الْحُسَیْنِ راوی کہتا ہی
جب یزید لعین نے یہ خواب سُنا اپنے منہہ پر طمانچے مارنے لگا رو رو کر پکارنے لگا وای
کیا غرض تہی مجہے قتل سے حسینؑ کے ہائے کیون فرزند رسولؐ کا خون اپنی گردن پر
ناحق و ناروا لیا آنجہا قَالَتْ یَعْنِیْ سُکَیْنَۃُ تَنْزِلُ عَلٰی رَجُلٍ دُرِّیِ اللَّوْنِ نَیِّرِ
الْوَجْہِ کَاَنَّ ہَمَّ الدُّنْیَا قَدْ وَقَعَ عَلَیْہِ قَابِضٌ لِحْیَتَہٗ بَاکِیَ الْعَیْنِ
حَزِیْنَ الْقَلْبِ اور دوسری روایت مین اسطرح مذکور ہی کہ سکینہ نے کہا جب مین اپنے
دادا جان امیر المومنین علیہ السلام سے جدا ہو کر حیران رہگئی اُسوقت کیا دیکہتی ہون
ایک دروازہ آسمان کا کُہل گیا فرشتے اُسمین سے آتے جاتے ہین اور کچہہ زمین پر اوترتے
ہین کچہہ زمین سے آسمان پر چڑہتے ہین پہر مین نے غور سے جو نگاہ کی تو دیکہا کہ ایک مرد

مقدس با چہرۂ نورانی بیٹہا ہی رنگ تو اُسکا گوہر آبدار سا چمکتا ہے چہرہ اُسکا چودہوین چاند سا چمکتا ہے لیکن ایسا غمناک ہی کہ گویا ساری دنیا کا غم والم اُسپر ٹوٹ پڑا ہی مارے اندوہ کے سر اُسکا زانو پر خم ہی ریش مبارک ہاتہہ سے پکڑے زار زار روتا ہی آنکہون سے آنسوون کے دریا جاری ہین اور دل اُسکا نہایت حزین شعلے آہون کے سینہ سے بلند ہوتے ہین فرشتے اُسکی خدمت مین آتے ہین سلام کرکے قربان ہوتے ہین اور چلے جاتے ہین پہر اور ملایک نازل ہوتے ہین پرسا دیتے ہین اور روتے ہین فَقُلْتُ لِلْوَصِیْفِ مَنْ هٰذَا یعنی اُس خادم سے پوچہا کہ یہ ماتم زدہ صاحب تعزیت کون بزرگ ہی قَالَ جَدُّکِ رَسُوْلُ اللّٰہِ اُسنے کہا کہ ای سکینہ تمہاری جد امجد محمد مصطفےؐ ہین فَدَنَوْتُ مِنْہُ جب مین نے یہ سُنا روتی ہوئی دوڑی حضرت کے نزدیک گئی ادب سے سر جہکا کر مجرا کیا وَقُلْتُ یَا جَدَّاہُ قُتِلَتْ وَاللّٰہِ رِجَالُنَا پہر ہاتہہ باندہ کر مین نے عرض کی ای جد عالیمقدار بخدا سوگند ہماری سب مرد کربلا مین تلوارون سے مارے گئے سوا ے بہائی زین العابدین کے سبکے بدن سے سر اوتارے گئے نوک نیزہ پر سوار ہوے

نظم

لگی برچھی میرے بہائی کے کاری
لہو تہا دیر تک چہاتی سے جاری

تمہاری شکل تہا اکبر سو جداہ
ہے خاک و خون مین آغشتہ وہ واللہ

چچا عباس کے کاٹے ہین شانے
گئے تہے میری خاطر آب لانے

کنارے نہر کے ٹکڑے پڑے ہین
خدا کی راہ مین پیاسے لڑے ہین

جو چہوٹا بہائی تہا حیدر کی تصویر
لگا گردن پہ اُس معصوم کے تیر

گیا دنیا سے پانی کو ترستا
سدہارا مثل گل جنت کو ہنستا

چچازادہ جو ایک بہائی تہا میرا
اُسے اعدا نے ہو کر جمع گھیرا

گرا گہوڑے سے جب شبر کا وہ لال
کیا دوڑا کے گہوڑے اُسکو پامال

پہوپہی زادون کو نیزے رن مین مارے
گرے گہوڑون سے وہ گردون کے تارے

گیا قتل انگوٹہی پہ سلایا — بہت زینب کو اعدا نے رولایا
پسر مسلم کے مارے بہوک کے پیاسے — پڑے ہین رن مین حیدر کے نواسے
گیا تہا سید مظلوم کے ساتہہ — کٹے تیغون سے عبداللہ کے ہاتہہ
میرے بابا کی گردن کاٹ ڈالی — ہوا سجدہ مین بے سر شاہ عالی
قفا پر شمر نے خنجر چلایا — نہ پانی بوند بہر اسکو پلایا
گئے پیاسے جہان سے میرے بابا — طرف سے نہر کی منہہ پہیری بابا
لہو مین ریش نورانی ڈوبائی — دوہائی یارسول اللہ دوہائی

وَسُفِکَتْ دِمَاؤُنَا وَهُتِکَتْ فِی اللّٰہِ حَرِیْمُنَا یَا جَدَّاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم فریاد ہے ظالمون نے دریا لہو کے بہائے سب شہدا اپنے خون مین نہائی آپ اگر کربلا مین جاکر ملاحظہ فرماوین تو لہو کے تہالے بہرے ہوئے نظر آوین جا بجا خون کے تہالے ہین کٹی گردنون سے جاری لہو کے نالے ہین۔ یا جداہ یارسول اللہ فریاد ہے ہماری ہتک حرمت ہوئی کربلا مین آپ کی امت در پے ذلت ہوئی اُس دشت کربلا مین ہم اہلبیت کے خیمہ سراچے جلائے ہمارے سراپردے تلوارون سے کاٹکر گرائے قناتون مین آگ لگائی عزت و آبرو ہماری خاک مین ملائی ہمارے کجاوے آگ مین جلتے تہے اور ہم ہاتہہ ملتے تہے ننہے ننہے بچے تڑپتے تہے ہم میدان مین کہڑے زار زار روتے تہے وَحُمِلْنَا عَلَی الْاَقْتَابِ لِغَیْرِ وِطَاءٍ وَالنِّسَاءُ اِلٰی یَزِیْد یارسول اللہ ہمکو ایسا لوٹا کہ ایک تار باقی نچہوڑا بے نقاب و بی چادر ہوئے عریان ہمارے سر موئے بہر شمر تلوار کہینچے ہوئے آیا اونٹون پر ہمکو عجب ذلت و خواری سے بٹہایا نہ محمل باندہے نہ کجاوا اسپر بار کیا ننگے پالانون پر ہمکو سوار کیا ایک اونٹ پر دو دو قیدی سوار تہے میری بہائی عابد بیمار شتر دار تہے مہار کہینچے چلے جاتے تہے پانون ناتوانی سے تہرتہراتے تہے کوفی مین ابن زیاد کے پاس ہمکو کہینچے ہوئے لائے اُس ظالم کے

کوفی سے اسیر کرکے یزید لعین کے پاس دمشق مین بھجوائی جنگل و بیابانون مین ماری ماری پھری اونٹون پر سے پتھرون پر گرے بہت بہت سخت مصیبتین شام کی راہ مین اٹھائین فَاَخَذَنِی اِلَیْہِ وَضَمَّنِی اِلٰی صَدْرِہٖ جناب رسالت مآب میرا عرض حال متوجہ ہوکر سنتے رہے اندوہ کی عالم مین بار بار آہ کے نعرے مارتے رہے پھر مجھکو بلایا آغوش مین لیکر چھاتی سے لگایا۔ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی ثُمَّ قَالَ لَهُمْ مَا تَرَوْنَ اِلٰی مَا صَنَعَتْ اُمَّتِیْ بِوَلَدِیْ پھر حضرت متوجہ ہوئے حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ اور عیسے کی طرف اور رو رو کر کہا اے انبیاء اللہ تمنے سنا ہے کہ میری فرزند نورعین کے ساتھ امت بے انصاف نے کیا کیا قَالَ وَصِیْفٌ یَا سُکَیْنَةُ اِخْفِضِیْ صَوْتَكِ فَقَدْ اَبْکَیْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسوقت خادم نے میرے پاس آکر کہا اے سکینہ بس خاموش رہ تو نے پیغمبر خدا کو رولایا ایسے بیان کئے کہ حضرت کو تاب نرہی روتے روتے غش کیا ثُمَّ اَخَذَ الْوَصِیْفُ بِیَدِیْ وَاَدْخَلَنِیْ اِلٰی قَصْرٍ فِیْهِ خَمْسُ نِسْوَةٍ پھر وہ خادم میرا ہاتھ پکڑکے لیچلا ایک قصر عالی کے اندر مجھے داخل کیا مین نے دیکھا اُس قصر مین پانچ بیبیان بیٹھی ہین اور سیکڑون حورین ہاتھ باندہے کھڑی ہین قَدْ عَظَّمَ اللّٰهُ خِلْقَتَهُنَّ وَزَادَ فِیْ نُوْرِهِنَّ اون بیبیون کے قد بالا بڑے بڑے تھے اور شانین عالی تہین چہرے چاند سے روشن تھے نور سے اونکے سارا محل روشن و معمور تھا وَبَیْنَهُنَّ امْرَاَةٌ عَظِیْمَةُ الْخِلْقَةِ نَاشِرَةٌ شَعْرَهَا اُن سبکے بیچ مین ایک بی بی عظیم الشان جلیل القدر سوگوار و بیقرار بیٹھی تھی اُسکے سنبل سے بال پریشان سر کھلا ہوا تھا وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ سُوْدٌ وَبِیَدِهَا قَمِیْصٌ مُضَمَّخٌ بِالدَّمِ ماتمی پوشاک اُسکے گلے مین تھی گریبان چاک تھا دونون ہاتھون پر پرانا کرتا پہٹا ہوا خون مین آلودہ تھا فریاد و الغیاث کر رہی تہین وَاِذَا قَامَتْ قُمْنَ مَعَهَا وَاِذَا جَلَسَتْ جَلَسْنَ مَعَهَا کبھی وہ بی بی بیتاب ہوکر کھڑی ہو ہو جاتی تھی جب وہ سوگوار بیٹھ جاتی تھی تو سب بیٹھ کر خاک اوڑاتی تہین پرسا دیکر ماتم کرتی تہین فَقُلْتُ لِلْوَصِیْفِ

مَا هٰؤُلَاءِ النِّسْوَةُ اللَّوَاتِیْ قَدْ عَظَّمَ اللّٰهُ خَلْقَهُنَّ وَزَادَ مین نے خادم سے پوچھا کہ یہ بی بی کون ہین اور وہ کسکی تمدار ہین کسکے لیئے سوگوار ہین حق سبحانہ تعالےٰ نے قد بالا انکے بڑے بڑے خلق کیے ہین اور چہرہ چاند سے روشن ہین فَقَالَ یَا سُکَیْنَۃُ هٰذِهٖ حَوَّاءُ اُمُّ الْبَشَرِ وَهٰذِهٖ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَهٰذِهٖ خُدَیْجَۃُ وَهٰذِهٖ هَاجَرَۃُ وَهٰذِهٖ سَارَاءُ خادم نے انگلی سے اشارا کرکے کہا اے سکینہ دیکھہ وہ حضرت حوا ہے آدمیون کی مان ہین اور وہ حضرت مریم وہ خدیجہ کبریٰ ہین وہ حاجرا حضرت اسمعیلؑ کی والدہ ہین وہ حضرت سارا ہے ابراہیم خلیل کی بی بی اسحاق کی مان یعقوب کی دادی ہین وَهٰذِهِ الَّتِیْ بِیَدِهَا قَمِیْصٌ مُصَبَّغٌ بِالدَّمِ وَاِذَا قَامَتْ یَقُمْنَ مَعَهَا وَاِذَا جَلَسَتْ یَجْلِسْنَ مَعَهَا فَهِیَ جَدَّتُکِ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءُ اور وہ جو بی بی سوگوار ہے پانچون کی سردار ہے جسکے ہاتھہ مین پیراہن لہو بھرا ہوا ہے گریبان چاک ہے جب کھڑی ہو جاتی ہے تو سب بیبیان تعظیم کرتی ہین وہ تمہاری دادی خیر النسا فاطمہ زہراؑ ہین حسینؑ کا جامہ کہنہ خون مین ڈوبا ہاتھون پر لیے ہوئے روتی ہین فَدَنَوْتُ مِنْهَا وَقُلْتُ یَا جَدَّتَاهُ قُتِلَ وَاللّٰهِ اَبِیْ وَاَیْتَمْتُ عَلٰی صِغَرِ سِنِّیْ مین یہ سنکر بیتاب ہو گئی دوڑ کر دادی کے نزدیک رو رو کر چلائی دادی جان قسم ہے خدا تعالےٰ کی میرے بابا حسینؑ کو بیگناہ ظالمون نے مار ڈالا مین چار برس کی سن مین یتیم ہوئی اور اپنے بابا سے چھوٹی فَضَمَّتْنِیْ اِلٰی صَدْرِهَا وَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا جناب سیدہ نے میری فریاد سنی بیتاب ہو گئین اور پکارین آمین تیرے قربان آمین تیرے واری آ میری سکینہ حسینؑ کی پیاری مین دوڑ کر قدمون پر گر پڑی دادی نے میرا سر چھاتی سے لگایا اور روتے روتے غش کر گئین جب غش سے افاقہ ہوا مجھے گود مین لیکر کھڑی ہو گئین اسوقت دادی جان کا یہ حال تھا کہ مو پریشان خاک مین چہرہ نورانی بھرا تھا ہاتھون پر لہو بھرا کرتا بابا کا تھا بزبان حال یہ نوحہ پڑھ کر ماتم کرتی تھین

نوحہ

مسافر کربلا کے حسیناواحسینا	نواسے مصطفےؐ کے حسیناواحسینا
میری گودی کے پالے حسیناواحسینا	مصیبت سہنے والے حسیناواحسینا
میرے مذبوح پیاسے حسیناواحسینا	محمدؐ کے نواسے حسیناواحسینا
چلا خنجر قفا پر حسیناواحسینا	رہا راضی رضا پر حسیناواحسینا
تجھے اعدا نے گھیرا حسیناواحسینا	تجھے امت نے مارا حسیناواحسینا
بچانا میرا پیارا حسیناواحسینا	ہے کاٹا حلق تیرا حسیناواحسینا
تیرا لاشہ کدہر ہے حسیناواحسینا	تیرا نیزے پہ سر ہے حسیناواحسینا
تجھے کیون مار ڈالا حسیناواحسینا	لگا پہلو مین بہالا حسیناواحسینا
پدر سے چھٹ گئی ہے حسیناواحسینا	سکینہ لٹ گئی ہے حسیناواحسینا
امام سر بریدہ حسیناواحسینا	علیؑ کے نور دیدہ حسیناواحسینا
کٹی گردن گئی واری حسیناواحسینا	گلے سے خون ہے جاری حسیناواحسینا
نہ تن پر کہنہ جامہ حسیناواحسینا	نہ سر پر ہے عمامہ حسیناواحسینا

وَبَکَیْنَ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ قُلْنَ یَا فَاطِمَۃُ یَحْکُمُ اللّٰہُ بَیْنَکِ وَبَیْنَ یَزِیْدَ یَوْمَ الْقَضَاءِ

سکینہ کہتی ہے میری دادی نوحہ پڑہ کر ماتم کرتی تہین اور سب بیبیان سر و سینہ پیٹ پیٹ کر نعرے مارتی تہین شیون وشین کر کے واحسیناواحسین پکارتی تہین رو رو کر بیبیان انکو دلاسا دیتی تہین کہ اے فاطمہ زہرا صبر کرو کہ روز جزا نزدیک ہے اللہ تعالے عادل ہے اور انصاف کرنیوالا ہے تمہاری داد دیگا اس خون ناحق کا ظالمون سے قصاص لیگا ثُمَّ اِنَّ یَزِیْدَ لَعَنَہُ تَرَکَهَا وَلَمْ یَعْتَبِرْ بِقَوْلِهَا پہر یزید پلید نے سکینہ کا خواب اسکے منہ پہر لیا جہوٹ جانا اور اعتبار نکیا صلے اللہ علی محمد وآلہ الطیبین ولعنۃ اللہ علی اعدایہ اجمعین ۵۵

رطب تیرہوان نخل ماتم کا بیان معجزہ

بے خبر یہ حسینؑ سے ایکبار	مردہ نے زندہ ہوکے کی گفتار

پھر ہے بلخی مومن کا بیان جو ہر سال حج و زیارت کو جاتا تھا اور تحفہ جناب سید السا
کی خدمت مین لیجاتا تھا اور زوجہ اُسکی راہ مین مر گئی پھر حضرت نے اسے زندہ کیا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْعِزِّ اَی محبان اہلبیت اطہار آگاہ ہو کہ مُردون کو زندہ کرنا معجزہ
حضرت عیسیٰ کا ظاہر ہے کہ ہمارے آئمہ نے بھی بارہا مردے جلائے ہین قوت قدسیہ
امامت سے معجزات عیسیٰ ابن مریم کے محبون کو دکھلائے ہین رُوِیَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اُمِّ الطَّوِیْلِ
قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مَوْلَایَ الْحُسَیْنِ اِذْ دَخَلَ عَلَیْہِ شَابٌّ ھُوَ یَبْکِیْ روایت کی ہے
یحیی پسر ام طویل نے کہ مین اپنے مولا حضرت امام حسین کی خدمت مین حاضر تھا ناگاہ ایک نوجوان
روتا ہوا حضرت کے پاس آیا فَقَالَ الْحُسَیْنُ مَا یُبْکِیْکَ یَا شَابُّ حضرت نے پوچھا کہ تو کیون
روتا ہے تیری رقت کا کیا سبب ہے اے جوان قَالَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ قَدْ مَاتَتْ
فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَقَدْ تَرَکَتْ مَالًا عَظِیْمًا وَلَمْ یُوْصِ اِلَیَّ بِشَیْءٍ وَلَا اَعْلَمُ
دَفَنَتْہُ وَقَدْ حَرَّمَتْہُ جوان نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ابھی میری مان فوت ہوئی ہے اور
بہت سا مال چھوڑ کر موئی ہے لیکن مجھسے کچھ وصیت نہین کی اور نہ کچھ دیا نہ بتایا
معلوم نہین کہ مال کہان گاڑا ہے اور کدھر چھپایا ہے بدرستیکہ اس مال حلال کو مجھ پر
حرام کیا ہے مین میراث سے محروم ہوا اور مجھے مغموم ناکام کیا فَقَالَ الْحُسَیْنُ مَا قَالَتْ لَکَ
عِنْدَ مَوْتِھَا حضرت امام حسین نے یہ ماجرا سنکر پوچھا کہ تیری مان نے مرنے کے نزدیک
تجھسے کیا کہا تھا یاد ہے کہ فراموش کیا قَالَ قَالَتْ لِیْ اِذَا اَرَدْتَ تَفْعَلُ اَمْرًا مِنَ الْاُمُوْرِ فَلَا
تَعْمَلْ شَیْئًا اِلَّا بِمَا یُشِیْرُ بِہٖ عَلَیْکَ الْحُسَیْنُ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ بِہٖ یَا مَوْلَایَ
جوان نے عرض کی کہ مجھے یاد ہے اے مولا مین بھولا نہین میری والدہ نے مجھسے
کلمہ کہا تھا کہ جس کام کا تو ارادہ کرے اُسکام کو ہرگز نکرنا مگر مشورے سے حسین
فرزند فاطمہ دختر پیغمبر خدا کے پس مین آپ سے صلاح پوچھنے آیا ہون کہ اس مقدمہ
مین کیا تدبیر عمل مین لاؤن آیا سارا گھر کھدواؤن اور کیا کرون کیونکہ اپنا حق پاؤن

فقال الحسین اتحب ان یحیی اللہ امک وتخبرک بما ترید فقال الشاب یا حبذا
جناب امام حسین نے فرمایا اے شخص آیا تو چاہتا ہی کہ تیری ماں کو اللہ تعالے زندہ کرے
اور وہ آپ تجھکو خبر دے تیرے مطلب کی جوان نے کہا سبحان اللہ اس سے کیا بہتر ہے
ایسا ہو تو نہایت خوب ہے فقام الحسین مع الشاب والناس معھما حتی اتی الی منزل امہ
پس جناب امام حسین اوٹھے اور جوانکے ساتھہ روانہ ہوئے اور بہت سے لوگ بھی ہمراہ
چلے معجزہ دیکھنے کے اشتیاق مین جبکہ حضرت اوسکے گھر مین تشریف لائے میت کے
نزدیک آئے فوقف ودعی اللہ بدعوات لم نفقھما سرہانے میت کے آکر کھڑے ہوے متوجہ
ہوکر طرف جناب احدیت کی دعائین پڑہین کہ ہم لوگ انکے معنی کچھ نہ سمجھے اور نہ معلوم ہوا
کہ وہ کیا کلام تہا ثم قال لھا قومی یا امۃ اللہ تعالی واوصی بما الی ابنک بما
ترید بعد دعا کے حضرت پکارے کہ اوٹھہ زندہ ہو اے کنیز خدا تعالے حکم اللہ سبحانہ سے
اور وصیت کر اپنے فرزند کو جو کچھہ کہ منظور ہو اس سے گفتگو کر فقامت وھی تتشھد و
تقول السلام علیک یا ابن رسول اللہ ناگاہ میت مین جان آئی روح نے
عود کیا اوٹھہ کھڑی ہوئی کلمہ شہادت پڑھکر پکاری السلام علیک اے فرزند رسولخدا
اے میرے امام اے میرے مولا اعلم ان عندی مالا جزیلا فی موضع کذا وکذا
فاستخرجہ وخذ ثلثاہ لک انفقہ بما شئت یا سید میرے آقا آپکو معلوم ہووے کہ میرے پاس
بہت سا مال ہے فلانی جگہہ فلانے مکان مین زمین مین مدفون ہے اوس مال کو
آپ نکالین دو ثلث تو جناب لیوین جس مصرف مین چاہین خرچ کرین مختار
مالک ہین وثلثہ الاخر ادفعہ لابنی ھذا ان کنت تعلم انہ محب لکم وموال لکم
اور تیسرا حصہ یعنی جو ثلث باقی رہا ہے اس فرزند کو آپ اپنے ہاتھہ سے عطا فرماوین بشرطیکہ
جو یہ محب ہووے آپکا اور دوستدار ہووے اہلبیت رسالتمآب کا وان کان مخالفا فامنعہ
عنہ لان مالی محرم علی من یبغضکم اھل بیت اور اگر یہ بیٹا مخالفون سے تمہارے

ہووی تو ہرگز اُسکو درم نہ دینا کہ میرا مال حرام ہے دشمنان اہلبیت رسالت پر فقط
انّما امانت فاطمہ الحسین بتغسیلہا و تکفینہا و صلے علیہا و دفنہا یہ سخن کہکر گرپڑی اور فوت ہوئی
خدا تعالی رحمت کرے اُس مومنہ پر امام نے اُسکو غسل دلوایا کفن پہنوایا آپ
نماز جنازہ پڑہی اُس مومنہ دیندار دوستدار آل اطہار کو دفن کیا **نظم**

اے اہل عزا گریہ و زاری کی یہ جا ہے
اُس سبط پیمبر پہ عجب ظلم ہوا ہے

بیجرم اُسے قتل کیا اہل ستم نے
امت کے بڑے جور سہے شاہ امم نے

امت کے جفا کار دنی پیاسا اُسے مارا
لب تشنہ جہان سی سوئے فردوس سدہارا

پانی خلف ساقی کوثر نے نہ پایا
وہ خشک گلا دہوپ مین خنجر سی کٹایا

عریان رہا لاشہ سبط شہ لولاک
کوفے کی لعین لوٹ کی سب لیگئی پوشاک

چہوڑا نہ بدن پر شہ مظلوم کے جامہ
رہنی ندیا فرق مبارک پہ عمامہ

نیزے پہ رکہا شاہ کا سر جور و جفا سے
تہے گیسوؤن کے بال پراگندہ ہوا سے

نرگس کیطرح دیدۂ شبیر کہلے تہے
اور اشک کے قطرہ رخ انور پہ ڈہلے تہے

دندان مبارک نظر آتے تہی گہر سے
یاقوت سی لب خشک تہی گرمی کے اثر سے

افسوس ہی زہرا نے رخ شاہ نہ دیکہا
آغشتۂ خون نیزے پہ وہ ماہ نہ دیکہا

زینب نے مگر کی رخ انور کی زیارت
کلثوم نے کی نیزے پہ اُس سر کی زیارت

تا شام رہین ساتھ سر شاہ کی بہنے
سجاد بہی ہمراہ گئے طوق کو پہنے

جب نیزے سے سر لیکے دہرا طشت طلا مین
ایک شور قیامت کا ہوا ارض و سما مین

جب شام کے حاکم کو دکہایا سر پرنور
خرسند ہوا طشت مین سر دیکہکے مقہور

تب شمر پکارا کہ مجہے خلعت و زر دے
گہوڑے میرے اسوقت زر و سیم سے بہر دے

مین نے پسر احمد مختار کو مارا
دنیا کے لیے دین کے سردار کو مارا

مین قاتل سردار جوانان جنان ہون
مین قاتل و سر زندۂ کون و مکان ہون

یہ سُنکے لگین پیٹنے سر زینب و کلثوم
ایک شور اٹھا نالہ و زاری کا زمین سے

مجلس مین ہوئی شیون و ماتم کی عجب دہوم
شیون کی صدا آنے لگی عرش برین سے

روایت دوسری رُوِیَ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَکَابِرِ بَلْخٍ کَانَ یَحُجُّ بَیْتَ اللّٰہِ الْحَرَامَ وَیَزُوْرُ قَبْرَ النَّبِیِّ فِیْ اَکْثَرِ الْاَعْوَامِ روایت کی ہی کہ ایک مرد مومن تہا بلخ کا رہنے والا اہلبیت رسالتمآب کا محب تہا چنانچہ اکثر حج بیت اللہ الحرام بجا لاتا تہا بعد حج کے پیغمبر کی قبر مبارک کی زیارت کو جاتا تہا وَکَانَ یَأتِیْ بِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَیَزُوْرُہٗ وَیَحْمِلُ اِلَیْہِ الْھَدَایَا وَالتُّحَفَ وَیَاْخُذُ مِنْہُ مَصَالِحَ دِیْنِہٖ ثُمَّ یَرُوْحُ اِلٰی بَلَدِہٖ وہ زمانہ جناب امام زین العابدینؑ کی امامت کا تہا چنانچہ وہ مومن حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا تہا جمال باکمال کی زیارت سے مشرف ہوکر وہ مصیبتون پر حضرت کی روتا تہا بیشتر سوغاتین اور تحفہ اپنے وطن کے حضرت کی حضور مین پیشکش ہدیہ لاتا تہا بعد ازان اپنے وطن کیطرف مراجعت کرتا تہا فَقَالَتْ لَہٗ زَوْجَتُہٗ اَرَاکَ تَحْمِلُ تُحَفًا کَثِیْرَۃً وَلَا اَرَاہُ یُجَازِیْکَ عَلَیْھَا بِشَیْءٍ ایک بار مرد مومن کی جورو نے طعنہ دیکر کہا کہ ہمیشہ دیکہتی ہون جب تو حج کو جاتا ہے اپنا مال برباد کرتا ہی بہت سی سوغاتین تحفہ خرید کر لیجاتا ہی کبہی نہین دیکہا کہ کسی نے کچہہ تجکو ان تحائف کی عوض دیا ہو فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ یُھْدٰی اِلَیْہِ ھَدَایَا ھُوَ مَلِکُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَجَمِیْعُ مَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ تَحْتَ مُلْکِہٖ لِاَنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَحُجَّتُہٗ عَلٰی عِبَادِہٖ وَھُوَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَھُوَ اِمَامُنَا وَمَوْلَانَا وَمُقْتَدَانَا مرد مومن نے جواب دیا کہ جس شخص کیواسطے مین سوغاتین لیجاتا ہون وہ بادشاہ دین و دنیا ہے جو مال و دولت کی خلائق کے پاس ہے سب اُسکا مال ہے وہ مالک ہے سبکا روئے زمین پر خلیفہ ہی رب العالمین کا بندگان الٰہی پر حجت اللہ ہے وہ فرزند رسول اللہ ہی وہ مولا میرا سید الشہدا کا فرزند ہی امیر المومنین کا دلبند ہے وہ میرا امام و رہنما ہی مین اُسکا غلام و مرید ہون

بے ریا مین اُسپر جان و مال سے فدا ہون وہ امام بادشاہ ارض و سما ہے نور چشم فاطمہ زہرا
ہے فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ اَمْسَكْتُ عَنْ مَلَامَتِهِ جب اُس نیک زن نے سُنا شرمندہ ہوئے
طعنہ زنی سے باز رہی ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ تَهَيَّاَ لِلْحَجِّ مَرَّةً اُخْرٰى فِى السَّنَةِ الْقَابِلَةِ
بعد ازان پھر اُس مومن نے حج کا ارادہ کیا اور سامان سفر کا درست کر کے سال آئندہ
مین روانہ ہوا مکہ مین پہنچا حج ادا کیا پھر مدینہ مین مشرف ہوا زیارت بجا لایا ثُمَّ
قَصَدَ دَارَ عَلِىِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ پھر حضرت امام زین العابدین کے گھر کا قصد کیا در دولت
پر آنکر دربانونسے رخصت چاہی امام کو خبر ہوئی کہ فلان مومن حضور مین حاضر ہوا
چاہتا ہے حکم ہوا کہ آنے دو پھر داخل ہوا دور سے مجرا کیا نزدیک آکر دست مبارک
چومے قدمبوس ہو کر ایک گوشہ مین بیٹھا وَ وَجَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامًا فَقَرَّبَ اِلَيْهِ وَ
اَمَرَهُ بِالْاَكْلِ مَعَهُ فَاَكَلَ الرَّجُلُ حَسْبَ كِفَايَتِهِ حضرت کے کھانا کھانیکا وقت تھا دسترخوان
بچھا مومن نے دیکھا کہ حضرت کے آگے کھانا چنا گیا اُسوقت امام نے ارشاد کیا
مومن کو نزدیک بلاکر دسترخوان پر بٹھایا اور فرمایا میرے ساتھ کھانا کھا اُس
خوش طالع نے مطابق حکم مولا کے اپنے امام کے ساتھ کھانا سیر ہو کر نوشجان کیا
ثُمَّ اسْتَدْعٰى بِطَشْتٍ وَ اِبْرِيْقٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَامَ الرَّجُلُ وَ اَخَذَ الْاِبْرِيْقَ وَ صَبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَدِ الْاِمَامِ
جب حضرت نے کھانے سے فراغ پایا ایک طشت خالی اور آفتابہ پر از آب سامنے پھر لانے
خادمون سے طلب کیا مرد مومن جلد اُٹھا طشت اور آفتابہ اُٹھا لایا حضرت کے
سامنے طشت لاکر رکھا آفتابہ سے پانی دست مبارک پر ڈالنے لگا فَقَالَ الْاِمَامُ يَا شَيْخُ اَنْتَ
ضَيْفُنَا فَكَيْفَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى اَيْدِى الْاِمَامِ امام نے ہنس کر فرمایا اے شیخ تو ہمارا
مہمان ہے تو کیون میرا ہاتھ دھلاتا ہے چاہیے کہ مین تیرا ہاتھ دُھلاؤن فَقَالَ اِنِّى اُحِبُّ
ذٰلِكَ فَقَالَ الْاِمَامُ حَيْثُ اِنَّكَ اَحْبَبْتَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اَرَاكَ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى وَ تَقَرُّ
عَيْنُكَ مرد مومن نے عرض کی یا مولا مین آپکی خدمتگذاری اپنی سعادت اور بختیاری

جانتا ہون دوست رکہتا ہون اُسکو کہ امام کے ہاتہہ دہلاؤن اور خادم کہلاؤن امام نے فرمایا اچہا تو دہلا اگر تو میرے ہاتہہ دہلانے کو دوست رکہتا ہی تو قسم ہے خدا تعالٰی کی کہ مین بہی وہ عطا کرتا ہون کہ جسکو تو دوست رکہے اور دیکہتے ہی خوش ہو جاوے تیری آنکہین روشن ہو جاوین اور دل شاد ہوے فَصَبَّ الرَّجُلُ الْمَاءَ عَلٰی یَدَیْہِ حَتّٰی امْتَلَأَتْ ثُلُثُ الطَّشْتِ فَقَالَ الْاِمَامُ لِلرَّجُلِ مَا ھٰذَا قَالَ مَاءٌ یہ ارشاد کرکے امام ہاتہہ دہونے لگے اور وہ مرد مومن ہاتہہ دہلانے لگا جب ثلث طشت پانی سے بہرا امام نے مومن سے پوچہا اس طشت کے اندر کیا ہی اُسنے عرض کی پانی ہی یا مولا قَالَ الْاِمَامُ بَلْ ھُوَ یَاقُوْتٌ اَحْمَرُ فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ صَارَ یَاقُوْتٌ اَحْمَرُ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی حضرت نے ہنسکر فرمایا پانی نہین بلکہ یاقوت سرخ ہے مومن نے پہر جو نگاہ کی تو دیکہا بجاے آب یاقوت رمانی نایاب طشت کے اندر چمک رہی ہین ثُمَّ اِنَّ الْاِمَامُ قَالَ یَا رَجُلُ صَبَّ الْمَاءَ عَلٰی یَدَیَّ مَرَّۃً اُخْرٰی حَتّٰی امْتَلَأَتْ ثُلُثُ الطَّشْتِ

پہر امام نے فرمایا اے مرد پانی میرے ہاتہون پر ڈال اُسنے دوبارا پانی ڈالا جب دو ثلث پانی سے بہرا فَقَالَ لَہٗ مَا ھٰذَا قَالَ مَاءٌ فَقَالَ الْاِمَامُ ھٰذِہٖ زُمُرُّدٌ اَخْضَرُ فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ زُمُرُّدٌ اَخْضَرُ پہر امام نے فرمایا طشت کے اندر دیکہہ تو کیا ہی اُسنے کہا یا امام پانی ہے حضرت نے فرمایا بلکہ زمرد ہے مومن نے پہر جو دیکہا فی الحقیقت زمرد سبز نظر آتا ہی ثُمَّ قَالَ الْاِمَامُ صَبَّ الْمَاءَ یَا رَجُلُ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلٰی یَدَیِ الْاِمَامِ حَتّٰی امْتَلَأَتْ پہر امام نے فرمایا میرے ہاتہہ پر پانی ڈال مومن ہاتہہ دہلانے لگا یہان تک کہ طشت لبریز ہو گیا فَقَالَ الْاِمَامُ لِلرَّجُلِ مَا ھٰذَا فَقَالَ مَاءٌ قَالَ ھُوَ دُرٌّ اَبْیَضُ فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ دُرٌّ اَبْیَضُ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی پہر امام نے فرمایا طشت مین کیا نظر آتا ہی عرض کی یا سید پانی سے لبریز ہے حضرت نے فرمایا کہ دیکہہ موتی سفید آبدار ہین اُسنے جو نگاہ کی تو واقعی گوہر شاہوار مروارید آبدار سے طشت

برنیز ہے فصار الطشت ملأت ثلثۃ الوان دُرٌ یاقوت و زمرد فتعجب الرجل غایت العجب و انکب علیٰ ید الامام یقبلہا پس بحکم خدا تعالےٰ طشت لبریز ہوا تین رنگ کے جواہر سے مومن نے دیکھکر تعجب کیا حیران رہگیا دست معجز نما کو چومنے لگا آنکھون سے لگاکر بزبان حال یہ مقال ورو کرنے لگا

نظم

آہ جن ہاتھون سے ایسے معجزے ہون یا امام ۔۔ کیا غضب ہے رسیون سے انکو باندہین اہلِ شام
ہتکڑی پہناوین ان ہاتھونمین ظالم نابکار ۔۔ اور ان ہاتھونسے کہنچواوین وہ اونٹونکی قطار
وای ان ہاتھونکی مشکین کہینچکر باندہین لعین ۔۔ وای ان شانونپہ مارین تازیانے اہل کین
ایسے مولا کو پہناوین طوق آہن بدنہاد ۔۔ ایسے سید کو پیادہ لیکے جاوین نامراد
ایسے آقا کو پہناوین بیڑیان شامی شریر ۔۔ ایسے سرور کو کرین وہ بے ادب کوفی اسیر
آہ ہو اس پنجۂ نازک مین اونٹونکی رسن ۔۔ آہ جلتی ہو سموم اور ہو برہنہ یہ بدن
کیا قیامت ہے کہ ہو بیمار زین العابدین ۔۔ شام تک پیدل چلے لاچار زین العابدین
مین فدا تمپر مرے مولا علیؑ ابن الحسینؑ ۔۔ تمپہ کیا کیا ظلم گذرے یا علیؑ ابن الحسینؑ
مین تمہارے صدقے اے بیمار دشت کربلا ۔۔ کرتی ہے ٹکڑے جگر کے سرگذشت کربلا
مین فدا ہون آپکی اس صبر اس اعجاز کے ۔۔ صدقے اس انجام کے قربان اس آغاز کے
معجزہ تمنے دکہایا مجکو شاہِ بحر و بر ۔۔ کردیا پانی کو یاقوت و زمرد اور گہر
تم بلاشک ہو امام ابن امام ابن امام ۔۔ عزتِ رکن و مقام زمزم و بیت الحرام
ہے غلامونپر تمہارے وقف جنات النعیم ۔۔ ہے تمہارے دشمنون کیواسطے مرجع جحیم

فقال الامام یا شیخ لم یکن عند نا شئ نکافیک علیٰ ھدایاک الینا فخذ ھذہ الجواھر فانہا عوض ھدیتک الینا اسوقت امام نے فرمایا اے شیخ ہمارے پاس کچہہ حاضر نہتا کہ تیری سوغاتون کا بدلا تجہکو دیتے ہم اہلبیت درویش کہلاتے ہین فقیری مین لذت اٹہاتے ہین لیکن طشت کے جواہر یہ سب تو لے تیرے ہدایا کا عوض ہے

وَاعْتَذِرْ لَنَا عِنْدَ زَوْجَتِکَ لَاَنَّهَا عَتَبَتْ عَلَیْنَا اور جب اپنے وطن مین بخیر وعافیت پہنچے تو تو ہماری طرف سے اپنی زوجہ کو بہت سی عذر خواہی کرنا کہ وہ ہمپر غصہ ہے اور اعتقاد نہین

یہ کہنا ہم ہین درویشون کے فرزند ہمیشہ فقر و فاقے سے ہین خرسند
ہمارے جد امجد مصطفے ؐ تھے سدا الفقر فخری تھے وہ کہتے
ہمارے پاس مال و زر نہین ہے ہمین مرغوب کروفر نہین ہے
تیرا اے مومنہ شکوہ بجا ہے جو کچھہ تونے کہا ہے سچ کہا ہے
تیرے آزردہ ہونے کی جگہہ ہے تیرے رسم و تعارف پر نگہہ ہے
ہوے شرمندہ ہم تجھسے نہایت پسند آئی ہمین تیری شکایت
ہمیشہ ہر برس لیتے ہین سوغات نکی ایکبار بھی اسکی مکافات
خلاف رسم و دنیا ہے یہ لاریب گلہ تیرا بجا ہے کچھہ نہین عیب
مگر امسال کی رفع خجالت تو اپنے دل سے کر رفع ملالت
کئے ہین تیری خاطر ہمنے ارسال دُرو یاقوت تھوڑے سے بہر حال
یہ تھے ہین فقیرون کا ہدایہ انہین مصرف مین لاے متقیہ
مدینہ کا نہ رد کرنا تبرک کہ درویشون کا دل ہوتا ہی نازک
نہین سوغات کا بدلا یہ زنہار کہ ہدیہ ہے محقر اے نکوکار
عوض انکا مگر جنت مین دینگے تجھے خلد برین مین خوش کرینگے

فَاطْرَقَ الرَّجُلُ رَاْسَهٗ خَجِلًا وَ قَالَ سَیِّدِیْ مَنْ اَنْبَاکَ بِکَلَامِ زَوْجَتِیْ
جب مومن بلخی نے یہ کلام امام کی زبان مبارک سے سُنا شرمندہ ہوکر سر جھکایا بعد تھوڑی دیر کے پوچھنے لگا اے میرے سید و سردار آپکو کسنی خبردی میری زوجہ کی شکایت کی امام سکرانے لگے مومن بالعقین پکارا فَلَا شَکَّ اِنَّکَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ یعنی بیشک تم یا امام اہلبیت نبوت ہو علم لدنی کے وارث ہو صاحب قدرت و قوت

ہو جو راز پوشیدہ ہی تمپر وہ عیان ہی کشف و کرامات اولی معجزہ تمہارا ہی ثُمَّ اِنَّ الرَّجُل
وَدَّعَ الْاِمَامَ وَاَخَذَ الْجَوَاهِرَ وَسَارَ بِهَا اِلٰی زَوْجَتِهٖ حَدَّثَهَا بِقِصَّتِهٖ بعد ازان مرد مومن امام سی
وداع ہوا جواہرات لیکر اپنے گھر کیطرف سدہارا جب گھر مین پہنچا وہ جواہر اپنی زوجہ
کو دی اور سارا قصہ بیان کیا فَقَالَتْ وَمَنْ اَعْلَمَهٗ بِمَا قُلْتُ وہ مومنہ متعجب ہو کر کہنی
لگی وا خجالتی وا حیائی میرا قول کسنی امام کے آگے جا کر کہا فَقَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِبَيْتِ
النُّبُوَّةِ وَالْعِلْمِ وَالْاٰيَاتِ الْبَاهِرَاتِ مومن سنے کہا مین نی تجہسی نہین کہا تہا کہ میرا
امام اہلبیت نبوت سی ہی علم لدنی کا وارث ہی معجزات و کرامات کا مالک ہی اُس امام
روشن ضمیر پر سب رازہای مخفی ظاہر و آشکار اہین فَسَجَدَتْ لِلّٰهِ شُكْرًا کہا مومنہ نے کہ
شکر ہے خدا تعالی کا کہ میرا امام میرے کلام سی آزردہ نہین ہوا بلکہ میرا گلہ پسند کیا
اور عذر خواہی فرمائی یہ کہکر زمین پر روتی ہوی گری شکر کے سجدے ادا کئے
وَاَقْسَمَتْ عَلٰى بَعْلِهَا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَحْمِلَهَا مَعَهٗ اِلٰى زِيَارَةِ الْاِمَامِ وَاَنْظُرُ اِلٰى طَلْعَتِهٖ
جب حمد و شکر سے فارغ ہوی پہر اپنے شوہر کو قسم دیکر کہنے لگی ای شخص تجکو باللہ العظیم
اب کی باری جو سفر کرے مجکو بہی اپنی ہمراہ مدینہ مین لیچل کہ مین امام کی زیارت کرون
انکی جمال باکمال کو دیکھکر شاد ہون صدقی جاون قدم چومون فَلَمَّا تَجَهَّزَ لِلْحَجِّ فِي السَّنَةِ
الْقَابِلَةِ اَخَذَهَا مَعَهٗ مومن نے سال آئندہ جب سفر حج کا تہیہ کیا اُس مومنہ کو بہی ساتھ
اپنی لیچلا فَمَرِضَتِ الْمَرْاَةُ فِي الطَّرِيْقِ وَمَاتَتْ قَرِيْبَةً مِنْ مَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
راہ مین مومنہ مشتاق زیارت بہت بیمار ہوئی جس روز قافلہ مدینہ کے متصل پہنچا
باہر شہر کے خیمے برپا کئے وہ بیمار ناگاہ دوستدار امام مرگئی اور غریق رحمت ہوئی
فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلَى الْاِمَامِ يَبْكِيْ حَزِيْنًا وَاَخْبَرَهٗ بِمَوْتِ زَوْجَتِهٖ وَاَنَّهَا كَانَتْ قَاصِدَةً
اِلٰى زِيَارَتِهٖ وَزِيَارَةِ جَدِّهٖ رَسُوْلِ اللّٰهِ مرد مومن روتا ہوا حزین
غمگین امام کی خدمتمین آیا اور روکر عرض کیا کہ میری زوجہ آج مدینہ کے قریب پہنچکر

فوت ہوئی یا مولا بڑے اشتیاق سے آتی تہی آپکی زیارت کی آرزومند تہی اور
آپکے جد امجد رسولخدا کی قبر منور کی زیارت کی تمنا رکہتی تہی لیکن ناکام مرگئی
نامراد دنیا سے گذر گئی یہ خبر سُنکر امام بہت محزون ہوئے زائرہ کے غم مین موتی سے
اشک صدف چشم سے نکلے فَقَامَ الْاِمَامُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَ
دَعَی اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی بِدَعْوَاتٍ لَمْ تُحْجَبْ عَنْ رَبِّ السَّمٰوَاتِ اُسوقت ایسی بیقرار ہوئے
اور اٹھکر دو رکعت نماز ادا کی پہر اللہ سبحانہ سے حالت رقت مین دعائین مانگنے لگے
کہ حجاب برداشتہ ہوئے رب السموات کی درگاہ مین مرتبۂ اجابت و قبول تک جا پہونچین
مستجاب ہوئین ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَی الرَّجُلِ وَقَالَ لَہٗ قُمْ وَارْجِعْ اِلٰی زَوْجَتِکَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ
قَدْ اَحْیَاھَا بِقُدْرَتِہٖ وَحِکْمَتِہٖ وَھُوَ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ
بعد ازان دعا اور لکا کی امام متوجہ ہوئے مومن کیطرف اور فرمایا کہ اپنی زوجہ کے پاس
جا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے اُسکو زندہ کیا اور اللہ تعالےٰ تو
قادر ہی زندہ کرنے والا ہی پرانی ہڈیونکا جو خاک ہوگئی ہین یہ تو ابہی تازہ موئی ہے
فَقَامَ الرَّجُلُ مُسْرِعًا وَھُوَ فَرِحٌ جَاذِلًا وَجَاءَ مُصَدِّقًا اَوْ مُکَذِّبًا یہ حکم سُنکر
مرد مومن حالت اضطرار مین اٹھکر دوڑا شاد بہی ہوجاتا تہا ڈرتا بہی جاتا تہا
قافلہ مین آکر پہنچا کبہی دلمین کہتا تہا امام کا قول غلط نہین مومنجی اوٹھی ہوگی
کبہی دہیان مین آتا تہا مردی بہی کہین زندہ ہوئے ہین فَدَخَلَ اِلَی الْخَیْمَۃِ
فَرَاٰی زَوْجَتَہٗ جَالِسَۃً فِی الْخَیْمَۃِ عَلٰی حَالِ الصِّحَّۃِ فَزَادَ سُرُوْرُہٗ وَاعْتِقَادُہٗ غَیْرَہٗ
مضطرب الحال اپنی خیمہ کے اندر داخل ہوا ناگاہ دیکہا تو مومنہ خیمہ کے اندر تندرست
و سلامت خوش و خورم بیٹہی ہی نہ دکہہ ہی نہ بیماری نہ درد ہی نہ بیقراری مرد مومن دیکہتی ہی
شاد ہوا اور اعتقاد استوار و زیادہ ہوا وَقَالَ لَھَا کَیْفَ اَحْیَاکِ اللّٰہُ تَعَالٰی
خوش ہوکر پوچہنے لگا اے مومنہ تو کیونکر زندہ ہوئی تو تو میرے سامنے مرگئی تہی

ہاتھہ پانون سرد ہوچکے تہے کسطرح اللہ تعالے نے دوبارہ تجھے زندہ کیا فقالت واللہ
لقد جاء ملک الموت لقبض روحی وھم ان یصعد بہا مومنہ نے کہا واللہ مین مرگئی تہی عزرائیل
نے میری قبض روح کی تہی چاہتا تہا کہ روح سمت عالم بالا کو صعود کرے اوپر جاوے
واذا برجل صفتہ کذا وکذا وجعلت تعدد اوصافہ الشریفۃ وبعلہا
ویقول لہا صدقت ہذہ صفۃ سیدی ومولای علی بن الحسین
ناگاہ ایک مرد مقدس پیدا ہوا اسکی صورت ایسی تہی ریش مبارک ایسی تہی آنکہین
ایسی تہین غرض امام زین العابدین کے سب نشان پتی بیان کرنے لگی اور
شوہر اسکا تصدیق کرتا جاتا تہا کہ تو سچ کہتی ہے ایسی ہی شکل ہے میرے
مولا کی قالت فلما راہ ملک الموت مقبلا انکب علی قدمیہ یقبلہما مومنہ نے
کہا جو ہین عزرائیل نے اس جوان کو آتے دیکہا دوڑ کر قدمون پر گر پڑا آنکہین
پانون پر ملنے لگا اور قدم شریف باخلاص وارادت چومنے لگا ویقول السلام
علیک یا حجۃ اللہ فی ارضہ السلام علیک یا زین العابدین پہر ادب سے دست بستہ ہوکر
سر جہکایا اور یہ زبان پر لایا السلام علیک ای روی زمین پر خدا کی حجت السلام علیک
ای عابدون کے زیب وزینت فرد علیہ السلام وقال لہ یا ملک
الموت اعد روح ہذہ المرئۃ الی جسدہا پس اس جوان نے کہا وعلیک السلام ای عزرائیل
اس مومنہ کی روح کو بدن کیطرف پہیر اس زائرہ کو زندہ کر بدرستیکہ یہ مومنہ
ہم اہلبیت کے مشتاق زیارت ہوکر دور سے آئی ہے وانی قد سالت ربی ان
یبقیہا ثلثین سنۃ اخری ویحییہا حیوۃ طیبۃ لقدمہا الینا زائرۃ لنا
فان للزائر علینا حق واجب ابہی مین نے پروردگار سے سوال کیا ہے کہ اس مومنہ
زائرہ کو تیس برس اور جلاوے اسکی عمر زیادہ ہوجاوے حیات طیب بخشی زندگانی نیک
اور مبارک عطا کری اسواسطے کہ ہم اہلبیت کیطرف آئی ہے ہماری زائرہ کہلائی ہے

بدرستیکہ زائرہ کا حق ہمکو ادا کرنا واجب ہی زائر پر احسان کرنا ضرور ہی زائر سے بی اعتنائی کرنا اخلاق حمیدہ سی دور ہی زائر کی تعظیم وتکریم ہمین منظور ہے زائر ہمارا مرحوم ہی

نظم

زائر ہماری راہ مین ایذا اٹھاتے ہین
درد فراق سہتے ہین اہل وعیال کا
آتے ہین دور دور سے زوار سوگوار
زائر ہماری سہتے ہین دکہہ بہوک پیاس کا
دن رات ہین غبار مین چہرے بہرے ہوی
روتی ہوے ہماری زیارت کو آتے ہین
جو ہمپہ ہون فدا انہین ہم کیونکہ بہول جائیں
زائر بہت عزیز ہین ہم اہلبیت کو
واللہ ہمکو زائرون سی اُنس ہے بدل
واللہ جو ہماری زیارت کو آتے ہین
واللہ جو ہماری محبت مین صاف ہین
زائر ہماری آتش دوزخ سے دور ہین

کس کس مصیبتون سی مدینہ تک آتے ہین
زائر ہمارے صرفہ نہین کرتے مال کا
کرتے ہین جان ومال کو ہمپر بدل نثار
ز جان وتن کا ہوش انہین نے لباس کا
مرنے سی پہلے نفس ہین انکی مرے ہوی
زائر ہماری دوست ہماری کہاتے ہین
وہ چاہین ہمکو ہم نہ انہین چاہین منہ چہپائین
زائر نہین عزیزون سی کم اہلبیت کو
روحین ہماری رہتی ہین زائر سی متصل
ہم بعد مرگ انکی زیارت کو جاتے ہین
انکے تمام عمر کے عصیان معاف ہین
قندیلہائے عرش کے آنکہون کے نور ہین

فَقَالَ لَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ سَمْعًا وَطَاعَۃً لَکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ یہ سُنکر عزرائیل پکارا مین مطیع و فرمانبردار ہون اے دوست خدا کے فرزند محمد مصطفےٰ کے وارث شیر خدا کے جانشین شہید کربلا کے ثُمَّ اَعَادَ رُوْحِیْ اِلٰی جَسَدِیْ وَاَنَا اَنْظُرُ مَلَکَ الْمَوْتِ قَدْ قَبَّلَ یَدَہُ الشَّرِیْفَۃَ وَخَرَجَ عَنِّیْ بعد ازان میرے بدن مین روح کو پہیرا اور مجکو زندہ کیا مین دیکہہ رہی تہی کہ عزرائیل نے دوبارہ اُس ولی خدا کے ہاتہہ چوم کر آنکہون سے لگائے اور میری آنکہون سے غائب ہوگیا جب اُس مومن نے یہ معجزہ دیکہا ماجرا سارا سُنا نزدیک تہا کہ ماری خوشی کے شادی مرگ ہوجا خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا تہا اور محمد وآل محمد پر درود بہیجتا تہا فَاَخَذَ الْاَجْرَ بَعِیْدًا

ذوجتہ واتی الی مجلس الامام وہو بین اصحابہ بعد ازان مومن نے ہاتھہ مومنہ کا پکڑ لیا اور حضرت امام زین العابدین کیخدمت مین آیا اسوقت امام عالیمقام مجلس اصحاب مین بیٹھے تھے اور موالی سب جمع تھے فہوت وانکبت علی رکبتیہ یقبلہما زن مومنہ نے جب جمال مبارک امام کا دیکھا پہچانا بیقرار ہوکر دوڑی اور زانو پر حضرت کی اکر گر پڑی دونو پانون آنکھون سے لگاتی تھی بوسے لیکے قربان ہوتی تھی و ھی تقول ھذا واللہ سیدی ومولای ھو الذی احیانی اللہ ببرکتہ ودعائہ باربار پکار کر کہتی تہی واللہ یہ مولا میرا ہی قسم ہی خدا کی یہ جوان وہی ہی جسکی دعا سے خدا تعالی نی مجھہ میت کو خلعت حیات سی دوبارہ زندہ کیا بلاشک یہ حجت خدا فرزند سید الشہدا ہے امام میرا ہے

نظم

ہے یہی عیسی النفس موسوم زین العابدین
ہی یہی سید میرا مخدوم زین العابدین

ہے یہی جان بخش میرا ہے یہی معجز نما
ہی بلاشک خاصہ قیوم زین العابدین

ای میرے مولا ہوئے تھے کربلا مین تم اسیر
مین تمہارے صدقے ای مظلوم زین العابدین

اب تلک تم سبط پیغمبر کے ماتم دار ہو
راتدن روتے ہو ای مغموم زین العابدین

تپ کی شدت مین میسر تھی نہ تبرید و غذا
آب سے بھی تم رہے محروم زین العابدین

بعد قتل سبط احمد خیمہ مین آیا جو شمر
چاہتا تھا کاٹے یہ حلقوم زین العابدین

آکے گردن سی وہ لپٹین کیسے کیسے پیار سی
شہربانو زینب و کلثوم زین العابدین

کہتی تہی بانو دوہائی ہی رسول اللہ کی
قتل ہوتا ہی میرا مہموم زین العابدین

شمر تھا خنجر نکالے تپ سے تم بیہوش تھے
تھی قیامت کی حرم مین دہوم زین العابدین

کہتی تھی زینب تو کیون معصوم کو کرتا ہے قتل
ای لعین ہی بیگنہ معصوم زین العابدین

دیکھہ تو کیسا نحیف و ناتوان و زار ہے
فرش پر ہی صورت موہوم زین العابدین

مردنی چھائی ہی منہہ پر مت سمجھہ زندہ اسی
رحم کر ظالم کہ ہے مرحوم زین العابدین

راوی کہتا ہے کہ بس وہ مومنہ مع اپنی شوہر کے مادام الحیوۃ مدینہ طیبہ مین زیر سایہ امام انام مجاور رہے
پہر وطن کا ارادہ نکیا آخر مدینہ مین دونون فوت ہوئے جنت البقیع مین انکی قبرین ہین

رطب چودہوان بیان ثواب گریہ وصلوات ولعن ٥

ہے وفاتِ سکینہ کا مذکور ؛ جس سے ہوتا ہے درد وغم کا وفور ؛ سر شبیر
دیکہکر پرخون ؛ مرگئی غم مین باپ کے محزون ؛ مدفن اسکا دمشق و شام ہوا
نخل ماتم کا اختتام ہوا ؛ نوحہ گر اہلبیتؑ ہوتے ہین ؛ قید خانے مین اسکو روتے ہین

آغاز داستان اے غلامان آل اطہار اے محبان حیدر کرار ای تعزیہ داران
سید الشہدا علیہ السلام یقین ہے کہ اگر تم حسینؑ ابن علیؑ کے عصر مین ہوتے
بلاشک کربلا کے صف جنگ مین فرزند پیغمبر کے ناصر ہوتے تلوارین سینون پر
کہاتے پیاسے گلے میدان مین کٹاتے حسینؑ کے سامنے سرخرو ہوکر جنت کو جاتے
خلعت شہادت کے پاتے ولیکن وہ وقت تو ہاتہہ نہ آیا اب لازم ہی کہ انکی مصیبت
کو یاد کرکے رویا کرو فریاد وزاری کرو کہ روبرو اُس جناب کے سب اصحاب و خویش تشنہ
لب شہید ہوئے علی اکبر نوجوان برچھی کہا کر صدر زین سے گرے اور امام زین العابدینؑ
بیمار قید مین گرفتار ہوئے مدتون تک نشتر دار رہی ہر خار خنجر آبدار تہا ہر آبلہ باز خم
نمودار تہا ہر طعنہ دشمن تیر تہا ہر کلمہ تحقیر زخم شمشیر تہا بہر حال جب تمہارے
دل کو شہید کربلا کی مددگاری کا شوق ہووے درود پڑہو صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَ
اَہْلِبَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کہکر فریاد و آہ وزاری کرو جسوقت شہدا کے قاتلون سے جنگ و جدل کا
خیال آوے تبرا کرو وَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی قَتَلَۃِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ نعرہ مار کر خون جگر چشم سے جاری
کرو اہلبیتؑ کے غم مین گریہ وبکا کرتے رہو۔ چنانچہ یہ مضمون بہت مشہور ہے کہ
امام زین العابدین ایک رات عبادت مین بعادت معہود شام سے صبح تک بیدار
تہے طاعت الٰہی مین کمر باندہے استوار تہے اور ایک مرد اُس جگہہ شام سے صبح تک

سوتا رہا ایک مرتبہ اسکی آنکھہ کہلی پانی پیکر حسینؑ کی یاد مین تہوڑی دیر روتا رہا اس حالت رقت مین صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَھْلِبَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی قَتَلَۃِ الْحُسَیْنِ وَاَعْدَائِہٖ زبان پر جاری ہوا بعد ازان خواب پہر اس جوان پر طاری ہوا صبح کو اس مرد نے امام سے خجالت زدہ ہوکر حضرت سے کہا کہ یا امام آپ تمام شب عبادت آلہی مین بیدار رہتے ہین اور ہم مردے کیطرح بیکار رہتے ہین حضرت روے اور فرمایا کہ آیا تو عبادت اس رات کی میری عبادت سے بدلتا ہے وہ مرد اور بہی شرمندہ ہونے لگا محجوب ہوکر رونے لگا عرض کی یا امام مین نے کب عبادت کی رات پہر خواب راحت کی حضرت نے فرمایا اے جوان تو نے پانی پیکر صلواۃ جو بہیجی اور حسینؑ کی تشنہ دہانی یاد کی پہر لعنت کی قاتلون پر سزا دی تیرے اوپر ایسا ابر اندوہ کا چہایا آنکھہ سے اشک کا مینہہ برسایا یہ عبادت ایک آنکی افضل ہے میرے رکوع وسجود سے ساری رات کی خضوع وخشوع قیام وقعود سے اذکار دعا ودرود سے رباعی

اے اہل عزا نالہ و فریاد کرو
اس مجلس تعزیت کو آباد کرو
پانی نہین منع جب لگے پیاس پیو
پر تشنگی حسینؑ بہی یاد کرو

رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا قَدِمَ اٰلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی یَزِیْدَ ابْنِ مُعَاوِیَۃَ فِی الشَّامِ اَفْرَدَ لَھُمْ دَارًا کَانُوْا مَشْغُوْلِیْنَ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ جسوقت اہل اللہ آل رسول اللہ یزید بن معاویہ حاکم شام کے پاس دمشق مین پہنچے تو ایک گہر بلا شرکت غیر اونکے رہنے کو دیا وہ اس گہر مین حسینؑ شہید کے ماتمدار ہوکر بیٹہے شب وروز گریہ وزاری سے کام تہا صبح وشام شور واحسینؑ وا امام تہا لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِنْتٌ عُمْرُھَا ثَلَاثُ سِنِیْنَ بدرستیکہ مولانا حسینؑ شہید کی ایک ننہی بیٹی تہی کہ اسکا تین برس کا سن اس سن مین یتیمی کا داغ تہا مِنْ یَوْمِ اِسْتُشْھِدَ الْحُسَیْنُ مَا تَرَاہُ فَعَظُمَ ذٰلِکَ عَلَیْھَا وَاسْتَوْحَشَتْ اس یتیم نے اسدن سے اپنے بابا حسینؑ کو نہ دیکہا بچہ تہی نہ سمجہی تہی کہ میرے بابا مارے گئے

مین جانتی تہی کہین سدہاری ہین آوینگے لیکن انہہ دنون کا فراق اُسپر شاق ہوا باپ
کی جدائی سے وحشیون کیطرح گھبرائی ہوئی پہرتی تہی كُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُوْنَ غَدًا
يَاْتِيْ وَمَعَهٗ مَا تَطْلُبِيْنَ جب بیقرار ہوکر پوچہتی تہی لوگو میرے باباجان کیا ہوے کدہر سدہارے
کہان ہین کیون نہین آتے مجہے اگر کیون پیار نہین کرتے اپنے گلے سے لگا تو لوگ بہلاتے تہے
بی بی تیرے باباجان کل آوینگے جو جو تو چاہتی ہی تیرے واسطے اپنے ساتہہ لاوینگے تجہے میوہ
کہلاوینگے ٹہنڈا پانی پلاوینگے گود مین لیکر بٹہاوینگے غرض اُس نادان کو بہلاتے تہے رونے نہ دیتے
تہے اِلٰی اَنْ كَانَتْ ذٰلِكَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ رَاَتْ اَبَاهَا فِيْ دِمَشْقَ بِنَوْمِهَا یہانتک کہ اس باپ
کی طالب نے ایک رات خواب مین دیکہا کہ باپ اُسکا دمشق مین اُسکے پاس آیا اُسکو اپنی چہاتی
سے لگایا اور سر پر ہاتہہ پہیر لیا ہی فَلَمَّا انْتَبَهَتْ ضَاجَتْ وَبَكَتْ وَانْزَعَجَتْ ناگاہ وہ باپ کی
شیدا نیند سے چونک پڑی آنکہہ کہل گئی چارون طرف دیکہا تو گہر اندہیرا پایا اور کچہہ نظر نہ آیا
ایک چیخ ماری بابا بابا کہکر پکاری کچہہ جواب نپایا دل نے جوش کہایا مچہلی سی تڑپنے لگی
خاک پر لوٹنے لگی زلفونکے بال نوچنے لگی ہی ہی میرے بابا ہی ہی میرے بابا کہکر چلاتی تہی پچہاڑین
کہاتی تہی فَهَيَّجُوْهَا وَقَالُوْا مَا هٰذَا الْبُكَاءُ وَالْعَوِيْلُ اہلبیت نے جانا کہ خواب مین ڈر گئی ہی گود
مین لیا پیار کیا تہپک تہپک سلاتی تہی وہ معصومہ فراق زدہ اور بہی بیقراری کرنے
لگی چیخین مار مار کر زاری کرنے لگی تب اُس سے پوچہنے لگے اے بیٹی اے صاحبزادی اتنی
نالہ و فریاد کیون کرتی ہو کیا ہوا کیون ڈرتی ہو فَقَالَتْ اِئْتُوْنِيْ بِوَالِدِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ وَمُهْجَةِ فُؤَادِيْ
اُس بیتاب نے کہا مین اپنے باباجان کو چاہتی ہون کہ میرے سید کو لاؤ مجہے انکی چہاتی
سے لگاؤ وہ روے پُرنور دیکہاؤ میری آنکہین باباکے جمال سے روشن کرو میری آنکہون
کا نور اُس گہر مین سے ڈہونڈہ کر پیدا کرو سرور میرے دل کا ہویدا کرو مین نے اپنے باباجان
کو ابہی اُس گہر مین دیکہا ہی اب چارون طرف دیکہتی ہون نہین پاتی ہون خدا کیواسطے
چراغ جلاؤ اگر باباجان روٹہے ہون تو منتین کرو للہ میرے باباکو مجہسے ملاؤ فَلَمَّا هَيَّجُوْهَا ازْدَادَتْ

حزناً وبکاءً اہلبیت نبوی ہزار ہزار تدبیر سے اُس نادان کو بہلاتی تہی چپ نہوتی تہی وہ مضطر ہرگز نہ سوتی تہی اور جان کہوتی تہی بلک بلک کر باپ کے لیئے روتی تہی فَعَظُمَ ذٰلِکَ عَلٰی اَہْلِ الْبَیْتِ فَضَجُّوْا بِالْبُکَآءِ وَالْعَوِیْلِ وَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَلَطَمُوا الْخُدُوْدَ وَحَشُوا التُّرَابَ عَلٰی رُؤُسِہِمْ وَنَشَرُوا الشُّعُوْرَ وَاَقَامَ الصِّیَاعَ ای عزادارو اُس نادان تین برس کی لڑکی نے باپ کی تلاش مین ایسی بیقراری کی کہ اہلبیت کا دل امنڈ آیا کلیجون نے جوش کہایا صبر کی تاب نرہی آنکہون سے اشک کی ندی بہی فریاد و اویلا کرنے لگی نالہ وآہ آسمان کے پار گذرنے لگے ماتم حسینؑ مظلوم کا تازہ ہوا قیامت کا آوازہ ہوا منہہ لپیٹی تہی رخسارون پر طمانچے مارتے تہی بال پریشان کیئے تہے مٹی چہرون پر ملتے تہی چاک گریبان کیئے تہے محشر کا سا ہنگامہ تہا ماتم سے کہرام تہا نوحہ و فریاد کا شور تہا جب واحسینؑ کہکر چلاتی تہی زمین کانپتی تہی آسمان ہلتا تہا زمین مین جنبش تہی اور یہ نوحہ صدمہ غم سے پڑہ کر روتی تہی

یا سید مظلوم سکینہ کی خبر لو	بیتاب ہی معصوم سکینہ کی خبر لو
یا شاہ کسی طرح بہلتی نہین نادان	دیدار سے محروم سکینہ کی خبر لو
اس درد سے روتی ہے کہ ہم سبکو رولایا	ماتم کی اوٹہی دہوم سکینہ کی خبر لو
مرتی ہے تڑپتی ہی تمہارے لیئے شاہا	اس دکہہ نہ دی معصوم سکینہ کی خبر لو
اعجاز سے مشتاق کو دیدار دکہاؤ	اے خاصہ قیوم سکینہ کی خبر لو
ہرگز نہین جینی کی یہ دم توڑ رہی ہی	ہے روح بحلقوم سکینہ کی خبر لو
تدبیر بن آتی نہین کچہہ روتی ہی زینب	ناچار ہی کلثوم سکینہ کی خبر لو
ہم لوگ عزادار ہین خادم ہین تمہاری	اے سرور مخدوم سکینہ کی خبر لو
کیا خواب مین دیکہا ہی جو روتی ہی یہ معصوم	آگر کرو معلوم سکینہ کی خبر لو
ہاتہون سے جگر پکڑے ہوئی لوٹ رہی ہی	گویا کہ ہی مسموم سکینہ کی خبر لو

اے سید مرحوم سکینہ کی خبر لو		للہ کرو رحم کہ ہے نزع کا عالم

فَسَمِعَ یَزِیْدُ ضَجَّتَہُمْ وَبُکَائَہُمْ فَقَالَ مَا الْجَۃُ اُہ اہل ماتم اہلبیت کے شیون کی آواز سنکر ایک عالم بیقرار ہوا ناگاہ یزید لعین خواب سے بیدار ہوا ظالم کو فریاد وزاری کا غل بہت ناگوار ہوا اپنے خادمون سے پوچھا کہ کیا خبر ہے کیا شور ہے یہ سینہ زنی کہان ہوتی ہے خبر تو لو مگر ذریت محمد روتی ہے قَالُوْا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَیْنِ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی رَاَتْ اَبَاھَا بِنَوْمِہَا فَانْتَبَہَتْ وَھِیَ تَطْلُبُہٗ وَتَصِیْحُ خبردارون نے کہا اے امیر حسینؑ کی ایک بیٹی ہے بہت صغیر فاطمہ صغرا نام لقب سکینہ ناکام ہے اُسنے خواب مین اپنے بابا کا جمال دیکھا ہے حسینؑ کو لہو مین لال دیکھا ہے تڑپتی ہے چلاتی ہے دیر سے ہٹ کر رہی ہے کہ میرے بابا کو مجھسے ملا دو مجھے جمال پدر کا دکھا دو اکیلے گھر مین باپ کو ڈھونڈھتی ہے دیوارون سے سر کو ٹکراتی ہے اُسکی بیقراری دیکھہ دیکھکر اہلبیتؑ شیون وشین کرتے ہین واحسینؑ واحسینؑ کرتے ہین فَلَمَّا سَمِعَ یَزِیْدُ ذٰلِکَ قَالَ اِرْفَعُوْا رَاْسَ اَبِیْہَا وَحُطُّوْہُ بَیْنَ یَدَیْہَا لِتَنْظُرَ اِلَیْہِ وَتَتَسَلّٰی یہ راوی کہتا ہے کہ جب یزید روسیاہ نے یہ ماجرا سُنا کہا جلد سر اسکے باپ کا لیجاؤ شمع جلاؤ حسینؑ کا سر اُسے دکھاؤ پدر سے اُس غمناک کو ملاؤ اور شاد کرو اپنے باپ کا روئے نورانی دیکھے حسینؑ کے درخشندہ پیشانی دیکھے یتیم کے دل کی تسلی ہو فَجَاءُوْا بِالرَّاْسِ الشَّرِیْفِ اِلَیْہَا الْغِطَاءُ عَنْہُ وَقَالَ مَا ھٰذَا الرَّاْسُ خادم یزید نابکار کے مشعلین جلائے ہوئے اہلبیت کے ماتم خانہ مین آئے اور سر جناب سید مظلوم کا اپنے ساتھہ لائے امام زادی کو بنت حسینؑ کہکر پکارا اور ایک سونے کا طشت بافتے کے رومال سے ڈھانکا ہوا سر پر سے اوتار کے وہ طشت شہزادی کے سامنے رکھدیا رومال اوپر سے کھینچ لیا معصوم ڈرگئی اور کانپنے لگی اور پوچھا ہے یہ سر لہو بھرا ہوا کس غریب کا ہے میرے پاس کیون لائے ہو خدا کیواسطے رومال ڈالدو جلدی میرے آگے سے اٹھاؤ میرا دل گڑھتا ہے

کلیجہ ٹکڑے ہوتا ہی قَتِيلُ العَبَرَاتِ اَبِيكِ لوگون نے کہا اے معصوم نادان غور سے دیکھکر پہچان یہ تیرے باباجان کا سر ہی حسین کا چہرہ لہو سے تر ہی جسکے فراق مین تو دلگیر ہے یہ وہی تصویر ہے یہ سُنکر سکینہ طشت کے پاس آئی جب جھک کر نگاہ کی ہائے میرے بابا کہکر ایک آہ کی منہہ پر طمانچے مارنی لگی باباجان کہکر پکارنے لگی وَدَفَعَتْهُ مِنَ الطَّشْتِ خَاضِبَةً لَهُ پہر وہ لہو مین ڈوبا ہوا سر طشت مین سے اٹہایا اپنی گود مین لیکر کلیجہ سے لگایا ایسا روئی کہ سنگدلون کو رُلایا سب اہلبیت خاک سر پر اوڑانے لگے زینب نے طمانچے منہ پر مارے حضرت کلثوم نے بال سر کے نوچ ڈالے وَهِيَ تَقُولُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي اَيْتَمَنِي عَلَى صِغَرِ سِنِّي اور وہ نادان باپ کی شیدا سر گود مین لیکر نعرے مارنے لگی یہ درد کے بیان کرکے پکارنے لگی ہائے باباجان وہ کونسا بیرحم تہا جسنے مجہے تین برس کے سن مین یتیم کیا تمکو مار ڈالا مجکو پردیس مین تباہی مین ڈالا میرے صغیر سن پر اُسکو ترس نہ آیا ہائے اُسنے میری بیکسی پر رحم نکہا یا مجکو بیدر کردیا ہی ہائی میرے بابا پیاسے کا مُنہہ چاند سا خاک اور لہو مین بہر دیا یَا اَبَتَاهُ مَنْ بَقِيَ بَعْدَكَ نُرْجُوهُ ہی ہی میرے حسینؑ تمہارے بعد کس سے امید رکھون لطف و کرم سے اب کون غور کریگا مجہہ یتیم کشتہ غم کی اب کون مجکو پیار کریگا اپنی چہاتی پر کون سلاویگا اب کسکو مین باباجان کہونگی اب کون میرے واسطے میوہ لاویگا کون ناز برداری کریگا اب کون غمخواری کریگا يَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلْيَتِيمَةِ حَتَّى تَكْبُرَ ہائے ہائے باباجان اب کون مجہہ یتیم کو پال کر پرورش کریگا اب کون میرا دامن میوؤن سے بہریگا اب کون مجہے بُندے پہناویگا جو کوئی چاہیگا یتیم جان کر سخت بولیگا لوگون کی جہڑکیان کہاؤنگی پدر مردہ نامراد کہاؤنگی يَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاسِرَاتِ اے باباجان نبی کے باغ کے گل و ریحان مین تمہارے قربان اب سر برہنہ بیبیون کا کون نگہبان ہے اب ان چاک گریبانون کا کون غمخوار ہے

اب ان بے سر وسامانون کا کون مددگار ہی یا امام تمہارا کنبہ تمام ہوا گھر تمہارا ویران ہوا
منہ پر نہ نقاب رہی نہ سر پر ردا رہی بدن عریان ہین مُنہ کھلے ہوئے ہین یا اَبَتَاہُ عَن
البلاد رامل المسبیات اے باباجان عزیزون کے مہربان اب لوٹی ہوئی رانڈونکا کون مہربان
ہے اب اسیرون کے شفیق حسرت وناکام ہی اب بیکسون کو عمر بھر ایذا وبی آرامی
ہے یا ابتاہ من للعیون الباکیات ہاے ای بابا شہید اب اہلحرم کی چشم گریان کی کسکو
پروا ہی ہاے ای بابا قتیل اب اہلبیت رسالت کو کسکا آسرا ہی اب کون گریہ وزاری
پر رحم کہانے والا ہی اب کون نوحہ گرونکا منہہ دھلانے والا ہی اب غمزدون کی بات
کون پوچھیگا یا ابتاہ من لنا بعدک واغربتاہ اے باباجان مین تمہارے قربان
تمہارے بعد ہم بیکسونکا کون رفیق ہے واے ہم غربت مین تباہ ہوے پردیس مین ہلاک
ہوی اے پدر بزرگوار مین تمہارے خون بھرے منہہ پر نثار واے ہم بیوطن برباد ہوئے
واے گریبان ماتم چاک ہوی یا ابتاہ من للضائعات الغریبات اے باباجان کون ہی
عاجزون مسافرونکا پشت وپناہ اب کون ہی ہم بیکسونکا خیرخواہ یا ابتاہ من للشعور المنتشرات
ای باباجان تمتو ذبح ہوئے اب کون ہی کہ ہم برہنہ سرونکا مصیبت زدونکا دادرس ہوگا
دختران فاطمہ پریشان چاک گریبان ہین یا ابتاہ من لنا بعدک وضعتاہ ای باباحسین تمہارے
بعد ہمارا کوئی نہین ہم پردیس مین خوار وزار ہوے ہائے ہم بیوطن بے شہر ودیار ہوے
غربت مین گرفتار ہوئے یا ابتاہ لیتنی کنت لک الفداء اے باباجان کاش
تم سلامت رہتے مین تمپر فدا ہوجاتی تمہارا سر نہ کٹتا میری گردن بدن سے جدا ہوجاتی
کاش اے باباحسین تم نہ مارے جاتے مین مرجاتی کاش تم جیتے رہتے میری صورت لہو
مین بھر جاتی یا لیتنی کنت قبل ہذا الیوم عمیا اے باباجان کاش مین آجکے دن سے بیشتر کور
ہوجاتے تمہاری صورت لہو مین ڈوبی ندیکھتی ہے ہی یہ ریش مبارک آپکی خون سے
خضاب ہوی کاش قبر کے اندر ہوتی ریش مبارک آپکے خون مین غلطان ندیکھتی

ثُمَّ اَنَّہَا بَکَتْ وَقَالَتْ یہ بیان کرکے روتی تہی اور باپ کے سر سے یون ہمکلام ہوتی تہی یہ نوحہ پڑہتی تہی **نوحہ**

تم میری ملاقات کو آئے میرے بابا	مین صدقے تمہارے	تم قتل ہوئے خون مین نہائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
مین جانتی تہی آؤگے تم گہر مین سلامت	مین صدقے تمہارے	تم آئے گلا اپنا کٹائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
پہچانا نہ مین نے تمہین تغیر تہی صورت	تہا خون گلو سے	ڈاڑہی مین خضاب اپنے لگائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
رستے مین کئی مرتبہ یہ سر نظر آیا	پہچانا نہ مین نے	نیزہ پہ تہے تم گرچہ چڑہائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
مین سمجہی تہی تم میرے لئے لاؤ گے پانی	تم آئے تو اپنے	لب سوکہے ہوئے مجہکو دکہائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
تم قتل ہوئے بیکس و مظلوم کہائے	کیا ظلم اٹہائے	اے فاطمہ مظلوم کے جائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
مین روتی رہی درد جدائی کے قلق سے	اور تم مجہے ہو ہر	کیون دکہہ سہے اپنی بہلائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
وہ کونسا بیرحم تہا جسنے تمہین مارا	اور خون مین ہو ہر	یہ چاند سے رخسار ڈوبائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے
تن قتل کے میدان مین ماٹی پہ پڑا ہے	سر شام مین آیا	اللہ یہ پھر تن سے ملائے میرے بابا	مین صدقے تمہارے

ثُمَّ اَنَّہَا وَضَعَتْ فَمَہَا عَلٰی فَمِہِ الشَّرِیْفِ وَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہَا بعد ازان دختر صغیر بیتاب نے لگیر نے پیار سے اپنا منہ باپ کے دہن شریف سے لگایا اور ہونٹونکو باپ کے لب ہائے خشک سے ملایا پہر بے اختیار چیخین مار مار کر اس بیتابی سے روئی کہ وہین غش آگیا فَلَمَّا حَرَّکُوْہَا فَاِذَا بِہَا قَدْ فَارَقَتْ رُوْحُہَا مِنَ الدُّنْیَا جب اہلبیت نے یتیم کو خموش پایا اور بیہوش نزدیک آکر پکارا بازو پکڑ کر ہلایا ناگاہ دیکہا تو منہ زرد تہا بدن سرد تہا آنکہین بند تہین منہ کا گردن کا ڈہلا تہا روح نے جنت کی طرف پرواز کیا تہا یا فاطمہؑ یا فاطمہؑ کہکر چلاتی تہی اور بلبلاتی تہی کچہہ ہاتہہ نہ آیا باپ کا سر گود مین لیکر ایسی آہ ماری کہ دنیا سے فردوس کو سدہاری فَلَمَّا رَأَتْہَا اَہْلُ الْبَیْتِ وَمَا جَرٰی عَلَیْہَا عَلَنُوْا بِالصُّرَاخِ وَالْبُکَاءِ وَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَالْعَزَا جسوقت اہلبیتؑ نے وہ چہوٹی سی میت دیکہی اور اسکے حال پر نگاہ کی فریاد و فغان کا

غلغلہ بے اندازہ بلند کیا از سر نو ماتم و غم تازہ کیا خاک سرون پر ڈالنے لگے یہ نوحہ پڑھکر آسمان و زمین کو ہلانے لگے

نوحہ

ہی ہوئی اک آن مین بیجان سکینہ — سر گود مین لیکر ہوئی نادان سکینہ
تو سرور مظلوم کے منہ پر ہوئی قربان — ہم سب ہین تیری لاش پہ قربان سکینہ
تو سید مظلوم کے تھے سوگ مین گریان — ہم سب ہین تیرے سوگ مین گریان سکینہ
تو سید مظلوم کے تھی درد مین نالان — ہم سب ہین تیرے درد مین نالان سکینہ
تم مین تیرے ای شہ مظلوم کی شیدا — ہم سب کے ہوئے بال پریشان سکینہ
مرگئی سر شاہ کا دامان مین لیکر — ہم سب کے ہوئے چاک گریبان سکینہ
صدقہ تیرے کمہلائے ہوئے پھول سے منہ کے — اے فاطمہؑ کے باغ کی ریحان سکینہ
تو جلد چھٹی قید سے زندان کے تجھکو — جنت کا مبارک ہو گلستان سکینہ
تھے تیرے بہلانے کی تدبیر مین ہم سب — یا ہونے لگا دفن کا سامان سکینہ
ہی تیرا سجاد کفن بیونت رہی ہین — نہلانے کو حاضر ہے پھوپھی جان سکینہ
ہم سب تیرا تابوت اٹھانے کو کھڑے ہین — تا قبر تیرے ساتھ ہین نادان سکینہ
ب قبر مین سووگی تو یہ کہکے پھر ینگے — لے اب تیرا اللہ نگہبان سکینہ
بادی زندان تھی تیرے دم سے بلا لون — زندان کو بھی تو کر گئی ویران سکینہ
قید مین ماتم تیرا دن رات کرینگے — ہی تعزیہ خانہ ہمین زندان سکینہ
زندان مین تو ہم روتی تھی دروازے کی باہر — روتے ہین تیرے واسطے دربان سکینہ
تے مین اندھیرے مین جو گھبراتی تھی نادان — دروازے تلک آتی تھی ہر آن سکینہ
تی تھی منت کہ ذرا کھول دو در کو — اے لوگو اندھیرے سے ہے حیران سکینہ
اسکو جھڑکتے تھے یہ کہتی تھی کھڑک کر — یہ در نہ کھلیگا کسی عنوان سکینہ
افسوس صد افسوس یہ ہمکو نہ خبر تھی — اِس گھر مین کئی روز ہے مہمان سکینہ

افسوس صد افسوس تیری تشنگی کی — ہم تجکو جہڑکتے رہے ہر آن سکینہ

وَكُلُّ مَنْ حَضَرَ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ لَمْ يُرَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا بَاكٍ وَبَاكِيَةٌ

راوی کہتا ہی کہ جو جو مخالف دمشق کے باشندہ تہی جنازہ پر اُس یتیم کے حاضر تہی کیا عورت کیا مرد سب زار زار روتے تہے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى أَعْدَائِهِمْ أَجْمَعِيْنَ

دعائیہ خاتمہ

عزاداروں پہ ہنگام بکا ہے — دے ہر درد و غم کی انتہا ہی
ہوئے جب روز ظاہر مہدیٔ دین — موالی خوش مخالف ہونگے غمگین
نہو جب تک ظہور اُس نور حق کا — زمانہ ہے غم و درد و قلق کا
کرو حق سے دعا کرکے طہارت — کہ یارب ہمکو حاصل ہو زیارت
سفر کا دے ہمین سامان یارب — دکہا دے قتل کا میدان یارب
شہ کرب و بلا کا در دکھا دے — طلائی قبۂ سرور دکھا دے
ضریح پاک کے قربان ہو دین — حسینا وا حسینا کہکے رو دین
کبہی ہون قتل گہہ مین گرم ماتم — کبہی ہین خیمہ گہ مین بیٹہے ہم
کبہی عباس کے روضہ پہ جاوین — کبہی مرقد پہ حُر کے گل چڑہاوین
کہین پیکر حسینیہ کا پانی — تیرے قربان اے احمد کی جانی
سبیل آب بہروا کے حرم مین — پکارین غرق ہو کر بحر غم مین
پیو پیاسو تبرک گر طلب ہی — کہ یہ نذر حسین تشنہ لب ہی
فصیح ناتوان کو بار الہا — دوبارہ آرزو ہے بادشاہی
ہے اس امید مین سولہ برس سے — نہ باز آویگا ہرگز اس ہوس سے
مشرف کرا سی بہی نیم جان ہی — حسین ابن علی کا مدح خوان ہی

فاتحہ دعائیہ بعد مجلس

یارب بحق مصطفےٰ یارب بجاہ مرتضےٰ — یارب بزہرا و حسن یارب بشاہ کربلا
بار الہا جو ہین عالم مین عزادار حسین — مدح خوان مرثیہ گو ذاکر زوار حسین
دوستداران محبان امام مظلوم — تیری رحمت سے نہون دونو جہانمین محروم
نہون محبوس محتاج نہ بیمار و علیل — انکا ہر حال مین رہ بار خدایا تو کفیل
جو لاولد ہین آلہی تو انکو دے فرزند — طویل عمر ہون مومن ہون اور سعادتمند
جو بہت مشتاق ہین سبکو زیارت ہو نصیب — ہون مستطیع اور حج کرین عمرہ بہی ہو انکو نصیب
آمرزش اموات ہو زندونکو دے طول حیات — زاید ہو عزت آبرو ہو عہد و پیمان کو ثبات
محتاج مت رکھیو دے غنا بیمار مت رکھیو دے شفا — ہووین مدیونان ادا محبوس ہو جاوین رہا
پڑھ کر درود و فاتحہ آمین کہو معمول ہے — در ہے اجابت کا کہلا سبکی دعا مقبول ہے

نوحہ جناب زینبؑ برائے حضرت عباسؑ

زینبؑ یہ بیان کرتی تہی با دیدۂ خونبار — اے بہائی علمدار
تم مرگئے سر دینے کو شبیرؑ ہے تیار — اے بہائی علمدار
ہے مجکو یقین گھر ہوا ویران علیؑ کا — مرجائیگا شبیرؑ
بن آپکے جینے کا نہین سید ابرار — اے بہائی علمدار
تم مرگئے پانی کے لئے برلب دریا — روتی ہے سکینہؑ
سر پیٹتی ہے آپ کی وہ تشنۂ دیدار — اے بہائی علمدار
ہے مردنی چہرے پہ تڑپتی ہے زمین پر — جو ماہی بے آب
فرقت مین تمہاری وہ نہین جینی کی زنہار — اے بہائی علمدار
کہتی ہے بلادے کوئی دریا سے چچا کو — مین پیاسی رہونگی
واللہ سکینہؑ کو نہین پانی کی درکار — اے بہائی علمدار

شبیرؑ گئے لاشۂ عباسؑ پہ جس دم		دل پھٹ گیا غم سے
کہتے تھے کہ ہم ہوگئے اب بیکس و لاچار		اے بہائی علمدار
اسوقت کمر ٹوٹ گئی سبط نبی کی		بیکس ہوا شبیرؑ
تم مرگئے بہائی کا نہین کوئی مددگار		اے بہائی علمدار
اکبرؑ کے سوا کون ہے اب پاس ہمارے		جو سر کو کٹا دے
سو مرنے پہ تیار ہی اکبر جگر افگار		اے بہائی علمدار

ضمیمہ نخل ماتم

نبی سے خلد مین زہرا کہتی تھی بہر کے نین	بین	اے بابا اُٹھ گیا اب ہائے میری دلکا چین
شہید میرا ہوا کربلا مین بدر حنین		جو لوندین مینہ کی سہ سکتا تہا نہ تن پہ حسین
سو میری پیاری نے کیا کیا ستم اٹھائے ہین		ہزار و نہ صد و پنجاہ زخم کھائے ہین
کسی پدر کو نہ خالق اکبر دکھائے مرگ پسر		ہے سبکی موت سے داغ پسر زیادہ تر
علی الخصوص ہو جسکا بیٹا شبیہ پیغمبرؐ	بین	حسینؑ کہتے تھے اکبر کی لاش کے اوپر

تمہارے داغ نے بابا کا دل کباب کیا

عابد کو دوا اور نہ غذا دیتے ہین	ہائے •	سوتا ہے تو زنجیر ہلا دیتے ہین
سادات کو قید اس مہینے مین کیا		قیدی کو محرم مین چھڑا دیتے ہین
کوئی نہ کسیکا بعدِ مردن ہوگا	ہائے •	اعمال رفیق گورستان ہوگا
گر دل مین ہے آفتابِ داغ شبیرؑ		ہر شب کو لحد مین روز روشن ہوگا
لکھا ہے کہ اکثر نبی فخر عرب	ہائے •	شبیرؑ کے لب چوستے تھے مثل رطب
آغاز تو یہ دیکھیو انجام حسینؑ	ہائے •	ظالم نے چھری سے آہ کھودی وہ لب

احسان ہین گر بزم عزا مین آئے	بیت	آئے تو پناہ مصطفےٰ مین آئے
گرمی ہی کے دن تھے کہ تمہاری خاطر	بیت	شبیر وطن سے کربلا مین آئے
جاروب کش نجف ہین پر سی جبرئیل	بیت	ملتے ہین جبین علیؑ کے در سی جبرئیل
افلاک پہ تو جاتے ہین بال و پر سے	بیت	پر سوئے نجف جاتے ہین بے پر جبرئیل
کیا پیاس مین تھی محو عبادت شبیرؑ	بیت	سینہ پہ عدو تھا اور گلے پر شمشیر
نکلا نہ لہو خشک تھا یہ حلق حسینؑ	بیت	جاری تھی مگر خون کے بدلے تکبیر
احمد نے کہا علیؑ سے ہر جا تم تھے	بیت	معراج مین تا عرش معلے تم تھے
عرش ایک طرف پردہ اسرار سی بھی	بیت	یون آتی تھی آواز کہ گویا تم تھے
مقتل مین جو قید ہو کے آئی زینب	بیت	چلائی یہ کھلکے ہائے بھائی زینب
راوی نے لکھا ہے پشت اشتر سی وہان	بیت	نو بار گری فلک ستائی زینب
یہ دن وہ ہین کہ حسین آج کل سفر مین ہے	مس	جناب فاطمہ کے درد نو جگر مین ہے
سوار ناقون پہ عترت بھی رہگذر مین ہے	مس	اوداس فاطمہ صغرا اکیلی گھر مین ہے
عزیز روو کہ موسم عزا کا آ پہونچا		حسینؑ متصل دشت کربلا آ پہونچا
مومنو یہ مقام زاری ہے	بیت	روؤ یہ وقت اشکباری ہے
فاطمہ آچکین ہین مجلس مین	بیت	اب کہو کسکی انتظاری ہے
ظالم نے علیؑ کے دلربا کو مارا	بیت	کس ظلم سے شاہ کربلا کو مارا
کہتے ہین غزالان حرم خاک اوڑا کر	بیت	ہے ہے خلف شیر خدا کو مارا
زینبؑ نے کہا بھائی سی مین چھوٹ گئی	بیت	پردیس مین تقدیر مجھے لوٹ گئی
فرزندون کے مرنے کا نہ غم تھا مجھکو	بیت	پر بھائی کے مرنے سی کمر ٹوٹ گئی
ہم سب پہ ہے احسان ابا عبداللہ	بیت	سو جان سے قربان ابا عبداللہ
کرتے ہین گنہ اسپہ ہے امید نجات	بیت	ہے ہاتھ مین دامان ابا عبداللہ

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا — بھیا اصغر کا ہمنے لاشا دیکھا
زندان میں پھنسی اور طمانچے کہائی — اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا
ہائے ہائے

عابد نے کہا کہ سر اوتاری جامین — فردوس کو مصطفےٰ کے پیاری جامین
افسوس کہ جیتی رہیں ہم دنیا مین — اٹھارہ بنی فاطمہ مارے جامین
ہائے ہائے

ساقی شراب حوض کوثر حیدر — حامی حیدر شفیع محشر حیدر
پوچھے جو کوئی کون ہے آقا تیرا — مین قبر سے چلاؤن کہ حیدر حیدر
ہائے ہائے

عابد کہتے تھے غم سناؤن کسکو — بابا بن کمک بلاؤن کسکو
کس سے کرون شکوہ برہنہ پائی — گھٹے زنجیر کے دکھاؤن کسکو
ہائے ہائے

کی عرض یہ حر نے ہم جو بیدم ہونگے — یا سبط نبی تمکو بڑے غم ہونگے
پھر پوچھا کہ محشر مین کہان ہونگا مین — شبیرؑ نے فرمایا جہان ہم ہونگے
ہائے ہائے

کفار نے کربلا مین کیا ظلم کیا — سادات کا بیگناہ سر کاٹ لیا
مارے گئے آہ بھوکے پیاسے شبیرؑ — زینبؑ کو کسی نے آکے پرسا ندیا
ہائے ہائے

زخمی جو بہت فاطمہؑ کا لال ہوا — یہ خون بہا جامۂ تن لال ہوا
آئی صدف و سنگ سے باہم یہ صدا — آگے تہا گہر حسینؑ اب لعل ہوا
ہائے ہائے

دل کعبہ ہے اسمین ہے مقام حیدر — بہولون گا نہ مین قبر مین نام حیدر
آ اسمین نکیرین کرینگے تکرار — پرسش نکرو یہ ہے غلام حیدر
ہائے ہائے

معراج سے پہر کر جو سواری آئی — حیدر کی ملاقات کی باری آئی
پوچھا جو نبی سے طرز ارشاد خدا — فرمایا کہ آواز تمہاری آئی
ہائے ہائے

صغرا کو عجب رنج تہا دوری پدر مین — اعضا شکنی گاہ کبھی درد جگر مین
دربر تہا اسے چین نہ آرام تہا گہر مین — کہتی تہی یہی اشک کو بہر دیدۂ تر مین
جانم بلب آمد زغم درد جدائی — بیزارم ازین زندگی ای مرگ کجائی
ہائے ہائے ہائے

شبیر پہ کیا ظلم کی تہی طغیانی	پیاسا ہی تڑپتا تہا نبی کا جانی
خنجر سے گلے کی جو نجون کٹتی ہتین رگین	ہر رگ سی صدا آتی ہتی پانی پانی
بانو کہتی ہتی میری جانی نہ ملے	بہتیری ہی خاک مین نی چہانی نہ ملے
کیون روٹھہ گیا مین مجہسے اکبر و اصغر	مان باپ کے جیتے جی جو پانی نہ ملے
بانو کے لئے رنج و الم قوت ہوا	بیٹون کو میسّر جو نہ تابوت ہوا
ڈوبے جو فرات خون مین اکبر اصغر	یہ لعل ہوا اور وہ یاقوت ہوا

ظہور امور عجیبہ اور آنا شیر کا لاشہائی مطہر پر

حکی عن رجلٍ قال کنتُ زارعاً علی نہرِ علقمۃَ بعدَ ارتحالِ عسکرِ بنی امیۃَ لعنہ
ایک مرد قبیلہ بنی اسد سی تہا وہ نقل کرتا ہی کہ جب لشکر عمر سعد بد اختر بعد قتل فرزند
خیر البشر بجانب کوفہ کوچ کر گیا مین کناری نہر علقمہ کے زراعت کرتا تہا
رأیتُ عجائبَ لا اقدرُ احکی الّا من بعضِہا اسدن مین نے عجائب بہت لاشہائے شہدا سے
اس صحرا مین مشاہدہ کئی اور میری زبان کو یارا نہین ہے کہ سب اُن عجائبات
کو بیان کرسکے بعض انہین سے بیان کرتا ہون منہا انہٗ اذا ھبّتِ الریاحُ تمرُّ علی
نفحاتٍ کنفحاتِ المسکِ والعنبرِ کہتا ہی ایک اُن عجائبات مین سی
یہ کہ جب اُس صحرا مین اُن اجسام مطہر پر ہوا چلتی تہی ایک بوئی خوش زیادہ تر خوشبو
مشک و عنبر سے میری دماغ مین آتی تہی ولقد اریٰ نجوماً تنزلُ من السماءِ الی
الارضِ وترقیٰ من الارضِ الی السماءِ اور جب رات ہوتی پیوستہ مین دیکہتا
تہا کہ ستاری آسمان سے زمین پر متصل لاش مطہر جناب امام حسینؑ علیہ السلام کی
نازل ہوتے اور پہر زمین سے آسمان پر صعود کرتے وانا منفردٌ مع عیالِہ ولا
ی احدٌ اسألہُ عن ذٰلک اور مین مع اپنی اہل و عیال تنہا اُس صحرا مین رہتا تہا

اور کوئی شخص مجھے اسجگہہ نظر نہ آتا تہا کہ حقیقت حال اس سے استفسار کرون
وَعِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ يُقْبِلُ اَسَدٌ مِّنَ الْقِبْلَةِ فَاَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنْزِلِيْ اور وقت غروب
آفتاب مین دیکہتا تہا کہ ایک شیر قبلہ کیجانب سے پیدا ہوتا اور کشتون کے لاشون مین
آکر داخل ہوتا تہا پس مین دہشت سے اُس شیر کی اپنے گھر کی راہ لیتا کہ مبادا
مجھے ہلاک کرے فَاِذَا اَصْبَحَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ ذَهَبْتُ مِنْ مَنْزِلِيْ فَاَرَاهُ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ ذَاهِبًا اور جب صبح ہوتی اور آفتاب طلوع ہوتا مین
گہر سے نکل کر دیکہتا تہا کہ پہر وہ شیر جدہر سے آتا تہا اُسیطرف کی راہ لیتا فَقُلْتُ
فِيْ نَفْسِيْ هٰؤُلَاءِ خَوَارِجُ قَدْ خَرَجُوْا عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ
فَاَمَرَ بِقَتْلِهِمْ اُسوقت مین اپنے دلمین کہتا کہ آدمی مجھسے کہتے تہے کہ
یہ خوارج تہے عبید اللہ بن زیاد پر خروج کیا تہا اسلئے اُسنے حکم اُن کے قتل پر کیا
وَاَرٰى مِنْهُمْ مَا لَمْ اَرَهُ مِنْ سَائِرِ الْقَتْلٰى سبحان اللہ یہ کیسے خوارج ہین کہ مین اُنسے
ایسے امور عجیب و غریب اُنکی لاشون سے دیکہتا ہون کوئی ایسا شہید نہوگا کہ ایسے عجائبات
اُسکی لاش سے ظاہر ہون فَوَاللّٰهِ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَا بُدَّ مِنَ الْمُسَاهَرَةِ وَلَابُدَّ
هٰذَا الْاَسَدُ يَاْكُلُ مِنْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اپنے دلمین مین نے عہد کیا اور قسم کہائی کہ آج کی شب مین
جاگتا رہون اور دیکہون کہ یہ شیر گوشت ان لاشون کا کہاتا ہے یا نہین فَلَمَّا
صَارَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاِذَا بِهٖ قَدْ اَقْبَلَ فَحَقَّقْتُهُ وَاِذَا تَعَلَّقْتُ مِنْهُ جب روز آخر
ہوا بدستور وقت غروب آفتاب وہ شیر قبلہ کی طرف سے نمودار ہوا مین اسے دیکہہ کر
نہایت ڈرا اور تمام اعضا مین میرے رعشہ پڑگیا وَخَطَرَ بِبَالِيْ اِنْ كَانَ مُرَادُهُ لُحُوْمَ
بَنِيْ اٰدَمَ فَهُوَ يَقْصُدُنِيْ وَاِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ مُتَفَكِّرٌ وَهُوَ يَتَخَطَّى
الْقَتْلٰى اور اُسوقت میرے دل مین خیال گذرا
اگر یہ شیر گوشت ان لاشونکا کہانے آتا ہے مبادا ایسا نہو کہ نظر اُسکی مجہپر پڑے

اور مجھے ہلاک کرے مین اسی اندلیشہ مین تہا ناگاہ دیکہا مین نے کہ وہ شیر قتلگاہ
مین داخل ہوا اور لاش حضرت امام حسینؑ کی تلاش مین ہر ایک شہید کی لاش کو
سونگہتا تہا حتّٰی وقف علیٰ جسدٍ کانّہ الشمس اذا طلعت یکایک وہ شیر ایک لاش کے
سرہانے جاکر کہڑا ہوا کہ نور مانند آفتاب درخشان کے تابان تہا اُس لاش کو اُسنے
بغل مین لیا اور مُنہ اپنا اُسپر ملتا تہا فقلتُ واللّٰہِ ما ھذا الّا اعجوبۃٌ وابصرہٗ
حتّٰی اعتکر الظّلامُ مشاہدہ اُس حال سے مین کمال متحیر ہوا اور
مین نے اپنے دل مین کہا کہ اسطرح کے امور عجیب و غریب لاشہای اموات سے
ظاہر ہونا خالی از اسرار نہین ہے اور مین اُس شیر کی جانب دیکہتا تہا یہانتک کہ
اندہیرا ہوا اور تاریکی شب تمام اُس دشت خطرناک مین جاری ہوئی واذا بشموعٍ
معلّقۃٍ وملأت الارض یکایک دیکہا مین نے کہ بہت سی شمع اور
مشعلین اُس دشت مین روشن ہوئین اور وہ شب تاریک کثرت روشنی سی زیادہ
دن سے روشن ہوئی واذا ببکاءٍ ونحیبٍ ولطمٍ وقصدتُ تلک الاصواتِ
فاذا ھی تحت الارض اور یکایک آواز شیون و نوحہ اور طمانچے منہ پر مارنے کی تمام
اُس صحرا مین بلند ہوئی جب مین نے کان رکہکر سُنا گویا وہ آواز زمین کے
نیچے سے آتی تہی ففھمتُ من ناعٍ منھم واحسیناہُ واقرّۃ عیناہُ فاقشعرّ جلدی
اور اُن رونے والون مین سے ایک آواز واحسیناہ واقرۃ عیناہ کی آتی تہی مین
دہشت سی اُس آواز کے کانپنے لگا فقربتُ من الباکی واقسمتُ علیہ باللّٰہ ورسولہٖ
من تکون فقالت انا النّاءُ من الجنّ آخر الامر باہزار ترس و بیم مین اُس آواز کے قریب گیا اور اُسکو
قسم خدا اور رسول کی دی مین نے اور پوچہا کہ تم کون ہو اور سبب تمہارے رونے کا
کیا ہے اُسنے کہا ہم عورتین جن کی ہین فقلتُ ما شأنکنّ فقلن فی کلّ لیلۃٍ الی الصّباح
نعزّی الزّھراء علی الحسینِ الذّبیحِ العطشانِ بار دیگر مین نے اُس سی پوچہا

کہ سوائے اسکام کی اور بھی کچھہ کام کرتی ہو اُسنے جواب دیا کہ ہر شب شام سی صبح تک خدای عزوجل نے ہمین اس کام پر معین کیا ہی کہ ہم حسینؑ شہید تشنہ لب کی لاش پر نوحہ وزاری کیا کرین فَقُلْتُ هٰذَا الْحُسَیْنُ عِنْدَہُ الْاَسَدُ قُلْتُ نَعَمْ اَتَعْرِفُ هٰذَا الْاَسَدُ قُلْتُ لَا پہر مین نے اُنسے پوچھا یہی حسینؑ ہی کہ جسکی لاش کے سرہانے شیر بیٹھا ہی اُسنے کہا ہان یہی حسینؑ ہی آیا تو اس شیر کو بھی پہچانتا ہی مین نے کہا نہین فَقُلْنَ هٰذَا اَبُوْہُ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبْ اُسنے کہا کہ یہ شیر خدا علی ابن ابیطالب باپ ہی اس مظلوم کا فَرَجَعْتُ وَدُمُوْعِیْ تَجْرِیْ عَلٰی خَدِّیْ وَلَطَمْتُ بمجرد سننے اس کلام کی آنسو میری آنکھون سے روان ہوئے اور طمانچے اپنے مُنہہ پر مین نے مارے اور بعد تہوڑی دیر کے مین نے اپنے گھر کیطرف قصد کیا۔

رباعی

تاحشر ہی شبیرؑ کا ماتم باقی	ایضاً	پرزیست کا عرصہ ہے بہت کم باقی
بخشا تو گناہ سال بھر کے اپنے		دو دن ہی رہا اور محرم باقی
جناب فاطمہ کرتی ہین اسطرح ارشاد	ایضاً	یہ میرے لعل کو روتی ہین حق کہی ادا نہین
انہین نہ بہولون گی جن جنکو ہی حسینؑ کی یاد		کرونگی حشر کے دن ایک ایک کی امداد
حسینؑ مجکو ہی پیارا یہ اسکو پیاری ہین		وہ آفتاب ہے میرا تو یہ ستارے ہین
موجود ہی مجلس عزا مین زہراؑ	ایضاً	مشغول ہی گریہ و بکا مین زہراؑ
مُنہ پر نقاب اشک آنکھون پہ ہین خوب		منہ ڈھنکے ہی مجلس عزا مین زہراؑ
جب دار فنا مین جان کہونا ہوگا	ایضاً	میت پہ عجب طرح کا رونا ہوگا
عادت نہین منہ ڈہانپ کے سونیکی ہمین		کیا ہوئے گا جب قبر مین سونا ہوگا
جب شمر کا چرخ چڑھ کے آیا خنجر	ایضاً	خوش ہو کے وہ معرکہ مین لایا خنجر
تہین سامنے زینبؑ اُسی دکہلا دکھلا		شبیرؑ کی گردن پہ چلایا خنجر
شبیرؑ کے غم مین جسکو رقت ہوگی	ایضاً	حاصل اسسے بعد مرگ راحت ہوگی

جینے کا بھروسا نہیں رو لو رو لو	جب مُند گئی آنکھہ پھر نہ فرصت ہوگی

اور رونے کو یہ فقرہ کافی ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے ہمارا حال بنی امیہ کے جور و ظلم سے یہ ہوا کہ وطن مالوف سے تو دور ہوئے اور شہر بشہر باحال پریشان باغل و زنجیرہا مثل اسیر ترک و روم پھرائے گئے بلکہ اس سے زیادہ ظلم کیا اور ہم جسکی پناہ لیجاتے تھے کوئی ہمیں پناہ نہ دیتا تہا اور ہماری بات نہ پوچھتا تھا گویا اولاد کفار سے تصور کرتے تھے نہ اولاد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور سب سے زیادہ ہمپر یہ مصیبت تہی کہ ہمارے رونے کی مانع و مزاحم ہوتے تہے اور ہمکو رونے ندیتے تہے فَوَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ النَّبِیَّ اَوْصیٰ اِلَیْھِمْ فِیْ قِتَالِنَا لَمَا زَادُوا عَلیٰ مَا تَعَلَّوا بِنَا بخدا سوگند کہ اگر جد ہمارے رسول خدا اس قوم جفا کار کو وصیت فرماتے ہمارے قتل و ظلم پر جو انہوں نے ہمسے کیا اس سے زیادہ نکرتی فَاَیَّۃُ عَیْنٍ یَحْبِسُ دَمْعَھَا وَاَیُّ قَلْبٍ لَا یَتَصَدَّعُ لِقَتْلِہٖ وَلَا یَحْزَنُ لِاَلَمِہٖ پس وہ کونسی آنکھہ ہے جس سے اس غم جگر سوز میں آنسو نہ جاری ہوں اور کونسا دل ہے کہ نہ پہٹ جائے اس الم سے اور نہ محزون ہو اس مصیبت و محن سے فَلَقَدْ بَکَتِ السَّبْعُ الشِّدَادُ لِقَتْلِہٖ وَالسَّبْعُ الطِّبَاقُ لِفَقْدِہٖ تحقیق کہ گریاں ہوئے واسطے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتوں آسمان و ساتوں زمین ھٰذَا کَلَامُ اِمَامِنَا فَاسْمَعُوا بِاُذُنِ الْقَلْبِ وَابْکُوا عَلَیْہِ مَادَامُوا فِی الْحَیَاتِ ای برادران ایمانی یہ کلام جگر سوز حضرت امام زین العابدین کا ہے پس بگوش دل سنو مصائب امام غریب اور گریہ و زاری کرو جب تک کہ تم دنیا میں رہو اسواسطے کہ وہ جناب جبتک کہ اس دار فنا میں حیات رہے اپنے پدر بزرگوار امام حسین پر رویا کئے

رباعی

عابد غم شبیر میں ہر دم روئے	فرزند نبی کا کرکے ماتم روئے
لیکن دم نزع ہاتھہ ملکر یہ کہا	روئے بابا کو پر بہت کم روئے

فضائل اہلبیتؑ فی الحدیث اِنَّ اٰدمَ بَکیٰ ثلٰثمائَۃِ سَنَۃٍ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرقت بہشت سے دنرات رویا کرتے تھے یہانتک کہ تین سو ۳۰۰ برس اسی حال سے گذرے اُسوقت الہام ہوا کہ اے آدم اگر تو واسطے محمدؐ وآل محمدؐ کے دیوے تو ہم توبہ تیری قبول کرین فقال اٰدمُ اِلٰہی بحقِ محمدٍ وَاٰلِہٖ فاقبَل توبَتِی فقبلَ اللہُ توبتَہٗ پس حضرت آدم نے مناجات کی کہ بار آلہا واسطے محمدؐ وآل محمدؐ کے توبہ میری قبول کر اُسوقت جناب احدیت نے توبہ قبول کی پھر حضرت آدم اسم اطہر پنجتن پاک کی مداومت کیا کرتے تھے فلما ذکرَ الحسینَ سَالَت دُموعُہٗ عَلَیہِ السَّلَامُ وَانخشعَ قلبُہٗ لیکن جب نام امام حسین علیہ السلام لیتے تو دل حضرت کا ٹکڑے ٹکڑے ہوتا اور بے اختیار آنسو آنکھوں سے جاری ہوتے فقال یا اَخی جبرئیلُ ما سببُ ذٰلِکَ پس حضرت آدمؑ نے جبرئیل سے پوچھا اے اخی جبرئیل کیا سبب ہے کہ جسوقت کہ مین نام حسینؑ لیتا ہون تو دل میرا ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے اور آنسو میری آنکھون سے جاری ہوتے ہین قال جبرئیلُ وَلَدُکَ ھٰذِہٖ یُصابُ بمصیبۃٍ تَصغُرُ عِندَھا المصائبُ یہ سُنکر حضرت جبرئیل نے کہا اے آدم فرزند تیرے حسین علیہ السلام پر ایسی مصیبتین پڑین گی کہ اور سب مصیبتین فراموش ہوجائینگی فقال یَا اَخی وَمَا ھِیَ قال یُقتَلُ عطشانًا غریبًا وحیدًا فریدًا لیس لَہٗ مُعین پس حضرت آدم نے فرمایا کہ اے جبرئیل وہ کیا مصیبتین ہین جو میرے فرزند حسینؑ پر گذرینگی جبرئیل نے کہا اے آدم کیا بیان کرون فرزند تیرا حسینؑ پیارا نازون کا پالا دلبند نبی کا لاڈلا علیؑ کا تنہا قتل کیا جائیگا اس حال مین عزیز و انصار اُسکے سب قتل کئے ہونگے وھو یقولُ واعطشاہُ واقلّۃَ ناصراہُ فلم یُجبہٗ احدٌ فیذبح کذبحِ الشاۃِ مِن قفاہُ اُس حال مین فریاد و استغاثہ کریگا کہ افسوس مین پیاسا

قتل ہوتاہون کوئی اُسکی فریاد نہ سُنیگا بلکہ چارون طرف سے اُسپر تیرو نیزے اور تلوارین لگائینگے آخر وہ مجروح ہوکر صدر زین سے زمین پر گرپڑیگا اُسوقت ذبح کرین گے اُسے مانند گوسفند کے پسِ گردن سے وَیُذْهَبُ رَحْلُهٗ اَعْدَآءُهٗ وَتُشْهَرُ رَأْسُهٗ وَرُؤُوْسُ الْفِتْيَةِ فِى الْبُلْدَانِ وَمَعَهُمُ النِّسْوَانُ پہر خیمے اُسکے جلادین گے اور تمام اسباب اُسکا لوٹ لیوین گے یہانتک کہ چادرین عورات کی سرون پر نہ چھوڑین گے اور سر اُسکا نوک نیزے پر سوار کرین گے مع سرہائے شہدا شہر بشہر باحال پریشان پہرائینگے اور اہلبیت عصمت ہمراہ اُن سرون کے ہووین گے فَبَكٰى اٰدَمُ وَجِبْرَئِيْلُ بُكَاءَ الثَّكْلٰى اُسوقت حضرت آدم اور جبرئیل اس درد واندوہ سے روئے جیساکہ مان اپنے بچے کے مرنے مین روتی ہے

احوال جناب امام حسینؑ جدا شدن از مدینہ طیبہ

شعبان وماہ رمضان وماہ شوال مین پڑہتے ہین اَيُّهَا الْغَافِلُ عَنِ الْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ لَمْ تَكْتَثِرْ وَلَمْ تَأْنَسْ بِالدُّنْيَا الْفَانِيَةِ اے غافل مرگ وفنا خوش نہو مساعدت دنیا سے اور اُس سے مانوس نہو عنقریب ہے کہ وہ تجہسے ایسی بیوفائی کرے کہ ہمیشہ تجہے حسرت وندامت رہے اب کہان ہین وہ لوگ کہ جنہون نے عمارات وسیع بنائی تہین اور درخت لگائے تہے کیونکہ وہ عمارات عالیشان چہوڑکر بے اختیار تن تنہا بے مونس ویار خانہ تنگ وتار مین ساکن ہوئی کہ بجز حسرت ووحشتِ مکان کوئی انکا ہمدم نہین

رباعی

دردا کہ شہید کربلا راکشتند چون از وطنِ خویش جدا کردندش	آن مورد آفت و بلا راکشتند کشتند غریب مبتلا راکشتند

چنانچہ امام حسینؑ اِن دنون مین وطن مالوف سے جدا ہوکر واسطے وداع مکہ معظمہ کے آئے تہے اور اِن دنون مین مکہ معظمہ مین تشریف رکہتے تہے اور

فرقت روضہ جد نامدار و مرقد منور جناب زہرا اور حسن مجتبیٰ سے زار زار روتے تہے اور
سوا اُسکے یہ وہی ہہینا ہے کہ موافق بعض اخبار کہ جسمین ایک طرف فاطمہ صغرا اور
ایک طرف ام البنین مادر عباس علمدار مدینہ مین فرقت امام نامدار اور عباس علمدار مین
روتے تہین اور ایکطرف جناب امام حسینؑ اور زینب کبرا اور ام کلثومؑ و سکینہ تمام
اہلبیتؑ رسالت مکہ مین روتے تہے اور جون جون ماہ محرم قریب ہوتا تہا زیادہ غم
والم دختران فاطمہ زہرا پر ہوتا تہا قَالَ اِذَا اَرَادَ الْحُسَیْنُ اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ قَالَتْ
اُمُّ سَلَمَۃَ مِنْ مَعَکَ چنانچہ راوی کہتا ہے جب امام حسینؑ نے ارادہ کیا
کہ مدینہ سے روانہ ہون تو ام سلمہ بہت روئین اور پوچہنے لگین کہ اے حسین کون
کون تمہارے ہمراہ جائیگا اُسوقت حضرت نے ہر ایک کی طرف اشارہ فرمایا
اِلَّا ھٰذِہِ الْجَارِیَۃَ تُسَمّٰی فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی فَاَوْدَعْتُ بِکِ مگر یہ لڑکی
فاطمہ صغرا کہ بیمار ہے تمکو سونپتا ہون تم اُسکی خاطرداری اور علاج سے غافل نہونا اسواسطے
کہ یہ مجھسے مانوس ہے اور مجھے بہت یاد کریگی عَلٰی اِنَّھَا تَشْبَہُ بِاُمِّیْ فَاطِمَۃَ
الزَّھْرَاءِ اور علاوہ اسکے یہ مشابہ میری مان فاطمہ زہرا کے ہے جب یہ ماجرا فاطمہ صغرا نے سُنا
تو کہنے لگین ای بابا جان تم مجکو اسواسطے چہوڑ جاتے ہو کہ بیماری میری زائل ہو جاوے
یہ بہت مشکل ہے بلکہ تمہاری مفارقت سے روز بروز مرض میرا زیادہ ہوجائیگا
ثُمَّ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ یَا بُنَیَّ یَا حُسَیْنُ لِمَ لَا تَتْرُکُ عَلِیًّا وَاُمَّہٗ پہر ام سلمہ کہنے لگین
کہ اے حسینؑ کیون علی اصغر کو اور اُسکی مان کو نہین چہوڑ جاتے ہو کہ وہ نہایت خورد سال
ہے اور سفر دور و دراز ہے فَقَالَ یَا اُمَّاہُ وَھٰذَا وَاللّٰہِ یُقْتَلُ ظَمْاٰنًا
یہ سُنکر حضرت امام حسینؑ بہت روئے اور فرمایا یا اماہ واللہ یہ لڑکا پیاسا قتل
کیا جائیگا کیون کہ مین اسکو یہان چہوڑ جاؤن قَالَ فَبَکَتْ اُمُّہٗ بُکَاءً شَدِیْدًا
حَتّٰی خَرَّتْ مَغْشِیَّۃً عَلَیْھَا وَلِذٰلِکَ الْیَوْمَ صَارَ اللَّبَنُ قَلِیْلًا

راوی کہتا ہے کہ یہ حال سُنکر ماں علی اصغر کی اسقدر روئین کہ غش کہا کر گر پڑین اور
ایسا غم و اندوہ ہوا کہ اُس دن سے دودہ دلخستہ کا کم ہوگیا پس ہر روز غم و الم زیادہ
ہونے لگا حَتّٰی وَصَلَ الْحُسَیْنُ اِلٰی کَرْبَلَاءِ فَاجْتَمَعَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثَمَانِیَۃُ اَلْفِ فَارِسٍ
وَعِشْرِیْنَ اَلْفَ رَاجِلٍ یہانتک کہ امام حسینؑ بعد طے منازل و مراحل وارد صحراے کربلا ہوے
راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر ابن زیاد بدنہاد کو پہنچی واسطے قتل اُن حضرت کے
آمادہ ہوکر لشکر بہیجنے لگا یہانتک کہ تہوڑے عرصہ مین چہہ لاکہہ سوار اور بیس ہزار پیدل
مجتمع ہوئے فقط دو لاکہہ انمین تیر انداز تہے۔ راوی کہتا ہے کہ بسبب کثرت فوج
شقاوت اثر سے زمین کربلا معلوم نہوتی تہی اور گہوڑون کے سمون کی آواز
سے میدان گونجتا تہا اور خانہ اہلبیتؑ رسالت مین کہرام تہا ننہے ننہے بچے گہبرا کر
روتے تہے پہر اُس لشکر جفاکار نے چارون طرف سے سپاہ قلیل امام جلیل کو گہیر لیا
اور بالکل راستہ دریائے فرات کا بند کر دیا فَاضْطَرَبَتِ النِّسَاءُ حَتّٰی جَفَّ اللَّبَنُ کُلُّہٗ
لِاُمِّ الرَّضِیْعِ اُسوقت اہلبیتؑ اطہار مضطرب و بیقرار ہوے
اور خوف و دہشت سے کانپنی لگی یہانتک کہ خیمہ عصمت امام حسینؑ مین صداے العطش
ہونے لگی اور دودہ علی اصغر کی ماں کا بالکل خشک ہوگیا حال بچونکا تباہ ہونے لگا
فَرَاَیْتُ اَنَّ اَکْثَرَ الصِّبْیَانِ یَاْتُوْنَ اِلٰی بَابِ الْخِیَامِ وَیَقُوْلُوْنَ الْعَطَشُ ثُمَّ
یَدْخُلُوْنَ فِیْہِ راوی کہتا ہے کہ دیکہا مین نے کہ اکثر لڑکے خیمہ کے دروازی پر
آتے تہے اور العطش العطش کہتے تہے اور کثرت فوج دیکہہ کر پہر روتے ہوئے خیمہ
مین چلے جاتے تہے وَالْحُسَیْنُ جَالِسٌ اَمَامَ الْخَیْمَۃِ اور امام حسینؑ در خیمہ پر غمگین و ملول
بیٹہے تہے وَمَعَہٗ ثَمَانِیَۃٌ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِبَیْتِہٖ وَخَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْ
اَصْحَابِہٖ اور اسوقت جناب امام حسینؑ کے ہمراہ اٹہائیس جوان عزیز و اقربا سے
صغیر و کبیر اہلبیتؑ اطہار سے تہے اور پچاس شخص اصحاب و انصار باوفا تہے پس عاشور کے

روز سپاہ کوفہ و شام بارادہ قتل امام مظلوم مسلح ہو کر گہوڑون پر سوار ہوی میدان
مین دوڑانے لگے فَاسْوَدَّ الْاُفُقُ مِنَ الْغُبَارِ وَصَبَرَ الْحُسَیْنُ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی
نِصْفُ النَّہَارِ پس گردسی کثرت سوارون کی تمام آسمان تیرہ وتار ہو گیا
اور حضرت امام حسینؑ بافوج قلیل صابر و شاکر خاموش تہے یہان تک دوپہر ہوئی
اور جو کوئی لشکر عمر سعد لعین مین پیاسا ہوتا تہا وہ بے تامل دریائے فرات
پر جاکے سیراب ہوتا تہا اور عزیز و انصار حضرت امام حسینؑ کے ایک قطرہ پانی
کو محتاج تہے اور شدت تشنگی سے بیحال تہے آخر کار لڑائی شروع ہو گئی اور
عزیز و انصار بہوکے پیاسے قتل ہونے لگے باوجود تشنہ لبی کے ہر ایک جوان
وفادار صدہا جفا کارون کو واصل جہنم کرتا تہا راوی کہتا ہے کہ اُسوقت امام انام
دروازہ پر خیمہ کے کہڑے تہے اور انکو دیکہکر روتے تہے اور شدت تشنگی سی حضرت کا
حال یہ پہونچا تہا کہ ہونٹہ خشک ہو گئی تہے اور مکرر زبان مبارک ہونٹوں پر پہیرتے
تہے اور کلمہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ زبان معجز بیان پر جاری تہا اور جو شخص
شہید ہوتا تہا اُسکی لاش خیمہ مین اٹہا لاتے تہے وَیَضَعُ قَتْلَاہُ بَعْضُہُمْ عَلٰی
بَعْضٍ اور ایک لاش دوسری لاش پر رکہتے تہے مبادا قوم اشقیا
گہوڑے نہ دوڑادین کہ جسم انکا سم اسپان سی چور ہووے افسوس لاش قاسم پر
اُسوقت پہنچے کہ قوم اشقیا نے جسم نازنین اُسکا پامال سم اسپان کر دیا تہا پس
بے اختیار آہ سرد دل پر درد سی کہینچی اور اس درد سے روے کہ عورات خیمہ سی باہر نکل آئین
قَالَ فَرَاَیْتُ مِنْہُنَّ جَارِیَةً حَاسِرَةَ الرَّاْسِ نَاشِرَاتِ الشَّعْرِ تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ
یَابْنَ اُمِّیْ قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ فَبَاءَتْ وَاَنْکَبَّتْ
عَلَیْہِ راوی کہتا ہی دیکہا مین نے ان بیبیون
مین سی ایک لڑکی سر دپا برہنہ روتی ہوئی چلی آتی تہی اور یون بین جگر خراش کرتی

تھی افسوس اے ماجائے میرے تو قتل ہوا خدا قتل کرے اُن لوگون کو جنھون
نے تجھے قتل کیا اور مجھے بے برادر کیا پس وہ لڑکی لاش قاسم پر گر پڑی جب مینے یہ حال یہ دیکھا
تو آنسو میری آنکھون سے جاری ہوئے پھر جناب امام حسینؑ پردگیان عصمت کو دلاسا
دیکر خیمہ مین لیگئے تو وہ لڑکی لاش قاسم سے جدا نہوتی تھی اور خون لے لیکر منہ پر ملتی تھی
اور روتی جاتے تھے تا اینکہ وہ جناب قاسم کی لاش خیمہ مین لیگئے اور اُس سے زیادہ مقام رونیکا
یہ ہی لما قُتِلَ الحُسَینُ لَیسَ اَحَدٌ اَن یَحمِلَ جَسَدَہٗ جسوقت حضرت امام حسینؑ
شہید ہوئے تو کوئی لاش انور کا اٹھانے والا باقی نرہا تھا فاطمہ صغرا کہتی ہین کہ مین خیمہ کے
دروازہ پر حیران کھڑی ہوئی دیکھتی تھی اپنے باپ امام حسینؑ شہید اور اُسکے عزیز و انصار
کیطرف کہ سر کٹے ہوئے تھے مانند گوسفندان قربانی خاک و خون مین غلطان پڑے ہین اور
اعدائے دین اونکے جسمون پر گھوڑے دوڑاتے ہین اور کچھہ پاس و ادب جناب رسولخدا کا
نہین کرتے ہین **فضائل جناب فاطمہ زہرؑا** روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام
غنیمت سے ایک گردن بند لائے تھے وہ ایک دن گردن مین جناب فاطمہ علیہا السلام
کے تھا پس جناب رسولخداؐ صلے اللہ علیہ و آلہ نے دیکھا فرمایا کہ اے فاطمہ لوگ تجھے فریب دینگے
کہ دختر محمدؐ لباس جابرون کے پہنتی ہے جناب سیدہ نے وہ گردن بند کھول کے بیچا اور بردہ خرید کے
راہ خدا مین آزاد کیا حضرت یہ دیکھہ کے خوش ہوئے **مہمان جانا جناب زہراؑ کا**
روایت ہے کہ ایک جماعت یہود کی گھر شادی درپیش ہوئی جناب رسولخداؐ کی خدمت مین
آکے عرض کی کہ ہم حق ہمسایہ گی کا آپ سے رکھتے ہین ہمارے گھر شادی درپیش ہے التماس
یہ ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کو بھی اجازت دیجیے کہ رونق افروز ہووین کہ موجب عزت
و بزرگی ہماری کا ہو ہر چند انھون نے اس باب مین بہت سا مبالغہ کیا حضرت نے فرمایا
وہ اختیار و حکم مین علیؑ کے ہے پھر انہون نے التماس کیا کہ آپ ہی جناب امیر علیہ السلام سے
شفاعت کیجیے کہ رخصت دیوین ایہا الناس غرض اُن یہودیون کی یہ تھی کہ جناب

سیدہ کے پاس لباس و زیور نہین ہی کہنہ جامہ پہن کر تشریف لاوینگی اور ہماری عورات
زیور و جامہ ہای فاخرہ پہنے ہونگی موجب ہتک و مذلت اُن معصومہ کی ہوگا پس اُسی
حال مین جبرئیل نازل ہوی اور جامہ ہای فاخرہ اور اقسام زیور ہا جناب سیدہ کیواسطے لائے
جسوقت اُس زیور و جامہ ہائے فاخرہ سی آراستہ ہوکر وہ معصومہ یہود کے گھر تشریف
لائین تو عورات یہود نے جب اِس حال سی جناب فاطمہ کو آراستہ دیکھا تو سب استقبال کو
خدمت مین دوڑین زمین پر گرین قدمہائی مبارک کے بوسے لئی اور بہت انمین سی بشرف
اسلام مشرف ہوئین **فضیلت حضرت زہرا** روایت ہی کہ ایک روز جناب
امیر علیہ السلام محتاج بقرض ہوی اور چادر جناب فاطمہ کی ایک یہودی کی پاس کہ زید اُسکا
نام تہا گرو رکھی وہ چادر ابریشیم کی تہی تہوڑی سی جو اُس سی قرض لئی پس وہ یہودی چادر کو
گھر لیگیا ایک حجرے مین رکھہ دی جب رات ہوئی تو زن یہود نے دیکھا کہ وہ حجرہ تمام
نور سی روشن ہی جب یہ حال دیکھا تو شوہر سے نقل کی یہ سنکے یہودی کو تعجب ہوا پھر اُس
حجرے مین آیا دیکھا کہ نور چادر اُس خورشید فلک عصمت کا ہی کہ مانند ماہ منیر کے گھر
روشن کیا ہی یہ دیکھکر یہودی کو تعجب زیادہ ہوا پھر زن و شوہر معہ آٹھہ شخص گھر کے
اُس شعاع نور کی برکت سے بنور ایمان منور ہوی - **حدیث دیگر آنا جناب
زہرا کا محشر مین اور فضیلت شیعان** ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ
جسوقت قیامت برپا ہوگی بیٹی میری حضرت فاطمہ آوینگی ناقہہای بہشت سی ایک
ناقہ پر سوار ہوکے جہول اُس ناقہ کی حریر ہائے بہشت سی لٹکتی ہوگی مہار اُسکی مروارید کی
پانون اُسکی زمرد سبز دُم اُسکی مشک ناب سی آنکہین اُسکی دو یاقوت سرخ ہونگی اور
اُس ناقہ کے قبہ نور سی بندہا ہوگا کہ عکس اندر کا اُسکے باہر نمایان ہوگا درمیان اُس کے
عفو پروردگار اور باہر اُسکے رحمت کریم غفار ہوگا اور ایک تاج جناب فاطمہ کے سر پر ہوگا

مسند پر اُنکی ستر رکن پر مشتمل ہونگی اور ہر رکن کو مرصع کیا ہوگا موتی و یاقوت سے نور اُسکا روشن ہوگا
مانند ستارون کے اور داہنی طرف ستر ہزار ملک ہونگی اور بائین طرف ستر ہزار اور جبرئیل مہار
اُس ناقہ کی لئے ہونگی اور باواز بلند کہیگا کہ ڈہانپ لو آنکہین اپنی تا کہ تشریف لیجاوے
جناب فاطمہ بیٹی پیغمبر خدا کی پس ہر ایک پیغمبر و رسول و صدیق و شہید آنکہین اپنی ڈہانپ
لینگے جب تک کہ وہ جناب صحرای محشر سے گذر جاوینگی جب پہنچ عرش آلہی کے آوینگی تو
اپنی تئین ناقہ سے نیچے گراوینگی اور کہینگی پروردگار سید میری حکم کر درمیان میرے اور
انکی کہ جنہون نے مجہپر ستم کیا اور میری فرزندون کو شہید کیا پس پروردگار کیجانب سے
ندا آویگی ای حبیبہ میری سوال کر تا عطا کرون پہر اُسوقت جناب سیدہ کہینگی پروردگارا
بخشدے میری ذریت کو اور شیعہ کو اور شیعہ میرے فرزندون کے اور محب میرے اور
محب میری فرزندون کے پہر خدا کیجانب سے ندا آویگی کہ کہان ہین فرزندان فاطمہ اور شیعہ
اور محب اسکی ذریت کی پس وہ آوینگی اور ملائکہ رحمت ہر طرف سے انکو گھیرے ہونگی پہر
جناب فاطمہ پیش رو انکی تشریف لیجاوینگی تا انکو داخل بہشت کرین۔ **حدیث دیگر**
روانہ ہونا سرہای شہدا و اہلبیت اطہار کا کوفہ مین کتب معتبرہ مین
مذکور ہے کہ جب اہل حرم کو اسیر کر کے اور سر شہیدون کے نیزون پر دہر کے ابن سعد
ملعون متوجہ کوفہ ہوا تو حضرت زینب جا تون نعش امام حسین علیہ السلام کیطرف خطاب
کر کے یہ مرثیہ پڑہنے لگین **مرثیہ حضرت زینب** اخی وَدِّعْ یتامی قد اُہِینُوا
وَقد اَضحَوا باَسر الا دَعیاءِ اے بہائی میرے وداع کر اپنے یتیمون کو کہ خواری اور
اہانت انہین پہنچی ہے اور صبح کی ہے انہون نے کہ اسیر بدست کفار ہونے مین
اَخی ہَل بَعدَ بُعدِکَ لِی مُحامٍ لقَدْ اَخَذَ الزَّمانِ بِکُم حِماءِ
اے بہائی میرے آیا بعد تیرے دور ہونیکے ہمسے ہماری واسطے حامی و مددگار کون ہوگا
بتحقیق کہ لیا ہے زمانے نے ہمسے بسبب تمہاری دور ہونیکے حمایت کرنے والا یعنی ای برادر مظلوم

حمایت کی لیے تو دنیا مین توہی تہا پس ہرگاہ تو ہماری درمیان سی اُٹہہ گیا تو ہمارا حمایت کرنیوالا
اب کون ہوگا اَخِیْ اَصْبَحْتَ رَهْنَ الطَّفِّ شِلْوًا عَلَيْكَ الدَّهْرُ مَشْقُوْقُ الرِّدَآءِ
ای بہائی میرے کام تیرا یہانتک پہنچا صبح کی تونے گرم ریتی پر زمین کربلا کے رہا تو لاشہ بااعضاے
پارہ پارہ تجہہ پر ایک زمانے نے گریبان اپنا چاک کیا ہی اَخِیْ هٰذِیْ سُكَيْنَةُ مِنْ جَنَابِكَ
تُجَرَّدُ بِالْمِتْهَانِ وَابْتِلَاءِ ای بہائی میرے یہ تیری سکینہ ہی کہ بخواری و محنت اسی
خیمون سی کہینچتے ہین طمانچے مارتے ہین کان زخمی کیا ہی کوئی فریادرس نہین ہی اور دشوار
ہی ہماری مان باپ پر کہ دیکہے ہمین اس صحراے زمین کربلا مین مانند کنیزون کے اسیر
پس جسوقت خبر ورود اہلحرم ابن زیاد بدنہاد کو پہنچی تو اُسنے کوفی مین منادی کی کہ سر
شہیدون کی اور قیدی عورتین جو آج داخل شہر ہوتی ہین اُنکی استقبال کو اہل کوفہ سے
جاوین اور شہر کو آراستہ کرین اور ہزار سوار ہتہیار بند کو حکم کیا کہ واسطے حفاظت سر دن کے
اور قیدیون کے جاوین کہ فتنہ و فساد برپا نہو پس لوگ جو شہر کے باہر تک استقبال کو آئی تہی
جب نظر پڑی اُنکی شہیدون کے سرون پر اور بندیان آل محمدؐ پر کہ شتران برہنہ پر سوار ہی
تو ہر ایک نے صداے فریاد و فغان بلند کی اور زار زار رونے لگے بلکہ اکثر اہل کوفی کا یہ حال
تہا کہ اطفال خردسال و یتیم پر رحم کہا کر نان خرما دینے لگے اور گریہ و زاری کرتے تہی حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو اے اہل کوفہ تم جوانِ شہیدون پر
روتے ہو پس قتل انہین کسنے کیا ہی حضرت زینب خاتون نے پکار کی کہا اے اہل کوفہ
وای اہل مکر و حیلہ بخدا کہ تمنے نفاق کی راہ سی بوعدہ دروغ میرے بہائی کو وطن سی آوارہ
کیا اور نامہ پر نامہ بمکر و دغا بہیج بہیج کر باعث ہلاک آل رسول ہوے اور بانی قتل فرزند بتول
ہوی بدترین عالم کو تمنے بہترین اولاد آدم پر مسلط کیا فرزند رسول خدا کی یاری نکی یہانتک کہ
سر مطہر اُسکا تیغ جفا سی کٹوا دیا اب بیفائدہ ہماری حال پر روتے ہو اے اہل کوفہ روز جزا
پیغمبرؐ خدا سے تمہین شرم نہ آئی اجر رسالت یہی تہا جو تمسے عمل مین آیا خدا حکم کرے درمیان

ہمارے اور تمہارے ایک ایک مرد پیر اہل کوفہ سے یہ کلام حضرت زینبؑ کا سُنکر بہت رویا
اور کہنے لگا ای دختر خاتون قیامت جو کچھہ فرماتی ہو سب سچ ہی بوڑہے تمہارے سب بوڑہون سے
بہتر اور جوان تمہارے سب جوانون سے بہتر اور عورتین تمہاری سب عورتون سے بہتر ہین واقعی
کہ یہ سانحہ اور یہ عمل جو کوفیون سے ہوا ہی تا قیامت موجب انکی بدنامی کا رہیگا۔ راوی کہتا ہے
کہ سر مبارک حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کا نیزہ پر سب سرون کے آگی آگے جیسے چاند سا
روشن تہا مانند ماہتاب کے درخشان تہا سر مبارک کی شعاع سے نظر بہر کر کوئی دیکھہ سکتا
تہا اور جو نظر بہر کر کوئی دیکھتا تہا بیہوش ہو جاتا تہا زید بن ارقم کہتا ہی کہ مین اپنے گھر کی کھڑکی
پر اسوقت بیٹہا تہا جسوقت سر اُس سرور کا بحکم ابن زیاد ملعون کوچہ و بازار کوفہ مین
پہراتے تہی جب برابر میرے دریچہ کے نیزہ دار پہونچا تو مین نی پہچانا کہ سر مطہر حضرت امام
حسینؑ ہی اور سُنا مینے کہ لبہای مبارک انکی جنبش مین ہین اور یہ آیہ قرآن تلاوت
فرماتے ہین اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا
اُسوقت اس سر پر نور سے خطاب کر کے مین نے کہا یا ابن رسول اللہ بخدا اسوگند
کہ حال تمہارا اصحاب کہف و رقیم کے حال سے عجیب تر ہے اور جناب امام زین العابدین کو
شتر برہنہ پر سوار کیا تہا اور دست و پا زنجیر گران بار سے مسلسل تہے اور گردن مین
ایک طوق آہنی پڑا تہا اور سر مبارک جناب امام حسینؑ کا نوک نیزہ پر آگے لیے جاتی تہے
اہلبیتؑ اطہار کو ہر چہار طرف سے گھیرے تہے اگر اہلبیتؑ مین سے کسیکا دل مغموم ہوتا یا
آنسو آنکہون سے مصیبت پر شہیدان کربلا کے جاری ہوتے تو نوک سنان مارتے تہی
رونے نہ دیتے تہے اور جسوقت سر مقدس سید الشہداؑ کو شہر کوفہ مین لیجاکر ایک درخت پر لٹکایا
تہا تو اُسوقت وہ جناب یہ آیہ تلاوت فرماتے تہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ
يَّنْقَلِبُوْنَ یعنی قریب ہے کہ معلوم کرین گے وہ لوگ کہ جنہون نے ظلم کیا ہی کہ بازگشت
انکی کہان ہوگی اور جسوقت سر مطہر امام شہر شام مین داخل ہوا تہا علی الاتصال لب

اُس مقبول ذوالجلال کے ہلتی تہی اور وہ فرزند رسولخدا یہ آیہ تلاوت فرماتا تہا قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی **بیان پرورش و مہربانی جناب امیرؑ درحق بیوہ**
و فرزندان یتیم او۔ روایت کی ہی کہ ایک دن راہ مین جناب امیرؑ نے ایک زن
مومنہ کو دیکہا کہ پانی کی مشک بہرے ہوئی بازو پر رکھی ہانپتی خستہ چلی جاتی تہی حضرت کو
رحم آیا پاس جاکر فرمایا کہ یہ مشک مجکو دی تو نہایت تہک گئی ہی مین پہنچادون وہ مومنہ
حضرت کا نام سُنا کرتی تہی صورت سی آگاہ نتہی نسمجھے کہ امیر المومنینؑ ہین مشک اپنی حضرت
کو دی جناب ولایت مآب نے اپنے دوش مبارک پر لی اور اُسکی منزل مقصود تک پہنچادی پھر
اُس امام نے پوچہا تو کون ہی تیری معاش کیونکر گذرتی ہی اُس مومنہ نے کہا میری شوہر کو
علی ابن ابیطالب نے جہاد پر بہیجا تہا سو وہ لڑائی مین مارا گیا کئی بچی اُسکے ننہے ننہے یتیم
میرے پاس ہین انکو بہر صورت پرورش کرتی ہون ہرچند قوت کو محتاج ہون مصیبت
مین اوقات بسر کرتی ہون ولیکن جو میسر آتا ہی یتیمون کے سامنے لاکر دھرتی ہون
لوگون کے گھر مین پانی بہرتی ہون مزدوری کام خدمت کرتی ہون حضرت نی جو یہ
حال سُنا رنگ مبارک غم سی متغیر ہوا دل نے جوش کھایا آنکھوں مین دریائے اشک بہر آیا
روتے ہوئی غمناک گھر مین آئے تمام رات اس قلق و کوفت مین نیند نہ آئی صبح ہوئی
تو اُس مومنہ کیواسطے آٹا چاول گوشت تحصیل کیا ایک زنبیل مین رکھکر اپنی دوش پر
لیا اُس مومنہ کے گھر کیطرف روانہ ہوئی راہ مین حضرت کو ایک اصحابی نے بوجھ اٹھائی
ہوئی دیکہا عرض کی یا مولیٰ زنبیل مجکو عنایت کرو مین ہمراہ اٹھا کر لیچلون حضرت نے
فرمایا مَنْ یَّحْمِلُ وِزْرِیْ عَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی آج دنیا مین تو میرا بوجھہ بٹا دیگا قیامت کے
دن میرے وبال کا بہاری بوجھہ کون اٹھاویگا یہ کہکر اُس مومنہ کے دروازہ پر آئے در کو
ہلایا عورت نی پوچہا تو کون ہی کہا مین وہی بندہ خدا ہون جو کل تیری مشک اٹھا کر لایا
مومنہ نی کہا تجہسے خدا راضی ہو تجہپر کرم و الطاف کری میرا اور امیر المومنینؑ کا انصاف کری

حضرت یہ کلمہ سنکر خاموش رہی جب اُسنے آکر دروازہ کھولا گھر کے اندر گئی زنبیل
اُسکے ہاتھہ مین دی اور فرمایا مین گنہگار بندہ خدا ہون چاہتا ہون کہ کچھہ ثواب کا
کام کرون تیری خدمت کرنیکو آیا ہون پس تو اپنے بچون کیطرف متوجہ ہو انکو
بہلا مین خمیر کرون روٹیان پکاؤن گوشت چولہی پر چڑہاؤن یا مین تیرے
بچون کو بہلاؤن تو پکانے مین مشغول ہو عورت نے کہا مین خمیر کرتی ہون روٹیان
پکاتی ہون مین تجہسے عارف تر ہون مشاق ہون میرا یہی کام ہے تو مرد ہے تجہکو یہ
کام دشوار ہوویگا تو میرے بچون کے پاس بیٹہہ ذرا انکو بہلا اور گوشت کاٹکر
دھوکر چوطی پر چڑہا حضرت نے کہا مرحبا بہت اچھا پس وہ عورت تو آٹا گوندہنے
مین مشغول ہوئی اور حضرت بچون کے پاس آئے گوشت بھی کاٹتے جاتے تھے یتیمونکو
بھی بہلاتے تھے الغرض گوشت بھی پکایا بچون کو بھی بہلایا یتیمون کے پاس باتین
کرتے تھے دست شفقت بیکسون کے سر پر پھراتے تھے گوشت اور خرما انکو کھلاتے
تھے رو رو کر یہ بات کہتے تھے اے یتیمو اے میرے فرزندو اے نور چشمو علی کو بخشو بحل کرو
کہ علی نے تمہارے حق مین کوتاہی کی ہے تمسے مسکینون کی آج تک خبر نہین لی ہے
جسوقت کہ عورت خمیر کرنے سے فارغ ہوئی پکاری اے بندہ خدا اب تو اٹھہ تنور کو جاکر
روشن کر آگ سلگا حضرت جلدی سے اٹھہ کھڑے ہوئے تنور مین آگ ڈالی جب آگ
بھڑکی شعلے تنور کے بلند ہوکر اوپر آتے تھے اور اُس روے مقدس ومنور کو جلاتے تھے گرمی سے
عرق مین ڈوبی جاتے تھے جون جون حال متغیر ہوتا تھا حضرت فرماتے تھے ذُقْ یَا عَلِیُّ هٰذَا
جَزَاءُ مَنْ ضَيَّعَ الْأَرَامِلَ وَالْيَتَامٰى یعنی مزا چکھہ اے علی اس حرارتکا یہ گرمی سزا ہے اس شخص
کی جو رانڈون اور یتیمون کی خبر نہ لیوے انکو ضائع اور برباد کرے بیوہ بیکس کی حمایت
نکرے یتیمون بے نواؤن کی رعایت نکرے یہ کہکر حضرت آنسو بہاتے تھے تنور
کے اندر آگ جلاتے تھے ناگاہ ایک عورت اُسکی گھر مین باہر سے آئی وہ حضرت کو

پہچانتی تہی حیران ہوگئی بہت گھبرائی نہایت متعجب ہوکر صاحب خانہ کی پاس گئی
اُس سی پوچہنے لگی یہ مرد کون ہی تو اسکو جانتی ہی یہ تیری خدمت جو کر رہا ہی اُسکو تو پہچانتی
ہے صاحب خانہ نی کہا یہ ایک بندہ نیک ہے میرا کام کرتا ہے اور عذاب روز قیامت سے
ڈرتا ہی مجہہ بیکس پر رحم کہاتا ہی میری اعانت کو آیا ہی خدا اسکو جزای خیر دی خدا اسپر
رحم کرے وہ عورت پکاری وَیْحَكِ هٰذَا اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ وَاَخُو سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ
وَزَوْجُ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعٰلَمِینَ وای تجہپر اے برباد خانہ خراب یہ امیر المومنین ہی ہے ہی تو نے
شاہ مردان کو اپنا خدمتگار بنایا ہی ہے ہی تو نے ساقی کوثر سے تنور جلوایا ہی اے بدبخت
یہ چچازاد بہائی جناب محمد مصطفے کا وارث و جانشین ہی ای اندہی کور باطن یہ شوہر
ساری بیبیون کی بی بی خاتون جنت فاطمہ زہرا کا ہی جسکا گرمی سی پسینے مین چہرہ مبارک
بہر رہا ہی اے احمق یہ حسنین کا پدر بزرگوار ہی یہ صاحب دلدل و ذوالفقار ہی بیکسین
کا مددگار ہی جسوقت صاحب خانہ نی سُنا ہوش فراموش کیا کانپنے لگی گہبرا گئی کہتی
تہی قیامت ہوئی ہے ہی بڑی ندامت ہوئی دوڑکر امام کے پاؤن پر گر پڑی آنکہوں کو
قدمون سی ملتی تہی نعرے مارتی تہی رو رو کر پکارتی تہی ہای مین شرمندہ ہوی تمسے
ای سلطان مدینہ کے وزیر وای مین غافل رہی ای امیر خبر گیر ہائے یہ روسیاہ ہوا میرا
دین تباہ ہوا واخجالتا کیا غضب ہوا یا ولی اللہ میرا منہ آگ سی جلادو یا ساقی کوثر
مجکو اس تنور مین گرادو حضرت نی سر جہکاکر شرم سی آہستہ فرمایا یا حَیَاءَ مِنْكِ یَا
اَمَةَ اللّٰهِ فِیمَا قَصَّرْتُ فِی اَمْرِكِ ای بندی خدا کی محب آل عبا کی تو شرمندہ ہو کر
نہ رو حیا سی رو رو کر شرمسار نہو بلکہ مین جب تک زندہ ہون تیرے منہہ سی شرمندہ
ہون کہ مین نے تیرے حق مین تقصیر کی کچہہ بیوہ کی یتیمون کی خبر نہ لی تو مصیبت
مین مبتلا رہی تیرا شکوہ بجا ہی تو علی کو بخش و ای دل خستہ تو علی کو بحل کر ای خاطر شکستہ

نظم

ہزار حیف جو ایسا امام ہو مقبول ۔۔۔ وہ بیگناہ ہو امت کی ہاتھہ سی مقتول
ہزار حیف جو ایسا غریب پرور ہو ۔۔۔ وہ قتل سجدہ مین ہو زخمی تیغ سی سر ہو
ہزار حیف یتیمون کا جو کہ ہو غمخوار ۔۔۔ لعین مارے اسی زہر کی بجھی تلوار

روانگی اہل حرم مع سرہاے شہدا

کتب معتبرہ مین وارد ہے کہ جب یزید پلید کو فتحنامہ ابن زیاد بد نہاد کا پہنچا اور وہ ملعون مضمون نامہ پر مطلع ہوا تو در جواب اُسکی اُسنے لکھا کہ سر شہیدون کے اور اسیران آل محمدؐ کو روانہ شام کرو جب نامہ اُس بدترین اشقیا کا اُس ولد الزنا کو پہنچا تو اُسنے سرہائے شہدا طہرین تیس کے حوالے کئے اور فوج اہل کوفہ کو ہمراہ سرون کے کرکے روانہ شام کیا اور بعد کئی دن کے تہیہ سفر محنت اثر اہلبیت خیر البشر کرکے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو مقید بطوق و زنجیر کرکے اور پردہ نشینان اہل عصمت کو بروش بندیان اونٹون پر سوار کرکے بہمراہی شمر لعین وغیرہ مخالفین روانہ کیا بعد اُسکے اور بہت سی فوج روانہ کی کہ اُس لشکر سے جا ملی راوی کہتا ہی کہ جب اہلبیت کو اسیر کرکے شام کو لیچلے تو گذر اُس قافلہ سردار کا شہر موصل کیطرف ہوا جب نزدیک موصل کے پہنچے تو سپاہ شام نے حاکم موصل کو لکھا کہ لشکر ابن زیاد فتحیاب ہوکر متصل اُس شہر کے پہنچا ہے لازم ہی کہ اس شہر کو آراستہ کرکے ہمارے استقبال کو آؤ اور طبق زر و سیم ہمارے نثار کرنیکو مہیا کر اور فخر و مباہات کر ہماری آنے پر کہ سر امام حسینؑ کا اور اُسکے فرزندان و اقربا کے اور اہل حرم اُسکے ہم اسیر کرکے لائی ہین امیر عماد الدولہ مرحوم حاکم موصل تھا اُسنے اہل شہر کو جمع کیا اور یہ ماجرا کہا اہل موصل سب اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ بدعت ہمسے نہو سکے گی پس مسلح بجنگ اور مستعد مرگ ہوکر سپاہ شام کو لکھہ بھیجا کہ اس فضیحت کی ہم روادار نہین ہین اگر تم ارادہ آنے کا کروگے تو شہر مین بلوہ ہو جائیگا اور بعد اُسکے خدا جانے کیا ہو آنا تمہارا مصلحت نہین ہے پس شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر وہ لشکر شقاوت اثر

اُترا ایک پتھر پر سر مطہر جناب امام حسینؑ علیہ السلام کا رکھہ دیا سر مبارک سے ایک قطرہ خون اُس پتھر پر گرا کہتے ہین کہ روز عاشورہ ہر سال اِس پتھر سے خون تازہ جاری ہوتا تھا لوگ اطراف و جوانب کے جمع ہو کر رسم مصیبت برپا کرتے تھے جب عبد الملک مروان حاکم ہوا اُس پتھر کو اُٹھا کر لیگیا معلوم نہین اُسنے کیا کیا گنبد اُس مقام پر بنا اور شہید نقطہ نام اُسکا مشہور ہی ہر سال ماہ محرم مین لوگ جمع ہوتے ہین اور شرائط تعزیت بجالاتے ہین عجب تر اِس سے یہ ہی کہ کہتے ہین بلاد روم مین ایک پہاڑ پر صورت شیر کی بنی ہوئی ہی پتھر کی تراشی ہوئی ہی ہر سال عاشورے کے دن دونون آنکھون سے اُس شیر کے پانی جاری ہوتا ہی تمام روز تا وقت شب یہی عالم رہتا ہی گرد پیش کے لوگ جمع ہو کر ماتم بجالاتے ہین اور بہ نیت شفا اپنے بیمارون کو پلاتے ہین **روایت دیگر** بسند صحیح عبد اللہ بن سنان سے روایت ہی کہ روز عاشورہ گیا مین حضرت صادق علیہ السلام کے خدمت مین نہایت شکستہ رنگ اور اندوہناک پایا مین نے آنسو مانند مروارید حضرت کی آنکھون سے گرتے تھے عرض کی مین نے یا ابن رسول اللہ سبب رونیکا کیا ہی خدا آپکو نہ رلاوے فرمایا مگر نہین جانتا ہی تو کہ مثل آج کے دن کے حضرت امام حسینؑ شہید ہوے ہین اور بعد عصر کے لڑائی آل رسول سے موقوف ہوئی ہی تیس شخص اہلبیتؑ رسولخدا کے لہو مین ڈوبے ہوئی زمین کربلا پر پڑے ہوئی تھے کہ صاحب مصیبت انکی رسولخدا تھے اگر پیغمبر آج کے دن دنیا مین ہوتے تو لازم تھا کہ اُن شہیدونکا سب انکو پرسا دیتے پس حضرت یہانتک روے کہ ریش مبارک انکی آنسوؤن سے تر ہوئی **بند ثواب بکا۔ نظم**

غم شبیرؑ مین جو آہ و بکا کرتے ہین
حق وہ شبیرؑ کی الفت کا ادا کرتے ہین

اور دل حیدر کرار مین جا کرتے ہین
یون ہنی اُنکی لئے حق سے دعا کرتے ہین

یا خدا رحم کر انپر کہ حزین ہوتے ہین
میرے مظلوم نواسے کے لئے رد تی ہین

بند عمل

حق نے کتنے ہی فرشتونکو دیا ہی یہ کام — سب کے لکھتے ہین وہ اعمال سحر سے تا شام
شام ہوتی ہی تو جاتے ہین وہ سب پیش امام — اور دکہلاتے ہین وہ نامہ اعمال تمام
نامہ جرم جو شیعون کا پڑہا جاتا ہے — اُس گھڑی مہدیؑ ہادی کو حجاب آتا ہی
عمل نیک یہ تمسے جو ہی سرزد ہوتا — شاد ہوتا ہے بہت سُنکے تمہارا مولا
تمکو لازم ہے کہ ہر وقت کرو یاد خدا — اور غم سبط نبی سے ہی نہ غافل ہو ذرا
گر تجارت کوئی کرتا ہی تو زر ملتا ہے — یہان تو ردنے کی عوض خلد مین گھر ملتا ہی
فاطمہ جب در فردوس مین رکھیگی قدم — جانب پشت کو دیکھیگی وہ مڑکر پیہم
اُس سے تب پوچھیگا یہ خالق ذو الفضل و کرم — کسکی کرتی ہی تلاش اے مری پیاری سیدم
فاطمہ بولیگی مین ڈہونڈہتی ہون پیارونکو — دیکھتی ہون شہ بیکس کے عزادارون کو
حکم تب ہوویگا ای بنت رسول دوجہان — جو محب ہون تیری لیجا تو انہین سوئے جنان
صف محشر مین بتولؑ آئیگی خندان خندان — منتخب اپنے محبون کو کریگی اُس آن
جب تلک دوستون کو اپنے نہ بخشائیگی — فاطمہؑ خلد مین واللہ نہین جائیگی
مومنو تمنے سُنا شفقت زہراؑ کا حال — صرف کرتا ہی عزائے شہ بیکس مین جو مال
حق عطا کرتا ہی وہ چند اُسے مال و منال — روز محشر مین ثواب اُسکا عیان ہوویگا

[illegible]

آج جو روئےگا کل خندہ زنان ہوویگا

بیان قتل سیدزادہ

محرق القلوب مین مذکور ہی کہ کچھ لوگ ایکدن منصور دوانقی ظالم کے پاس ایک سیدزادی کو پکڑ لائے نہایت خوشرو صاحب جمال تھا باغ سیادت کا نونہال تھا گل سے رخساری لال لال تھے سنبل سے سر پر بال تھے گیسوون سے پھولون کی بو آتی تھی زلف چہرہ پر بل کھاتی تھی ہنوز سبزہ باغ اغاز نہونی پایا تھا چاندسے رخسار پر غبار نہ آیا تھا تیرہ چودہ برس کا سرو نودمیدہ تھا یتیم محنت رسیدہ فرزند محمد مصطفے نور چشم حسن مجتبیٰؑ تھا افسوس منصور دوانقی لعین کو وہ جمال یوسفی

نہ بہایا اور اپنی نوکردن کو اُسنے اشارہ کیا کہ اسکو معماردن کے پاس لیجا میری عمارت
جو بنتی ہے ایک ستون کے اندر اسی جیتا چنوا و رجبتک معمار ستون کے اندر چنتا رہے تم وہان
حاضر رہو واسطے نگہبانی کے مبادا معمار اُسپر رحم کہاوی یا اُسکے حسن وجمال کو دیکہکر
کچہہ تامل کرے چنانچہ جب وہ لڑکا معمار کی سپرد ہوا اُسنے بجائے ستون اُس بیگناہ کو
استادہ کرکے گرد سے ستون چنا شروع کیا وہ سید زادہ رونے لگا اور معمار سے آہستہ آہستہ
کہتا تہا ای شیخ تو مسلمان ہی میرے اباواجداد سے شرم کر مین امام حسن مجتبیٰ کا پوتا ہون
علیؑ و بنتؑ کا فرزند ہون تو قیامت کے روز جناب رسولخداؐ کو کیا جواب دیگا فاطمہ زہراؑ سے
کیا عذر کریگا ای بندہ خدا رحم کر کہ مین یتیم و بینوا ہون اے بندہ خدا خدا سے ڈر میری مادر
بیوہ وضعیفہ ہے میرے سوا دوسرا فرزند نہین رکہتی میری فراق مین رو رو کر مرجاویگی
تیری گردن پر دو خون ہون گے اگر مجہپر تو رحم نہین کرتا تو میری مان پر رحم کر غرض سید زادی
نے اس بیکسی و غریبی سے رو رو کر منت و عاجزی کی کہ معمار رونے لگا اور خوف الٰہی غالب
ہوا آہستہ سے کہنے لگا ای سید زادی صبر کر غم نہ کہا مین اسوقت تو ناچار ہون ستون کی اندر
چُن دیتا ہون لیکن ایک سوراخ رہنے دیتا ہون کہ ہوا کی آمدورفت رہی اور تیرا دم نہ رُکی
رات کو آکر نکال لونگا یہ کہکر ستون کو بند کیا سر پر ایک سوراخ چہوڑ دیا جب آدہی
رات ہوئی پوشیدہ آیا ستون کا سر کہولا سید زادی کو نکالا اور کہا ای فرزند رسولخداؐ
مین نے تیرے جد امجد کی خاطر سے تیری ساتہہ نیکی کی ہی تجکو لازم ہے کہ میری ساتہہ بدی
نکر سید زادہ بولا کہ تیرا مطلب کیا ہی معمار نے کہا اگر تو اس شہر مین رہیگا تو لابد خلیفہ کو
خبر پہنچے گی یقین ہے کہ مجکو جیتا نہ چہوڑیگا بلکہ سارے عملہ عمارت کو چُن کر ماریگا پس
صلاح یہ ہی کہ تو اس شہر مین نہ رہ جہانتک بہاگا جاوی بہاگ کسی بلاد مین دور جا
مان کی ملاقات سے نا امید ہو اپنی اور ہماری جان بچا سیّد زادہ نے کہا بہتر ہی مین
ایسا ہی کرونگا ولیکن تجہسے اتنی التماس ہی کہ میری زلفین مقراض سے تراش ڈالو میری

مان کے پاس لیجا یہ نشانی میری دکہا اور میری زبانی عرض کرکہ اے والدۂ ماجدہ تم غم نہ کہا و الحمد للہ مین نے قتل سے نجات پائی میری جان بچائی تمہاری خدمت مین آنا صلاح نہ جانا چار و ناچار پردیس کو جاتا ہون زحمت سفر کو اختیار کرکے سر بصحرا نکلتا ہون تمہاری دعا کا امیدوار ہون اور تمہاری جدائیکا صدمہ دل کو میری مثل سیماب بیقرار کرتا ہی معمار نے یہ سخن سُنکر رو دیا اور زلفین معہ نون کاٹ لین وہ لڑکا بے سر و سامان خائف و ترسان اندہیری رات مین بغداد سے باہر نکلا پہر نہ معلوم ہوا کہ کدہر گیا کیا ہوا صبح کو معمار اُسکے زلفین ایک کاغذ مین لپیٹ کر اُسکے گہر گیا اور اُسکی مادر سوگوار کو بلا کر کہا یہ زلفین ہین نشانی تیری فرزند کی اور قتل سے اُسکو مین نے بچایا اسطرح پیغام تجکو دیکہ پردیس کو سدہارا آہ جب اس مادر مغمومہ نے ماجرا سُنا اور وہ زلفین دیکہین بیقرار ہوگئی اور بشدت بیتابی سے خاک سر پر اوڑانی لگی اور اس کو دعائین دیتی تہی زلفون کو چومتی تہی کبہی اُن گیسوؤن کو سونگہکر غش ہوجاتی تہی کبہی اُن بالونکو چہاتی سے لگا کر چلاتی تہی جب بیقراری کرتی تہی تو معمار ساتہہ اسکے زار زار روتا تہا دیکہنے والون کا کلیجہ ٹکڑے ہوتا تہا وہ فراق زدہ جب بہت بیقرار ہوتی تہی بزبان حال یہ بیان کرکے روتی تہی

نظم

اے میرے مسافر تیرا اللہ نگہبان
قربان ہو مان تیری غریب الوطنی کے
مجہہ رانڈ نے کس ناز و نعم سے تجہے پالا
جیتی نہ بچون گی مین جدائی کی الم سے
مظلوم مسافر تجہے اللہ کو سونپا
تم مادر غمناک سے بچہڑے مری جانی
جبتک کہ مین جیتی ہون تجہے یاد کرونگی

اے صابر و شاکر تیرا اللہ نگہبان
صدقے تیرے فرزند رسول مدنی کے
قسمت مین لکہا تہا کہ ملے دیس نکالا
مرجاؤنگی اے میری مسافر تیری غم سے
اور حیدر کرار شہنشاہ کو سونپا
اور دیگئے یہ گیسوے خمدار نشانی
ان گیسوؤن کو چوم کے فریاد کرونگی

وہ چاند سا منھہ اب نہ نظر آئیگا مجکو
محشر مین خدا اب تمہین دکھلائیگا مجکو

تم ہوگی بیابان مین میری جان اکیلے
ڈرتے ہوئے تم نکلے مین قربان اکیلے

کس ملک کا ہی عزم کدہر جاؤگے جانی
اب اپنے وطن مین نہ کبھی آؤگے جانی

کیون ہمے نہ لگئے ساتہہ مجہے ای میری پیارے
پردیس کو گہبرا کے اکیلے ہی سدہاری

پردیس کا ناچار کیا تمنے ارادہ
عابد کی طرح پہرتے ہو جنگل مین پیادہ

ڈرتی ہون کہین راہ مین بیمار نہو جاؤ
پہر پنجہ ظالم مین گرفتار نہو جاؤ

حکایت دعبل خزاعی مرثیہ گو حکایت کی ہے دعبل خزاعی شاعر مرثیہ گو مداح آل پیغمبر نے کہ محرم کے دس دنون مین سے ایک دن مین اپنے آقا اپنے سید سردار جناب امام رضا کی خدمت مین حاضر ہوا فَرَاَیتُہُ جَالِسًا جَلسَۃَ الحَزِینِ الکَئِیبِ وَ اَصحَابُہٗ مِن حَولِہٖ کَذٰلِکَ پس مین نے دیکہا کہ حضرت اسطرح بیٹہے تہے جیسے ماتمدار و سوگوار حزین و دل شکستہ بیٹہتے ہین اور ساری صحابی بہی امام کی صورت سے افسردہ و غمناک انکی پاس بیٹہے تہے فَلَمَّا رَاٰنِی مُقبِلًا قَالَ لِی مَرحَبًا بِنَاصِرِنَا بِیَدِہٖ وَلِسَانِہٖ جب حضرت نے مجہے آتے دیکہا فرمایا مرحبا اے ہماری مددگار دیا اور دست و زبان سے ثُمَّ وَسَّعَ لِی فِی مَجلِسِہٖ وَ اَجلَسَنِی اِلیٰ جَانِبِہٖ پہر امام نے میری واسطے جگہہ خالی کی مجلس مین اپنے نزدیک مجہے بٹہایا قَالَ یَا دَعبَلُ اُحِبُّ اَن تُنشِدَنِی شِعرًا فَاِنَّ ھٰذِہِ الاَیَّامَ اَیَّامُ حُزنٍ کَانَت عَلَینَا اَھلَ البَیتِ پہر فرمایا کہ ای دعبل مین چاہتا ہون کہ میرے آگے کچہہ نظم و اشعار مرثیہ حسینؑ کے پڑہ اسواسطے کہ یہ ایام ہم اہلبیتؑ کی حزن و غم کے ہین وَاَیَّامُ سُرُورٍ کَانَت عَلیٰ اَعدَآئِنَا خُصُوصًا عَلیٰ بَنِی اُمَیَّۃَ اور ہمارے دشمنون کی خوشی و شادی کے دن ہین خصوصًا بنی امیہ اِن دنون مین بہت شاد ہین اور بنی ہاشم مشغول آہ و فریاد ہین یَا دَعبَلُ مَن بَکیٰ وَ اَبکیٰ عَلیٰ مُصَابِنَا کَانَ اَجرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ٭ اے دعبل جو بندہ مومن کہ روئے اور رولادی ہماری مصیبت

کی سرگذشت بیان کرکے اجراوس رونے اور رولانے کا اللہ تعالے پرہی یادِعبل
مَنْ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فِیْ مَصَائِبِنَا وَبَکیٰ لِمَا اَصَابَنَا مِنْ اَعْدَائِنَا حَشَرَہُ اللّٰہُ مَعَنَا وَفِیْ زُمْرَتِنَا
ای دعبل جسکی آنکہون سے آنسو جاری ہووین ہماری مصیبت مین اور روئی ہم آل نبی کی
مصیبت کے واسطے جو جو کہ ہمکو دشمنون کے ہاتہہ سے اذیتین ہوئی ہین اللہ تعالیٰ
اُسکا حشر ہماری ساتہہ کریگا ہماری جماعت مین محشور ہوگا ہم آل پیغمبر کے ہمراہ
میدانِ قیامت مین خرم وخوشحال آویگا بعد اُسکے امام اُٹہے اور ایک پردہ باندہا ہم
مردون اور اہلبیتؑ کے بیچ مین اور حضرت کے اہلبیتؑ اُس پردے کے پیچہے جمع ہوکر
بیٹہے تاکہ اپنے جدامجد حسینؑ کی سرگذشت ومصیبت سُنکر گریہ وزاری آہ ونالہ وبیقراری
کرین ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ وَقَالَ لِیْ یَا دِعْبِلُ اَرْثِ الْحُسَیْنَؑ فَاِنَّکَ نَاصِرُنَا وَمَا
دِحُنَا وَمَا دُمْتَ حَیًّا فَلَا تَقْتَصِرْ عَنْ نَصْرَتِنَا مَا اسْتَطَعْتَ

پہر حضرت میری طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا اے دعبل مرثیہ حسینؑ کا شروع کر
بدرستیکہ تو مدت العمر سے ہمارا مددگار ہے جب تلک جیتا رہے چاہیے کہ ہماری نصرت
ویاری سے حتی المقدور باز نہ رہ قَالَ یَا دِعْبِلُ فَاسْتَعْبَرَتْ وَسَالَتْ عَبْرَتِیْ وَ
اَنْشَدْتُ اَقُوْلُ دعبل کہتا ہے مین یہ امام کا کلام سُنکر رونے لگا آنسو میری دریا کیطرح
جاری ہوئے اور یہ مرثیہ مین نے حالت رقت مین شروع کیا سَاَبْکِیْہِمْ مَا ذَرَّ لِلّٰہِ
شَارِقٌ وَنَادٰی مُنَادِی الْخَیْرِ لِلصَّلٰوتِ وَمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَحَانَ غُرُوْبُہَا
وَبِاللَّیْلِ اَبْکِیْہِمْ وَبِالْغُدُوَاتِ

یعنی
ہمیشہ آل پیغمبرؐ کے غم مین روتا ہون مین جب صبح کی نماز کا وقت ہوتا ہے روتا ہون
جب سورج طلوع ہوتا ہے روتا ہون ظہر وعصر کو روتا ہون رات دن روتا ہون
اور کبہی قرار نہین لیتا ہون دِیَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَصْبَحْنَ بَلْقَعًا وَاٰلُ زِیَادٍ
تَسْکُنُ الْحُجُرَاتِ وَاٰلُ زِیَادٍ فِی الْحُصُوْنِ مُصُوْنَۃٌ وَاٰلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ

افسوس یہ پیغمبرؐ کے گہر اور شہر خالی ہو گئی اہلبیت برباد ہین آل زیاد اپنی گہرونمین آباد و شاد ہین ایوان و حجرون مین اپنی واویلا آل زیاد محکم قلعون کے اندر محفوظ و مجتمع رہی اور آل رسول جنگل و بیابان مین بے آب و دانہ رہی متفرق و پراگندہ حال پہری

ترجمہ نظم مین یہ ہے

علیؑ کی بیٹیان جنگل مین کرتی تہین فریاد … اور اپنی محلون مین تہین دختران آل زیاد
یتیم بالی سکینہ حسینؑ کی بیٹی … شتر پہ دن کو چڑہی رات خاک پر لیٹی
پدر کے سینہ کے اوپر جو سونے والی تہی … پڑہی تہی خاک پہ اور خاک سر پہ ڈالی تہی
تڑپ تڑپ کے وہ جنگل مین کاٹتی تہی رات … نہ تکیہ تہا نہ بچہونا نہ پال تہی نہ قنات
سپاہ شام کی نامحرمونکا گرد ہجوم … اور انکی قید مین سر کہولے زینبؑ و کلثومؑ
صدا یہ آتی تہی ہر دم حسینؑ وای حسینؑ … ای اہلبیتؑ کی محرم حسینؑ وای حسینؑ
علیؑ کے لاڈلی زہراؑ کی نور عین حسینؑ … محمدؐ عربی کے پسر حسینؑ حسینؑ
بتول و احمدؐ و حیدرؑ کا دل کباب کیا … تمہین شہید کیا ہمکو بے نقاب کیا
ستمگرون کی ستم دمبدم اٹہاتے ہین … اسیر ہو کے سوی ملک شام جاتے ہین
تمہاری لاش برہنہ پڑی ہی مقتل مین … برہنہ سر ہمین لائے لعین جنگل مین
تمہارا عابدؑ بیمار ناتوان ہی اسیر … گلے مین طوق ہی لوہی کا پانون مین زنجیر
شہا جو ننہا سا باقرؑ تمہارا پوتا ہے … وہ قیدی دیکہہ کے بابا کو اپنے روتا ہی
چہڑاؤ قید سے اعدا کے یا امام حسینؑ … اسیر آل ہی زہراؑ کی یا امام حسینؑ
سوا تمہارے کرین کس سے جا کے ہم فریاد … ہوئے ہین آل محمدؐ اسیر ابن زیاد

بیان ایمان لانا یہودی کا بسبب بزرگی حسینؑ

روایت ہی لیث پسر سعد سے کہ ایک دن جناب رسولخداؐ ایک گروہ صحابہ کے ساتہہ نماز جماعت پڑہتے تہے اور حسینؑ ان دنون بہت کم سن تہے اپنے نانا کے

پہلو مین بیٹھے تھے جسوقت سجدہ مین گئے حسینؑ اٹھکر کھڑے ہوئے اور لشپت مبارک
پر اپنی جد بزرگوار کے سوار ہوئے اسوقت نبی نے سجدہ کو طول دیا دیر تلک سجدے مین
رہے ذکر کہتے رہے آخر جب حضرت نے چاہا سجدے سے سر اٹھاوین اور دیکھا حسینؑ لشپت مبارک
سے نیچے نہین اوترتے آہستہ ملائمت سے حسینؑ کو پیٹھہ پر سے اوتارا اور اپنے پہلو
مین بٹھایا پھر جب نبی نے سجدہ کیا حسینؑ اٹھکر لشپت مبارک پر سوار ہوئے
غرض تمام نماز مین یہی حال رہا کہ حضرت جب چاہتے تھے کہ سجدہ سے اٹھین حسینؑ
کو پہلے اوتار کر نیچے بٹھاتے تھے اور حسین جب حضرت کو سجدے مین دیکھتے تھے
پھر نوبت پر سوار ہوتے تھے حتی نماز سے حضرت فارغ ہوئے اور سلام پھیرا ایک
مرد یہودی راہ مین جاتا تھا کھڑا ہو گیا اور یہ حال دیکھتا تھا کہ حسینؑ جو بے ادبی کر رہے
ہین اب نانا حسینؑ کا نماز سے فارغ ہو کر کج خلق ہوگا عتاب کریگا جب یہودی نے
دیکھا کہ حضرت نماز سے فارغ ہوئے اور حسینؑ کو کچھہ نکہا نہایت تعجب کیا پھر یہود
نے عرض کی اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم مسلمان لوگ جو سلوک اپنے بچون سے
کرتے ہو ہم ایسی خاطر ہرگز نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مومن ہوتے اور ایمان
خدا و رسول پر لاتے تو تمہارے دل نرم و ملائم ہوتے البتہ تنہے بچون پر رحم کہلاتے نہ
انکو جھڑکی دیتے نہ مارتے نہ ڈراتے یہودی نے سنکر کہا واہ تمہاری کیا نیک خصلت
ہے سبحان اللہ کیا خلق نیک ہے میرا دل شاد ہوا یہ کہکر حضرت کے ہاتھہ چومے
مسلمان ہوا **شعر** طفیل سید مظلوم مل گیا اسلام ؛ خدا نے فضل کیا اور ہوا بخیر انجام

خبر دینا جبرئل کا شہادت حسنین سے

رُوِیَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ لِیُصَلِّی روایت ہی ام سلمہ زوجہ پیغمبرؐ سے کہ ایک
دن پیغمبر خدا میرے گھر تشریف لائے چاہتے تھے حضرت کہ نماز پڑہین اِذْ دَخَلَ
فِی اَثَرِہِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَجَلَسَا اِلٰی جَانِبِہٖ ناگاہ پیچھے پیچھے اُس جناب کے

حسنینؑ بھی آئے نانا کے پہلو مین دونون شہزادے یمین و یسار آکر بیٹھے فَاَخَذَ
الْحَسَنَ عَلٰی رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَاَخَذَ الْحُسَيْنَ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى
پیغمبرؐ نے حسنؑ کو اٹھا کر داہنے زانو پر اپنے بٹھلایا اور حسینؑ کو بائین زانو پر بٹھا کر پیار
بہت فرمایا وَجَعَلَ يُقَبِّلُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا اُخْرٰى شفقت
سے دونون کی طرف نگاہ کرتے تھے کبھی حسنؑ کا منھہ چومتے تھے کبھی حسینؑ کے رخسارون
کے بوسے لیتے تھے نہایت شاد و خرم بیٹھے تھے وَاِذَا جِبْرَئِيْلُ قَدْ نَزَلَ وَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ناگاہ جبرئیل امین آئے اور کہا ای رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بدرستیکہ تم بہت پیار کرتے ہو نواسون کو فَقَالَ كَيْفَ لَا اُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ
مِنَ الدُّنْيَا وَقُرَّةُ عَيْنَايَ حضرت نے جواب دیا ای جبرئیل کیونکر ان دونونکو
پیار نکرون دنیا مین میرے یہ دونون پھول ہین خوشبو انکی سونگھہ کر میرا دماغ معطر
ہوتا ہی روح تازہ ہوتی ہی یہ دونون میرے نور چشم ہین انکو دیکھکر میری آنکھین خنک ہوتی ہین
روشنی چشم زیادہ ہوتی ہے فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ عَلٰى هٰذَا
يَعْنِي الْحَسَنَ اَنْ يَمُوْتَ اسوقت جبرئیل نے رو رو کر کہا اے رسولخدا بدرستیکہ اللہ تعالی نے
یون مقدر کیا ہے کہ یہ تمہارا حسنؑ زہر کا جام پیئگا اور الماس سے کلیجا کٹ کٹ کر
طشت کے اندر گریگا امت کی شقاوت سے شہید ہوگا اور یہ تمہارا لاڈلا حسینؑ نہر
کے کنارے بہوکا پیاسا مظلوم و مغموم ہوکر خنجر آبدار سے امت جفاکار کے بیگناہ
و بیخطا ذبح ہوگا وَاِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً وَاِنْ شِئْتَ كَانَتْ مُصِيْبَتُهُمَا
ذَخِيْرَةً فِيْ شَفَاعَتِكُمْ لِلْعِصْيَانِ مِنْ اُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور اگر چاہو
تو صبر کرو دونون فرزندون کی شہادت پر کہ یہ صبر و مصیبت ذخیرہ رہی گنہگاران
امت کی بخشانے کے واسطے اور رہا ہونے کیواسطے

یہ سنکے روئے نبی بیقرار ہو ہو کر		حسنؑ حسینؑ کا منھہ چومتے تھے رو رو کر

حسن کا پہلے دہن چومتی تھی رو کے رسول | گلا حسین کا پھر چومتے تھے ہو کے ملول
پکارتے تھے مصیبت یہ سخت بھاری ہے | کہ یہ بھی پیارے ہین امت بھی مجکو پیاری ہے
حسن کو زہر پلادین یہ کب گوارا ہے | کہ اپنی جان سے مجکو زیادہ پیارا ہے
نہ دل قبول کریگا کہ ذبح ہو شبیر | غریب و بیکس و مظلوم تشنہ بے تقصیر
کیا ہی مین نے پسر لاڈلا فدای حسین | ہزار حیف کٹے تیغ سے قفائے حسین
کرون نہ امت عاصی کی مغفرت کا خیال | بعید ہے یہ مروت سے بلکہ امر محال
مین دیکھون حشر مین امت کو اپنی خوار تباہ | پکارتی ہون کہ امداد یا رسول اللہ
کرون نہ انکی شفاعت ذلیل و خوار پھرین | امان ملنگتے میدان مین بیقرار پھرین

فَقَالَ النَّبِيُّ يَا اَخِي جَبْرَئِيلُ اَنَا رَاضٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ رَبِّي مَا يُرِيدُ بعد گریہ وزاری کے فرمایا اے اخی جبرئیل اپنے پروردگار کے حکم پر راضی ہون جو کچھ فرمان قضا ہے وہی میری رضا ہے جو میرا مولا چاہے وہی مین بھی چاہتا ہون قَدْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَكُوْنَ دَعْوَتِي ذَخِيْرَةً لِشَفَاعَتِي فِي الْعُصَاةِ مِنْ اُمَّتِي وَيَقْضِي اللّٰهُ فِي وَلَدِي مَا يَشَاءُ بدرستیکہ مین دوست رکھتا ہون کہ وہ دعا مستجاب میری ذخیرہ رہے امت گنہگار کی شفاعت کیواسطے میرا رب جو چاہے میرے فرزندون کے حق مین حکم کرے جو انکی تقدیر مین ہو وہ ظہور مین آئے پس راضی ہون مین اسکی رضا پر

نظم

مین نے امت پر کئے دونون فدا اپنے عین | سم پئے میرا حسن اور ذبح ہو پیاسا حسین
اسکا ٹکڑے ہو کلیجہ اسکا تن سے سر جدا | پر گنہگاران امت کے گنہ بخشے خدا
مین فدا امت کے اور آل بھی میری نثار | مین نے امت پر کئے قربان دونو گلعذار
وہ نواسا جسپہ بیٹون کو کیا مین نے نثار | وہ نواسا بھی فدا امت پہ اے پروردگار
جسمین امت کا بھلا ہو وہ مجھے منظور ہے | مصطفی امت کا عاشق خلق مین مشہور ہے
مجکو ایذا ہو میری عترت ہو دنیا مین تباہ | بخشدے امت کو میری حشر مین اے بادشاہ

ساتھہ امت کو لیے جنت کی اندر جاوئینگے — خون بہا سبطین کا محشر کے دن پاوئینگے
آل سی پیاری زیادہ ہی مجھی امت ضعیف — یا قویُّ یا قویُّ ہمت کر میری ہمت ضعیف
مین فدا حیدر فدا زہرا میری پیاری فدا — سبط بہی دونون فدا عترت میری ساری فدا

خبر شہادت چار معصوم و ثواب زیارت و تعزیہ داری

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسًا وَحَوْلَہُ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ روایت ہی ایکدن نبی گہر مین بیٹھے تہے اور گرد حضرت کی علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ بیٹھے تہے لِیْ بِکُمْ یَا اَہْلَ بَیْتِیْ کَیْفَ لِیْ بِکُمْ اِذَا اَنْتُمْ صَرْعٰی وَقُبُوْرُکُمْ شَتّٰی پیغمبرؐ نے سب سے پوچھا کہ ای میری اہلبیتؑ کیا سلوک کروگے مجھسے تم جسوقت زمین پر انداختہ ہوگے یعنی قتل ہوگے اور قبرین تمہاری دور دور پراگندہ ہونگی کوئی مدینہ مین مدفون ہوویگا کوئی نجف مین سوویگا کسیکا بقیع مین مدفن ہوویگا کوئی کربلا مین بعد چالیس دن کے گاڑا جاویگا کسیکا قافلہ اسیر ہوکر از کربلا تا بکوفہ از کوفہ تا بشام جاویگا۔

نظم

قریب ہی کہ گلے مین کسیکے ہوگی طناب — کسیکی ٹوٹیگی پسلی گریگا پیٹ پہ باب
کسیکی قبر مدینہ مین ہوگی مجھسے قریب — کسیکو ہوویگی ایکدن نجف کی خاک نصیب
کسیکا زہر سی ہوئیگا ٹکڑے ٹکڑے جگر — کسیکی حلق سی ہوویگا ضم دم خنجر
کوئی بقیع کے اندر لحد مین سوویگا — کسیکا قبہ بنا کربلا مین ہوویگا
کسیکا ہوگا علمدار نہر پر مدفون — کسیکا بیٹا جوان ہوگا خونمین گلگون
کسیکا ننہا سا معصوم تیر کھاویگا — کسیکا چھوٹا پسر باہونکو کٹاویگا

فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ نَمُوْتُ مَوْتًا اَوْ نُقْتَلُ قَتْلًا جناب امام حسینؑ نے اسوقت حضرت سی پوچھا کہ ای نانا جان بتاؤ کہ ہم موت سی مرینگے یا تلوار سے مارے جاوینگے قَالَ یَا بُنَیَّ بَلْ تُقْتَلُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا وَیُقْتَلُ اَخُوْکَ الْحَسَنُ ظُلْمًا

ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا وَتُشَرَّدُ ذَرَارِيْكُمْ فِي الْأَرْضِ شَرْقًا وَّغَرْبًا؛
پیغمبرؐ نے رورو کر فرمایا اے میرے فرزند تو موت سے نہین مرنیکا بلکہ تلوار سے کٹیگا خنجر
سے ذبح ہوگا کیا کیا ظلم وستم تجہپر گذرینگے کیسے کیسے زخم کاری بدن پر لگین گے
بہالون سے یہ بدن فگار ہوگا تیرون سے یہ سینہ سوراخ دار ہوگا اور ترا بہائی حسنؑ
بہی قتل ہوگا ظلم وستم سے دشمن زہر پلاوینگے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا تم دونون
کی اولاد وذریت ظالمون کے ہاتہہ سے نکل جائیگی مکہ مدینہ مین رہنے نہ پاوینگے
دور دور کے ولائیتون مین یہان سے بہاگ کر پناہ لیوینگے مشرق ومغرب
کی راہ لیوینگے غرض سادات خائف وترسان وسرگردان جور سے ظالمون کے تمام
دنیا مین منتشر ہونگے ثُمَّ قَالَ الْحُسَيْنُ وَمَنْ يَقْتُلُنَا يَا جَدُّ فَقَالَ يَقْتُلُكُمْ اَشْرَارُ
النَّاسِ پہر حسینؑ نے پوچہا اے نانا جان ہمکو کون قتل کریگا ہمارے قاتل
مسلمان ہونگے یا کافر فرمایا آہ تمہین قتل کرینگے وہ لوگ جو کہ بدترین خلائق ہین
دعوے مسلمان ہونیکا کرینگے ولیکن کافرون سے بدتر ہونگے فَقَالَ هَلْ يَزُوْرُنَا
بَعْدَ قَتْلِنَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ پہر امام حسینؑ نے پوچہا اے نانا جان آیا بعد قتل کے کوئی
بندہ خدا ہماری قبرون کی زیارت کریگا فَقَالَ نَعَمْ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَزُوْرُوْنَ
پیغمبرؐ نے فرمایا اے حسینؑ البتہ ایک گروہ میری امت سے تمہاری قبرون کی زیارت
کرینگے نزدیک ودور سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہکر اشارہ کرینگے دور دور سے
زوار آوینگے راہون مین مشقتین اوٹہاوینگے وَيَبْكُوْنَ عَلَيْكُمْ وَيَنْدُبُوْنَ وَيَنُوْحُوْنَ
حُزْنًا عَلٰى مَصَائِبِكُمْ وہ لوگ تمہارے غم مین زار زار رووینگے نوحہ وبیقراری کرین گے تمہارے
ماتم مین ہمیشہ مشغول دل سے ہووینگے تمہاری مصیبت یاد کرینگے دن رات تمہارے واسطے نالہ وفریاد
کرینگے يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ بِرِّيْ وَصِلَتِيْ اس ماتم وغم سے مراد یہ ہوگی مجہہ نبی سے
نیکی کرین مجہسے پیوند تعلق بہم پہنچاوین میری آل کے محبون مین سے گنے جاوین

فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰامَۃِ زُرْتُھُمْ پس جب قیامت قائم ہوگی اور مردی زندہ ہونے لگینگے مین اُن زائرون کی زیارت کو جاؤن گا اونکو قبرون سے اوٹہاؤنگا اُنسے ملاقات کرونگا انکی سرون پر ہاتہہ شفقت سے دہرون گا میری آل کے زوار ہین مین اونکا زائر ہونگا وَجِئْتُھُمْ اِلَی الْمَوْقِفِ فَاَخُذُ بِاَعْضَادِھِمْ وَاُخَلِّصُھُمْ مِنْ اَھْوَالِ یَوْمِ الْقِیٰامَۃِ وَشَدَائِدِھَا پہر دوسری مرتبہ انکی میدان محشر مین زیارت کرونگا اُس مصیبت کی وقت اُنسے بمحبت ملاقات کرونگا پروردگار سے شفاعت خواہ ہونگا اُن زائرون کی بازو اپنی ہاتہہ سے پکڑ پکڑ کر لیجاؤنگا انکو ہول و شدائد قیامت سے بچاؤنگا مرتبۂ عالی دلاؤنگا اپنا رفیق بناؤنگا جنت مین انکو پہنچاؤن گا انکی خدمت مین بجالاؤنگا

نظم

اے گروہ باوفا تم ہو محبانِ امام — امت خیر البشر مین نیک طالع نیکنام

تم زیارت کرتے ہو نزدیک سے اور دور سے — دل تمہاری ہین منور سوز و غم کی نور سے

تم ہمیشہ روتی ہو آلِ عبا کے واسطے — آتے ہو ماتم شہید کربلا کیواسطے

تمسے راضی ہین نبی تم ہو عزاداران شاہ — تم محرم مین سدا کرتے ہو حال اپنا تباہ

سیدون کی کرتے ہو تعظیم اور تکریم تم — حشر کے دن ہو عزیز و واجب التعظیم تم

تم اعانت کرتے ہو شبیرؑ کے زوار کی — تم کو بہائی ہے رضامندی شہ ابرار کی

حشر کے دن پاس تم سبکے پیمبر آئینگے — تہام کر ہر اک کا بازو خلد مین لیجائینگے

تم کو لازم ہے کرو زیارت یار و شور و شین — مر گئے امت کی بخشش کے لئے پیاسے حسینؑ

جب پیو پانی تو بہیجو شاہ بیکس پر سلام — تشنہ لب تہے ای مجبور روز عاشورا امام

زیر خنجر یہ دعا کرتے تہے رو رو بار بار — بخش امت کے گنہگارون کو اے پروردگار

میری نسائی میرے ماتمدار ہون محشر مین شاد — یاد جو کرتے ہین مجکو کیجیو اُن سب کو یاد

بیان رونا جناب فاطمہؑ کا اور تسلی دینا جناب رسولخداؐ کا اُن معصومہ صلوات اللہ علیہا کو روایت کی بلخی ستنی نے

اہل مشائخ و محدثین سے قَالَ کَانَتْ فَاطِمَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ شِکَایَتِہِ الَّتِیْ قُبِضَ
فِیْھَا فَبَکَتْ حَتّٰی اَرْتَفَعَتْ صَوْتُھَا کہا اُسنے کہ جب رسولخدا کو مرض الموت ہوا
بہت بیمار و ضعیف ہوئے فاطمہ زہرا بیقرار ہو کر ایسا روئین کہ آواز آہ و زاری بلند ہوئی
فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ طَرْفَہٗ وَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ پیغمبر خدا نے آنکھین کھولکر گوشہ چشم سے
طرف جناب فاطمہ کے نگاہ کی پھر پوچھا کیون روتی ہو اے فاطمہ تجھے کس نے رولایا تیرے
دل پر کیون غم و اندوہ چھایا کیا تجھے یاد آیا قَالَ اَخْشَی الضَّیْعَةَ مِنْ بَعْدِكَ جناب فاطمہ زہرا
نے رو کر کہا مین اسواسطے روتی ہون کہ اگر تم دنیا سے سدہارے تو مین تباہ ہونگی مجھے
دشمن آزار دینگے مخالف سر اٹھائینگے حسنین میری بیکس ہو جائینگے علی مرتضے
ایذا پائینگے یہ سنکر رسولخدا فاطمہ زہرا کو دلاسا و تسلی دینے لگے یَا حَبِیْبَتِیْ اَمَا عَلِمْتِ
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطَّلَعَ اِطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْھَا اَبَاكِ بِرِسَالَتِہٖ فرمایا اے
پیاری بیٹی اے میری حبیبہ آیا یہ راز تمکو معلوم نہین ہے کہ اللہ تعالے نے اول مرتبہ
دنیا کو دیکھا سبکے حال سے مطلع ہوا سب مین سے تیرے باپ کو منتخب کیا چن لیا
اپنا پیغمبر بنایا خلعت رسالت تاج شفاعت پہنایا خاتم الانبیا سید المرسلین فرمایا
فَاطَّلَعَ اِطِّلَاعَةً اُخْرٰی وَاخْتَارَ مِنْھَا بَعْلَكِ وَاَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ اُزَوِّجَكِ
پھر پروردگار دوسرے مرتبہ دنیا اور اہل دنیا کے حال سے مطلع ہوا پھر انتخاب
کیا سب مین سے تیرے شوہر کو اور مجھکو حکم ہوا کہ تیرے تزویج اسکے ساتھہ کرون
وَمِنَّا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْھُمَا خَیْرٌ مِنْھُمَا اور ہم اہلبیت مین سے
ہین وہ سبط اس امت کے وہ تیرے فرزند ہین حسن و حسین دونون سردار ہین
جوانان بہشت ہین اور باپ دونون کا افضل ہے اے فاطمہ تو کیون گریہ کرتی ہے
گریہ وزاری نکر صبر کر اللہ تعالے نے اہلبیت کو ایسے شرف عطا کئے ہین
وَقَدْ سَئَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ تَلْحِقُنِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ بدرستیکہ مین نے

پروردگار سے سوال کیا ہے کہ سب میری اہلبیت سے پیشتر تو مجہسے آخرت مین ملحق ہوگی
وردجدائی نہ اٹہائے یہ سنکر فاطمہ زہرا شاد ہوئی آنسو آنکہون سے پاک کیے فلم تبق
بَعْدَہٗ اِلَّا خَمْسَةً وَسَبْعُوْنَ یَوْمًا حَتّٰی اَلْحَقَهَا اللّٰهُ راوی کہتا ہے
پس جناب فاطمہ زہرا بعد جناب رسولخدا کے اڈہائی مہینے دنیا مین رہین پہر وفات پائی
اور باپ سے جاکر جنت مین ملین

نظم

پچہتر روز مین کیا کیا ستم بی بی پہ ہوتی تہے ۔ کہ ختم المرسلین زیر زمین اس غم سے روتی تہے
پدر کے سوگ مین منہہ ڈہانپ کر رونے نپاتی تہے ۔ مدینہ سے نکل رونیکو قبرستان مین جاتی تہی
شکستہ استخوان پہلو کے تہے بازو بہی گہائل تہا ۔ پیغمبر کے عزا مین سوگ محسن کا بہی شامل تہا

آہ اون معصومہ کو مرقد مین بہی آرام ندیا حسینؑ مظلوم کو صحرائے کربلا ہی مین کیسے کیسے ظلم وستم
عجب طرح کے مسلمان تہے کوفیانِ پلید ۔ کہ اُس امام کو پیاسا کیا چہری سے شہید
راوی کہتا ہے کہ جسوقت خنجر جفا سے سر مبارک قفا سے اُس ناز پرورده جناب فاطمہ
کے جدا کیا آسمان سے خون برسا ہوا تیرہ و تار چلنی لگی آسمان و زمین مین تزلزل ہوا
جانوران چرند و پرند نے چرنا اور آشیانے چہوڑ دئے سرہاے شہدا نیزون پر
سوار کئے عمر سعد مردود نے اپنے کشتون کے لاشون کو جمع کیا نماز پڑہی اور دفن
کیا وامصیبتاه نعش فرزند جناب رسولخدا اور باقی لاشہاے شہدا کے اوسیطرح
آغشتہ بخاک و خون بیدفن و کفن ریگستان کربلا پر رہنے دی اور اہلبیت اطہار کو
مع اطفال خوردسال مقید کر کے شتران برہنہ پر سوار کیا روانہ شام بدانجام ہوئے
آہ اون مصیبت زدون کو منزل بمنزل لیے جاتے تہے ایک دم آرام لینے نہ دیتے تہے
رونے کو مانع ہوتے تہے تازیانے لگاتے تہے سوگوارون کو آزار پہنچاتے تہے

ثواب رونیکا اور مرثیہ پڑہنے کا

رُوِیَ عَنِ الْبَاقِرِؑ اَنَّهٗ قَالَ
اَیُّمَا مُؤْمِنٍ ذَرَفَتْ عَیْنَاهُ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدِّهٖ

بَوَّاہُ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یَسْکُنُہَا اَحْقَابًا حضرت امام محمد باقرؑ علیہ السلام نے فرمایا جو بندہ مومن ماجرا حسینؑ کا سُنکر رویگا اور اُسکی آنکھوں سے آنسو رخساروں پر جاری ہونگے پروردگار جنت کے غرفہاے عالیہ مین اُسکو ہمیشہ جگہہ دیویگا وہ ابدالآباد عمارت خلد مین ساکن بتنعم رہیگا وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَسَّہٗ اِذًا فِیْنَا صَرَفَ اللّٰہُ عَنْہُ الْاَذٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاٰمَنَہٗ مِنْ سَخَطِ النَّارِ اور جو بندہ کہ ہمارے واسطے دنیا مین زحمت و رنج اوٹہائیگا اللہ تعالےٰ روز قیامت کے رنج و زحمت اُس سے برطرف کریگا اور پناہ دیویگا عذاب سے آتش دوزخ کی **ثواب مرثیہ پڑہنے کا** عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْمَکْفُوْفِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ لِیَ الصَّادِقُؑ یَا اَبَا هَارُوْنَ اَنْشِدْنِیْ فِی الْحُسَیْنِ شِعْرًا فَاَنْشَدْتُہٗ شَدِیْدًا وَکَذٰلِکَ اَصْحَابُہٗ روایت کرتا ہے ابی ہارون نابینا کہ ایک دن حضرت صادقؑ نے مجکو فرمایا اے اباہارون امام حسینؑ کے مرثیہ کے شعر پڑہ مین نے حسب الحکم قصیدہ پڑہا حضرت بہت روئے اور اصحاب بہی حضرت کے بہت روئے وَقَالَ زِدْنِیْ قَصِیْدَۃً اُخْرٰی فَاَنْشَدْتُہٗ فَبَکٰی طَوِیْلًا ۹ پہر امام نے ارشاد کیا اے اباہارون ایک قصیدہ اور پڑہ مین ابہی رونے سے سیر نہین ہوا چنانچہ حسب الامر دوسرا مرثیہ پڑہنا شروع کیا دیر تک امام روتے رہے وَسَمِعْتُ اَیْضًا نَحِیْبًا مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ مِنْ اَهْلِبَیْتِہٖ وَلَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ نَحِیْبَ عِیَالِہٖ وَاَهْلِبَیْتِہٖ حَتّٰی فَرَغْتُ مِنْ اِنْشَادِ الْقَصِیْدَۃِ اور مین نے اپنی کانون سے سُنا کہ حضرت کے بچے اور اہلبیتؑ بیقراری سے پکار پکار فریاد وزاری کرتے تہے واحسینؑ غریب واامام مظلوم کی صدا بلند تہی فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ لِیْ یَا اَبَا هَارُوْنَ مَنْ اَنْشَدَ فِی الْحُسَیْنِ شِعْرًا فَبَکٰی وَاَبْکٰی عَشْرًا مین جب مرثیہ پڑہکر فارغ ہوا حضرت نے اشک رخسار مبارک سے پاک کرکے فرمایا اے ابی ہارون جو کوئی حسینؑ کے مرثیہ مین ایک بیت پڑہے اور روئے یا کسیکو رولائے وہ جنتی ہے اللہ تعالےٰ اُسکا نام بہشتیون مین لکہتا ہے اور مرتبہ اسکا بلند کرتا ہے

نظم

قصیدہ [illegible]

مبارک ہو تمہین گلزار جنت مرثیہ خوانو
بڑے ذی رتبہ ہو ای جنت الماوا کے مہمانو

سلام اور مرثیہ پڑہ پڑہ کے روتے اور رلاتے ہو
جہنم کو بجہاتے ہو ارم مین گہر بناتے ہو

تمہارا مرثیہ سننے کو زہرا نوحہ گر آئی
صدا اُسنکر تمہاری دور سے تہا بنے جگر آئی

تمہارا مرثیہ سن سنکے زہرا بلبلاتی ہے
بہت روتی ہے اور تمکو دعائین دیتی جاتی ہے

کبہی گر بزم ماتم مین جو رقت تہوڑی ہوتی ہے
تو خاتون قیامت گرتی ہے چلا کے روتی ہے

تسلی مرثیہ خوانونکو دیتی ہے نہ غم کہانا
نکرنا مرثیہ کو قطع مقطع تک پڑہے جانا

نہین روتی نہ رو مین اہل مجلس میر تو روتی ہون
حسین ابن علی کے نام پر قربان ہوتی ہون

بُہلا یا گو عزادارو نے میری بہو کی پیاسے کو
نہین بہولی ہون مین دسی محمد کے نواسے کو

مین اپنی لاڈلے بیٹے کی ماتم دار ہون دلسے
پڑہو تم مرثیہ اسکا تمہین کیا کام محفل سے

میری کلثوم و زینب مرثیہ سن سنکے روتی ہین
میری ہمراہ حورین رو رو اپنی جان کہوتی ہین

فرشتے آئے ہین مجلس مین رونے آسمانون سے
ملک روتے ہوئے نکلے ہین اپنے آشیانون سے

میرا ہر نالہ ان ساتون فلک کے پار جاتا ہے
میری فریاد سے عرش معظم تہرتہراتا ہے

پڑہے جو مرثیہ مین سنتی ہون اور روتی رہتی ہون
کیا جب ختم تب اُسکو جزاک اللہ کہتے ہون

رباعی

مشغول ہو دن رات عزاداری مین
مصروف ہو فریاد و غم و زاری مین
ہر بزم عزا مین فاطمہ روتی ہے
سرگرم ہو زہرا کی مددگاری مین

خواب ابن عباس قتل ہونا جناب امام حسین علیہ السلام کا

دوی عن ابن عباس قال کنت نائما فی منزلی فی مدینۃ رسول اللہ قائلۃ الظہر
عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہتے ہین مین ایکدن مدینہ کے اندر اپنے گہر مین ظہر سے اول سوتا تہا فرایت رسول اللہ وھو مقبل من کربلاء پس مین نے جناب رسولخدا کو خواب مین دیکہا کہ وہ حضرت کربلا کی طرف سے چلے آتے ہین سو کہا اشعث واغبر والتراب علی وجہہ بہت غمناک شوریدہ مو غبار مین

اٹے ہوئے ہین مٹی حضرت کی روئے مبارک پر پڑہی ہوئی اور خاک مین ریش مبارک بہری ہوئی ہے وَهُوَ بَاکِیُ الْعَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ وَمَعَهٗ قَارُوْرَتَانِ بیقرار ہوکر زار زار روتے ہین دل حضرت کا بہت غمگین ہی دو شیشے تازے لہو کے بہرے ہوئے دونون ہاتہون مین اپنے لئے ہوئے ہین فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْقَارُوْرَتَانِ هٰذِهٖ مِنْ دَمٍ مین نے پوچہا ای رسول خدا یہ دونون شیشے لال لال کیسے ہین انکے اندر کیا ہی فَقَالَ هٰذِهٖ مِنْ دَمِ الْحُسَیْنِ وَهٰذِهٖ مِنْ دَمِ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَنَا الْاٰنَ رَجَعْتُ مِنْ دَفْنِهٖ وَلَدِیَ الْحُسَیْنِ حضرت نی آہ مار کر کہا اس شیشے مین لہو حسینؑ کا ہی اور دوسرا شیشہ حسینؑ کے اصحاب و اقربا کے خون سے بہرا ہے ظالمون نے کربلا مین سبکو پیاسا ذبح کیا لاشے بیدفن و کفن زمین پر ڈال کر چلے گئے مین نے جاکر اپنے محبوب کو دفن کیا مزار بنایا ہے ابہی مین حسینؑ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوکر پہرا ہون وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ لَا یُفِیْقُ مِنَ الْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ یہ بیان حضرت فرماتے تہے اور آنکہون سے مینہہ آنسوؤنکا برساتے تہے نالہ و زاری سے حضرت کو افاقہ نہتا حسینؑ کا نام لیتے تہے اور نعرے مارکر روتے تہے

نظم

کہتے ہین مارا گیا ہے وان حسینؑ
کربلا مین آج ہے کیا شور و شین

حلق تشنہ پر ہوا خنجر روان
منہہ سے تہی نکلی ہوئی باہر زبان

ہونٹ دونون خشک تہے منہہ زرد تہا
سینے پر زانو رکہے نامرد تہا

کہتا تہا میرا نواسا بار بار
رحم کر امت پہ اے پروردگار

مین نے جان امت پہ ہے قربان کی
بخشدی امت کو نانا جان کی

قید ہو زندان مین عابد دردمند
پر نہون میرے محب دوزخ مین بند

ذبح مین ہوتا ہون یارب تشنہ کام
دوستونکو میرے دی کوثر کا جام

ہو یہ تن گہوڑون کے نیچے پائمال
پر گنہگارون کو دوزخ مین نہ ڈال

کر ضعیفون اور گنہگارون پہ رحم
کر تو میرے تعزیہ دارون پہ رحم

میرے زائر حشر مین آزاد ہون   میرے ذاکر روز محشر شاد ہون

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَيْقَظْتُ مِنْ نَوْمِي فَزِعًا مَرْعُوبًا مَهْمُومًا عَلَى الْحُسَيْنِ وَكَرِهَ عِلْمِي بِقَتْلِهِ ابن عباس کہتے ہین پس میری آنکھہ کھل گئی مارے غم کے اور خوف و دہشت کے جاگ اوٹھا حسینؑ کے واسطے بہت غمناک ہوا ولیکن مجھے خبر نہ تھی کہ حسینؑ قتل ہوئے کربلا کے صحرا مین فَبَقِيتُ فِي الْهَمِّ وَالْغَمِّ اَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا حَتّٰى جَاءَ النَّاعِيْ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ پس مین اُس درد و غم مین چوبیس روز تک مبتلا رہا ناگاہ خبردار حسینؑ کی شہادت کی خبر مدینہ مین لایا اور غلغلہ قُتِلَ الْحُسَيْنُ کا شہر مین بلند ہوا وا امام حسینؑ کا شور ماتم برپا ہوا مدینہ مین عجب طرح کا شیون و شین ہونے لگا بنی ہاشم کے گہرون سے آواز نوحہ و زاری کی آسمان تک جانے لگی ام سلمہ ام البنین نے ماتمداری کی مجلس آراستہ کی لوگ پرسا دینے کو جمع ہوئے تھے اور واغریباہ و اشہیداہ و اامام مظلوم کہہ کہہ روتے تھے فَحَسِبْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي رَأَيْتُ فِيهِ الرُّؤْيَا فَاِذَا يَوْمَ قُتِلَ فِيهِ الْحُسَيْنُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ —— پس مین نے جو حساب کیا جس روز مین نے خواب دیکھا تھا وہ حسینؑ کی شہادت کا روز تھا اور جس ساعت مین نے خواب دیکھا وہی حسینؑ مظلوم کی قتل کی ساعت تھی فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ وَتَزَايَدَهُ اَحْزَانِي وَتَضَاعَفَتْ اَشْجَانِي نہایت تعجب کیا مین نے اُس خواب سے اور اندوہ و غم میرا زیادہ ہوا فریاد و فغان میری بلند ہوئی

نظم

جب آئے آل احمد کربلا سے   لٹے غارت ہوئی سب ہو کے پیاسے
حسینا واحسینا کہتے آئے   عمامہ خون مین ڈوبا ساتھہ لائے
مفصل اونسے سنکر ماجرا مین   ہوا سرگرم فریاد و بکا مین
پکارا آہ اے مظلوم سید   ذبیح تشنہ لب معصوم سید

تجھے گاڑا ہنی نے کربلا مین	تیری تربت بنی دشت جفا مین
نواسا تہا تو پیارا مصطفےٰ کا	درخشندہ ستارا مرتضےٰ کا
تجھے مارا ستمگارون نے شاہا	اندہیرا چھا گیا عالم مین ہرجا
تو پردیسی تہا اور بیکس مسافر	ہوئے قاتل تیرے کوفے کے کافر
حسینؑ ابن علی کیا دکھ اٹھائے	گنہگاران امت بخشوائے
تیری ہمت کے اوپر مین فدا ہون	تیرا مین ماتمی صبح و مسا ہون

بیان خواب ام الفضل

رُوِیَ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اِنَّہَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ حُلْمًا مُنْکَرًا شَدِیْدًا

روایت کی ہے اوزاعی نے عبداللہ بن شداد سے اُسنے ام الفضل بنت حارث سے کہ ام الفضل ایکدن پیغمبر خدا کے پاس گئی اور سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ مین نے آجکی رات ایک بڑا خواب دیکہا ہے نہایت پریشان و وحشت ناک ہون فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا ھُوَ یَا اُمَّ الْفَضْلِ حضرت نے فرمایا بیان کر اے ام الفضل وہ کیا خواب ہی قَالَ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَ وُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ کہا مین نے یہ خواب دیکہا ہی کہ گویا آپ کی جسد مبارک کا ایک ٹکڑا مین نے کاٹ کر اپنی گود مین رکھ لیا ہی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَیْرًا رَاَیْتِنِیْ یَا اُمَّ الْفَضْلِ حضرت نی فرمایا کہ یہ خواب بہ نہین اے ام الفضل تو پریشان نہو بلکہ شاد ہو سَتَلِدُ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ غُلَامًا فَیَکُوْنُ تَرْبِیَتُہٗ فِیْ حِجْرِکَ میری بیٹی فاطمہ زہراؑ کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوگا اور تو اُسکو اپنی گود مین لیکر پرورش کریگی قَالَتْ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ وَکَانَ لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَبِّیَتُہٗ فِیْ حِجْرِیْ ام الفضل کہتی ہین کہ بعد تہوڑی دنون کے حسینؑ جناب

سیدہ کی بطن سی پیدا ہوئے جو پیغمبر خدا نے تعبیر دی تھی ظہور مین آیا کہ مین نے حسین کو اپنی گود مین لیا پالا پرورش کیا فدخلت یوما علی رسول اللہ ووضعتہ فی حجری ایک دن مین حسین کو لیکر پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوئی سلام کیا اور حسین کو حضرت کی گود مین دیا ثم فلما جاءت منی التفاتا حضرت نواسے کا منہہ چوم چوم کر پیار کرنے لگے زبان مبارک چوسانی لگے شفقت فرمانے لگے اپنی چھاتی سے لگایا پیار کیا پہر جو مین نے رسولخدا کی طرف اچھی طرح ملتفت ہوکر دیکھا فاذا عینا رسول اللہ تھرقان بالدموع ناگاہ حضرت کو گریان پایا موتی سے آنسو رخسارون پر ڈہلتے نظر آئے چپکے چپکے حسین کا منہہ دیکھہ رہے تھے اور آنکھون سے دریا جاری ہو رہے تھے ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو رہی تھی فقلت یا ابی انت وامی یا رسول اللہ مالک تبکی مین سراسیمہ ہوکر پکاری میرے مان باپ تمہارے قربان ای رسولخدا تم کیون روتے ہو کیا ہوا خدا کیواسطے مجھے آگاہ کرو کہ گریہ وقت کا کیا سبب ہے قال فاتی اخی جبرئیل واخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا واتانی بقبضۃ حمراء فاذا اینہا جناب رسالت نے اسوقت رونے کو ضبط کیا اور آہستہ یہ کہا اے ام الفضل ابھی اخی جبرئیل میرے پاس آئے اور یہ خبر لائے کہ میرے اس فرزند کو عنقریب میری امت قتل کریگی اور جبرائیل نے اسکی قتلگاہ کی مٹی مٹھی بھر لال خاک لاکے مجھے دکھا دی آپ روئے مجھکو بھی رولایا اور یہ نوحہ زبان حال سنایا **نظم**

ہوویگا قتل یہ میرا فرزند بیگناہ — ماریگے اس غریب کو امت رو سیاہ
اہل عراق کی یہ ہدایت کو جائیگا — میدان کربلا مین بہت دکھہ اٹھائیگا
یہ لال ہونٹہ پیاس سے ہو جائینگے کبود — پانی نہ دینگے اسکو دم ذبح بھی حسود
اس نازنین گلے پہ چلیگی چہری کی دہار — اس سینہ پر دہریگا لعین پائی چکمہ دار
سینے سے ناف تک یہ بدن ہوگا لالہ زار — کھاویگا زخم یکصد و پنجاہ و یک ہزار

یہ وقت ذبح سجدے مین سر کو جھکائیگا — امت کو میری کرکے دعا بخشوا ئیگا
مارینگے اسکو سخت اذیت سی نابکار — روئینگے اسکے غم مین صد امیری دوستدار
پیاسا سڑیگا دہوپ مین مہمان کربلا — مدفن ہے اس شہید کا میدان کربلا
بن مین بنیگی قبر و عمارت حسینؑ کی — واجب ہی مومنو یہ زیارت حسینؑ کی
قبہ کے نیچے ہوگی دعا جلد مستجاب — اور خاک سے مریض شفا پائین گی شتاب
جو دفن اس زمین مین ہون کیا سعید ہین — وہ لوگ زیر سایہ شاہ شہید ہین
فارغ ہین حشر کے وہ حساب و کتاب سے — اور قبر کے فشار و سوال و جواب سے
مغفور ہین حسینؑ کے شاعر وفا شعار — زوار و اہل فکر و عزادار و دوستدار

بیان زندہ کرنا مردے کا اور وفات حال جناب امیر علیہ السلام کا

روایت کی ہے جناب صادقؑ سے کہ ایک قوم تہی عرب کی بنی مخزوم کہ جناب امیرؑ سے انکو قرابت تہی از واج طاہرات کی طرف سے فَاَتَاہُ شَابٌّ مِنْہُمْ یَوْمًا فَقَالَ خَالِی مَاتَ قَرِیْبٌ فَحَزِنْتُ حُزْنًا شَدِیْدًا ایک دن اس قوم کا ایک جوان امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور رو کر کہا کہ ماموں میرا ابہی فوت ہوا ہے مین اسکے فراق مین بہت غمگین ہوا ہون اور بڑا صدمہ میرے دل کو پہنچا ہی قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاہُ قَالَ نَعَمْ جناب امیر نے فرمایا آیا تیرا دل چاہتا ہی کہ اسکو زندہ دیکھے اسنے کہا البتہ مجکو اسکے دیدار کا اشتیاق ہی اور ملاقات کی تمنا ہی قَالَ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلٰی قَبْرِہٖ حضرت نے کہا مجکو اسکی قبر پر لیچلو فَلَمَّا وَافَی الْقَبْرَ وَقَفَ عَلَیْہِ وَدَعَی اللہَ تَعَالٰی وہ نوجوان حضرت کو قبر کے پاس لیگیا حضرت اسکے سرہانے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالے سے دعا مانگی وَقَالَ قُمْ یَا فُلَانُ بِاِذْنِ اللہِ تَعَالٰی بعد دعا کے حضرت نے بآواز بلند اس میت کا نام لیکر پکارا کہ اے فلانے زندہ ہو اٹھہ خدا محی الاموات کے حکم سے فَاِذَا الْمَیِّتُ

جَالِسٌ عَلٰی شَعِیْرِ الْقَبْرِ ناگاہ بحکم اللہ وہ قبر شگافتہ ہوئی مردہ کناری پر قبر کے نکل کر بیٹہا وَھُوَ یَقُوْلُ رُتْبُہْ شَالَا شَالَا لَبَّیْکَ سَیِّدَ نَا مَعْنَاہُ اُس مردہ نے زندہ ہوکر یہ کلام کیا رتبہ شالا شالا یعنی لبیک لبیک ای سید میرے فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا ھٰذَا اللِّسَانُ اَلَمْ تَمُتْ وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ امیر المومنین نے پوچہا کہ یہ زبان عربی کلام تو نہین ہے ای شخص تو تو عرب تہا بلکہ عرب مین موا تہا تیری زبان کیون بدل گئی قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ مِتُّ وَاَنَا عَلٰی غَیْرِ وَلَایَتِکَ فَاُدْخِلْتُ النَّارَ فَانْقَلَبَ لِسَانِیْ اَھْلِ النَّارِ اُس نے رو رو کر عرض کی کہ حق ہے یا علیؑ مین عرب ہون لیکن دنیا مین مین آپسے محبت نہ رکہتا تہا امامت کا قائل نہ تہا لہذا مین آگ مین ڈالا گیا دوزخی ہوا پس میری زبان بہی بدل گئی عربی بہول گیا اہل دوزخ کی زبان مین باتین کرنی لگا

مجبو وارث فردوس ہین علیؑ کے غلام — علیؑ سے جو کہ پہرا شقیہ ہی بہشت حرام
جو دشمنان علیؑ ہین وہ سارے ناری ہین — اگرچہ مسلم و دیندار چار یاری ہین
علیؑ کے دوست ہین دوزخ کی آنچ سی محفوظ — علیؑ کے دوست ہین نعمای خلد سی محظوظ
بنی بہی لحمک و لحمی علیؑ کو کہتے تہے — وصی کے اپنی ثنا خوان مدام رہتے تہی
علیؑ کی کرتی تہے تعظیم جبرائیل امین — علیؑ کے امر کے تابع ہین آسمان و زمین
ہزار حیف وہ حیدر جو سب سے اولے ہو — ہزار حیف جو سب مومنو نکا مولے ہو
پڑی گلوے مبارک مین اس ولی کی رسن — فغان و نالہ کرین فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ
ہزار حیف لیا گل کو گہیر خارون نے — علیؑ کی قدر نہ جانی بنیؐ کے یارون نے
لڑا معاویہ ہشتاد ماہ حیدرؑ سے — وہ منہہ پہرائے رہا شہر علم کے در سی
ہوا یہ مسجد کوفہ مین ظلم آخر کار — کٹا امام کا سجدہ مین سر لگی تلوار
خضاب ریش مبارک کا خون سر سی ہوا — ملک پکار رہی ظہور شفق قمر سے ہوا

فلک پہ کہتے تھے روح الامین پکار پکار
چراغ دین پیمبر کا گل ہوا افسوس
گرادیا در شہر علوم واویلا
ستون ٹوٹ گیا کعبۂ ہدایت کا
مہ صیام کی انیسوین کو وقت سحر
یتیم ہوتے ہین سبطین سید الثقلین
خزان نبی کے گلستان مین آگئی افسوس
علیؑ کو مار لیا بیحیا نے سجدے مین
پڑا تڑپتا ہے گھائل علیؑ ولی اللہ
دہان زخم سے آتی ہے دم بدم اللہ

ہزار حیف ہوئی قتل حیدر کرارؑ
خدا کے شیر کے ماتم کا غل ہوا افسوس
ہوئی زمانہ مین ماتم کی دہوم واویلا
امیر قتل ہوا کشور ولایت کا
ہوئی ہے مسجد کوفہ علیؑ کے خون سے تر
پدر سے اپنے جدا آج ہوتے ہین حسنینؑ
اوداسی باغ رسالت مین چہا گئی افسوس
علیؑ پہ وار کیا بیحیا نے سجدے مین
بسوے خلد ہے مائل علیؑ ولی اللہ
صداے اشہد ان لا الہ الا اللہ

بیان رونا جناب رسالتمآب کا قریب وفات براے جناب فاطمہ زہرا علیہما السلام وحال سکینہ در زندان دمشق

- رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انہ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ وَفَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی اخضلت لحیتہ بدموعہ روایت ہے عبد اللہ ابن عباس سے کہ جب وفات جناب رسالتمآب کی نزدیک ہوئی حضرت زار زار رونے لگے بار بار بیقرار ہونے لگے ایسی شدت گریہ وزاری ہوئی اسقدر کثرت اشکباری ہوئی کہ رخسارۂ نورانی آنسوؤن سے تر ہوئے ریش مبارک سے اشک کے قطرے چوے فَقُلْتُ لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مین نے پوچھا یا رسول اللہ آپکی رقت کا کیا سبب ہے جناب اسقدر کیون روتی ہین فَقَالَ اَبْکِیْ لِذُرِّیَّتِیْ وَمَا یَصْنَعُ بِہِمْ بَعْدِیْ وَمَا یَفْعَلُوْنَ بِہِمْ اِشْرَارُ اُمَّتِیْ حضرت نے فرمایا اے ابن عباس مین اپنی ذریت کے غم مین روتا ہون کہ میرے

بعد امت اُسکی بدسلوکی کریگی گرفتاری عمل مین لاویگی اشرار انکو آزار دیوینگے وَکَاَنِّیْ بِفَاطِمَۃَ وَقَدْ ظُلِمَتْ مِنْ بَعْدِیْ وَغُصِبَ حَقُّهَا وَقُهِرَ بَعْلُهَا وَغُصِبَ مِیْرَاثُهَا مجکو یقین ہے کہ فاطمہؑ پر بعد میرے ظلم و ستم ہووینگی حق اُسکا غصب ہوگا شوہر اسکا اسد اللہ الغالب مغلوب ہوگا گردن مین رسن بندھیگی لیکن صبر کریگا اپنے نفس پر غالب رہیگا اور میراث سے فاطمہ محروم و ممنوع رہینگے فدک و حوالی اُسکی قبضہ سے نکلجاویگا قوت لایموت کیواسطے محتاج ہووینگی وَکَاَنِّیْ بِهَا وَهِیَ یُنَادِیْ یَا اَبَتَاهُ فَلَا یُعِیْنُهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ گویا مین فاطمہؑ کے پاس ہونگا اور روح میرے فاطمہؑ کے ساتھہ ساتھہ پھریگی اور وہ مظلومہ مجھسے فریاد کریگی اے بابا جان ای بابا جان کہکر پکاریگی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ مجھپر بیداد ہوتی ہے اور مجھپر امت ظلم کرتی ہے میری حمایت و اعانت کوئی نہین کرتا تم مدد کو آؤ مجھکو آفت سے بچاؤ میرا حق ان ظالمون سے دلاؤ سب مسلمان میری فاطمہؑ کی زاری سنینگے لیکن کوئی اُسکی کمک نہ کریگا اور کوئی کلمہ خیر نکہیگا لَمَّا سَمِعَتْ فَاطِمَۃُ ذٰلِكَ فَبَكَتْ اُسْكُتِیْ یَا فَاطِمَۃُ وَاَبْشِرِیْ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ بِسُرْعَۃِ اللِّحَاقِ بِیْ وَلَمْ تَلْبَثِیْ مِنْ بَعْدِیْ اِلَّا قَلِیْلًا اور رسولخداؐ نے دلاسا دیکر فرمایا نہ رو اے فاطمہ صبر کر ساکت ہو مین بشارت خوشخبری دیتا ہون تجھکو اے بنت محمدؐ کہ جلدی آملیگی دنیا مین بہت زندہ نہ رہیگی جلد ظالمون کے ہاتھہ سے نجات پائیگی اب اذیت نہین اٹھائیگی مگر چند روز مدت قلیل وَاِنَّكِ اَوَّلُ مَنْ تَلْحَقُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ تجکو یہ مژدہ دیتا ہون کہ میری اہلبیتؑ مین سے پہلے سب سے تو مجھسے ملحق ہوویگی بعد میرے تیری وفات بہی قریب ہوویگی دنیا کی تعب سے جلد رہائی پاویگی روتی ہوئی شکوہ امت کا کرتی میرے پاس آویگی فَاَبْشِرِیْ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِیْمًا جب فاطمہ زہراؑ نے یہ بشارت پائی بیقراری کم ہوئی بڑی خوشی حاصل ہوئی گریہ و زاری موقوف کی

نظم

عزیزو فاطمہ زہرا پدر کی شیدا تھی | ہر ایک بات سے الفت نبی کی پیدا تھی
تمام عمر پدر سے کبھی جدا نہ رہی | ہوئی یتیم تو زندہ وہ باوفا نہ رہی
پدر کے ہجر مین روتی ہی روتے جان گئی | شتاب مر گئی دنیا سے کیا جوان گئی
پدر کے بعد وہ زندہ رہی پچہتر روز | نبی کو روتی تھی ہر آن ہر گھڑی ہر روز
پدر کے سوگ مین گھُل گھُل کے مر گئی زہرا | یتیم ہوتے ہی جی سے گذر گئی زہرا
یہ غم ہوا کہ وہ اٹھارویں برس مین موئی | یہ غم زدی تھی کہ بیت الحزن مین دفن ہوئی
تمام رات جو رو رو کے بلبلاتی تھی | تمام شہر کی خلقت نہ سونے پاتی تھی
جہان مین جو بڑے رونے والے ہین مشہور | جناب آدم و یعقوب و یوسف مہجور
وہ روئے پر نہین رو رو کے مر گیا کوئی | بتول مر گئی ایسی رسول کو روئی
غرض بتول نے اہل بکا مین نام کیا | مگر حسین کی بھی لاڈلی نے نام کیا
پدر کے غم مین یہ روئی کہ مر گئی محزون | پدر کے دفن سے بھی پیشتر ہوئی مدفون
بلک بلک کے وہ زندان مین کیسی روتی تھی | رشیدہ کیون نہو بنت نبی کی پوتی تھی
نبی کے غم مین موئی آہ فاطمہ زہرا | غم پدر مین سدہاری سکینہ وا دردا
نبی کے سوگ مین بیت الحزن مین دادی تھی | غم حسین مین زندان مین شاہزادی تھی
بتول بعد نبی زندہ تھی پچہتر دن | یہ ہو کے قید بہت جلد مر گئی لیکن
بتول رونے بقیع و اُحد مین جاتی تھی | یہ قید خانہ مین محبوس بلبلاتی تھی
اندھیرا رہتا تھا زندان کا در نہ کھلتا تھا | غم و الم سے تن اُس ناتوان کا گھلتا تھا
عزیزو فاطمہ پر بند تھا نہ آب و طعام | یہان یہ نام ہی تھا سونے کا اور نہ آب و طعام
وطن مین فاطمہ زہرا قریب تربت تھی | یہان سکینہ تھی اور قید کی مصیبت تھی
یہان تو غصب کیا تھا فدک کمینون نے | ردا ہی سر پہ نچھوڑی یہان لعینون نے

بہر حال بعد تمہید مقدمہ اب فاطمہ صغرا مشہور بہ سکینہ کا ماجرا لکھا ہے

متوجہ ہوکر سنو مستعد آہ وزاری رہو

نوحہ روز چہلم

زینب نے کہا کرتی ہون شبیر کا چہلم	ہے ہے نہ جہان مین ہوا ہمشیر کا چہلم
سر پیٹ کے ای مومنو تم خوب سا رو دو	ہے آج بپا حضرت شبیر کا چہلم
زہرا و ہی شیر خدا دشت بلا مین	کرنے کے لئے آئین ہین شبیر کا چہلم
مارا گیا معصوم جو ہے تیر جفا سے	ہے آج اسی اصغر بے شیر کا چہلم
حیر شکر خدا جسنے نہ کچھہ منہہ سے نکالا	ہے آج اسی تابع تقدیر کا چہلم
مارا جو گیا تین شب و روز کا پیاسا	ہے آج اسی کشتہ شمشیر کا چہلم
سر پیٹو تم اے مومنو اور خاک اوڑاؤ	ہے لخت دل فاطمہ دلگیر کا چہلم
بانو نے کہا شادی اصغر کی تھی امید	سو مین نے کیا اس ہدف تیر کا چہلم
چالیسوین تک لاش رہی دہوپ مین جسکی	ہے آج اسی بیکس و دلگیر کا چہلم
تہا دوش پہ احمد نے جسے اپنے چڑہایا	ہے آج اسی صاحب توقیر کا چہلم
سینہ پہ سنان کھا کی جو بیجان ہوا زمین	ہے آج اسی احمدی تصویر کا چہلم
پیٹو یہان سب خاک اوڑا کر سر و سینہ	ہے آج بپا لشکر شبیر کا چہلم
اے سیف عیان حشر کی آثار ہین ہر دم	جب کہتی تھی زینب کہ ہے شبیر کا چہلم

نوحہ حضرت سکینہ

تو قتل کے میدان کو دیکھہ آئی سکینہ	اور اپنے چچا جان کو دیکھہ آئی سکینہ
دانتون مین لٹکتا تہا میری مشک کا تسمہ	سقائی کے سامان کو دیکھہ آئی سکینہ
جس تیر نے چھیدی تھی میری مشک چچا جان	اس تیر کے پیکان کو دیکھہ آئی سکینہ
لہو سے چچا جان کا رنگین تہا سارا	اس دشت کے میدان کو دیکھہ آئی سکینہ
مارا گیا وہ شیر مگر لاش کے چو گرد	نیزون کی نیستان کو دیکھہ آئی سکینہ
جس شان سے مارا گیا بابا کا علمدار	عباس کی اس شان کو دیکھہ آئی سکینہ

پہاڑ اتہا چچا نے جو میری پیاس کے غم مین
اُس ٹکڑے ٹکڑے گریبان کو دیکہہ آئی سکینہ

ہین گل سے کہلے زخم چچا جان کے تن پر
ایک طرف گلستان کو دیکہہ آئی سکینہ

عباس کے لاشے پہ جو تہے تیر لگائے
اُس قوم بے ایمان کو دیکہہ آئی سکینہ

بازو پہ چچا کے جو بندہا رہتا تہا دنرات
پُرخون اسی قرآن کو دیکہہ آئی سکینہ

نوحہ وفات جناب حیدرؑ

اے مومنو افسوس کہ حیدرؑ گیا مارا
وہ شیر خدا ساقی کوثر گیا مارا

اللہ نے بخشا تہا جسے دفتر کونین
سر پیٹو کہ وہ صاحب دفتر گیا مارا

اُس شاہ کا سر کر دیا سجدے مین دوپارہ
غل پڑ گیا وہ شافع محشر گیا مارا

ملجم کے خلف نے کیا اُس شاہ کو زخمی
گمراہ کے ہاتہون ہی وہ رہبر گیا مارا

اللہ نے دی تہی جسے احمد کی خلافت
ہے ہے وہ پیمبر کا برادر گیا مارا

جسنے در خیبر کو گرایا تہا زمین پر
خالق کے وہ سجدے مین دلاور گیا مارا

اکطرف کو حسنینؑ نے یہ دہوم اوٹہائی
بابا کو نہین مارا پیمبر گیا مارا

اکطرف سے جبرئیل بہی رو رو کے پکارے
اُستاد میرا ہائے غضنفر گیا مارا

نوحہ علی اکبر

جب نیزے سے زخمی علی اکبر ہوا رن مین
صدپارہ دل سبط پیمبر ہوا رن مین

بانو نے کہا پیٹ کے سر خاک اوڑا کر
پوشیدہ تہ خاک وہ دلبر ہوا رن مین

کچہہ غم سے نہین سوجہتا مجہہ کو کہ چلی کو
بیجان میرا ماہ منور ہوا رن مین

کسطرح نہ مین بال کرون سر کے پریشان
زخمی میرا ہمشکل پیمبر ہوا رن مین

اے صاحبو اکبر کا عزادار بناؤ
تلوارو نسے ٹکڑے علی اکبر ہوا رن مین

تسکین میرے دل کو ہو کسطرح سے لوگو
فرزند جوان ہائے یہ بےسر ہوا رن مین

کیونکر نہ بہلا خاک عزا سر پہ اوڑاؤن
قربان شہ دین علی اصغر ہوا رن مین

آیا جو نہین دیر سے گودی مین ہماری — بچہ میرا بیجان منفرد ہوا رن مین
تیرون سے ستمگارون نے افسوس صد افسوس — غربال تن قاسم مضطر ہوا رن مین
وارث کی میری ٹوٹی کمر بار الم سے — بیجان جو عباس دلاور ہوا رن مین
بیجان ستمگارون کی تلوارون سے ہے ہے — زینب کا ہر ایک لاڈلا دلبر ہوا رن مین
عاشورے کے دن ہا غضب حق کی دوہائی — آلودہ بخون حر دلاور ہوا رن مین
زخمی تبر و تیر سے افسوس صد افسوس — آقا تیرا اے راشد مضطر ہوا رن مین

فاتحہ دوسر العبد مجلس

فاتحہ

کر حق سے دعا فصیح بیتاب — ہے وقت دعائے خیر احباب
یارب ہو ظہور صاحب العصرؑ — تابندہ ہو نور صاحب العصرؑ
یارب ہو امام پاک ظاہر — باشوکت و شان و عدل باہر
مہدی کا ہو دور دور یارب — معدوم ہو ظلم و جور یارب
سب حاجتین وقت پر روا ہون — مومن نہ الم مین مبتلا ہون
حاضر ہین جو مجلس عزا مین — مشغول ہین نالہ و بکا مین
حاجات روا کر انکی یارب — بر آوین جو ہون مراد مطلب
محتاج کو تو غنی بنا دے — بیمار جو ہو اُسے شفا دے
جو تعزیہ دار ہین وہ یارب — دارین مین ہون عزیز وہ سب
محبوس ہون قید غم سے آزاد — محتاجون کو کر غنی و آباد
بیمارون کو دے شفائے کامل — مقروضون کو ہو نجات حاصل
مسرور ہون شہ کے تعزیہ دار — محفوظ ہون حاجیان زوّار
مان باپ کو سبکے بخش غفار — فرزندونکو کر سبھون کے ابرار
اب ختم دعا ہے فاتحہ پر — سب پائین ثواب حمد پڑھکر

تمام شد

اشتہار

قرآن شریف مترجم بترجمۂ شیعہ مع خلاصۃ التفاسیر

مومنین کی درخواست تھی کہ ایک قرآن شریف ایسا چھاپنا چاہئے کہ کلام اللہ کے نیچے ترجمہ بزبان اردو ہو ۔ اور حاشیہ پر تفسیر و نکا خلاصہ چڑھایا جاوے اور وہ تفسیر ایسی ہو کہ جسمین مقامات متنازعہ فیہ فریقین و شان نزول و فضائل قرات و فضائل آئمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ و السلام مندرج ہون ۔ تاکہ غربا مومنین اس تفسیر سے وہی خط اٹھاسکین جو تفسیر عمدۃ البیان سے اٹھاسکتے ہین حسب تعمیل ارشاد مومنین اس قسم کا قرآن شریف چار قسم کے کاغذ پر چھاپا گیا ۔ تاکہ کسی ادنیٰ اعلیٰ کو اس کے لینے مین کوئی عذر باقی نرہے قسم اعلیٰ کاغذ ولایتی ۳؎ فی جلد ۳؎ قسم دوم ۲؎ قسم سوم ۱؎ قسم چہارم کاغذ خانگی للعہ ۔ تفسیر عمدۃ البیان جو اسم بامسمیٰ مذہب امامیہ کی تفسیر مشہور و معروف ہے تصنیف فاضل اجل عالم بے بدل مجتہد العصر و الزمان حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاہ لم یزلی جناب مولانا مولوی السید عمار علی صاحب اعلی اللہ مقامہ و درجاتہ کی تصنیفات سے بزبان اردو بطرز تحریر و تحقیق بیانات و شستگی زبان و تشریح الفاظ کی عمدگی محتاج بیان نہین جس سے ہر فرد بشر مصنف کی لاثانی استعداد اور لیاقت کا اندازہ کرسکتا ہی الحمد للہ کہ ابکی دفعہ اس حقیر فی بدین خیال کہ حق تصنیف حاصل ہے بالفرض خاص طبع کی ہر تصحیح اور خوشخطی کا کمال اہتمام کیا ہی کاغذ اعلیٰ درجہ کا لگایا ہی چھاپہ نہایت صاف اور روشن ہے قلم پیشتر کی نسبت بہت جلی اور تقطیع موزون ہے آیات قرآنی کو دیگر عبارت تفسیر کی نسبت زیادہ جلی قلم سے ایسے طور پر لکھا ہی کہ جس آیت کو دیکھنا چاہین بہ آسانی ملاحظہ کر سکتے ہین ۔ فریقین کے متنازعہ مقامات کو جا بجا حواشی پر دکھایا گیا ہے غرضکہ یہ نادر تفسیر ابکی دفعہ نہایت سعی اہتمام و جانفشانی اور تمام خوبیوں کے ساتھ چھپی ہے اور بجائے دو جلدونکے ابکی دفعہ تین جلدون مین ختم ہوئی ہے ۔ ہر جلد دس دس پارہ کی حامل تفسیر ہے قیمت تفاسیر موجودہ ۔ درجہ دوم سیرامپوری سفید کاغذ فی رم چالیس پونڈ پر عــــہ ۔ اور درجہ سوم سیرامپوری کاغذ سفید فی رم ۳۲ پونڈ پر عــــہ واضح ہو کہ قسم اول اور قسم چہارم سب جلدین ہو چکین

المشتہر سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی